SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Wednesday, June 01, 2005

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven in the morning with Mr. Chairman (Mr Mohammedmian Soomro) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فلا اقسم بموٰقع النجوم- وانه لقسم لو تعلمون عظیم- انه القرأن کریم- فی کتٰبٍ مکنون- لایمسه الا المطهرون- تنزیل من رب العٰلمین- افبهٰذا الحدیث انتم مدهنون- وتجعلون رزقکم انکم تکذبون- فلولا اذا بلغت الحلقوم- وانتم حینئذ تنظرون- ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون- فلولا ان کنتم غیر مدینین- ترجعونها ان کنتم صٰدقین-

ترجمہ، ہمیں تاروں کی منزلوں کی قسم۔ اور اگر تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔ کہ یہ بڑے رتبے کا قرآن ہے۔ (جو) کتاب محفوظ میں (لکھا ہوا ہے)۔ اس کو وہی ہاتھ لگاتے ہیں جو پاک ہیں۔ پروردگار عالم کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ کیا تم اس کلام سے انکار کرتے ہو؟ اور اپنا

وظیفہ یہ بناتے ہو کہ (اسے) جھٹلاتے ہو۔ بھلا جب روح گلے میں آ پہنچتی ہے۔ اور تم اس وقت (کی حالت کو) دیکھا کرتے ہو۔ اور ہم اس (مرنے والے) سے تم سے بھی زیادہ نزدیک ہوتے ہیں لیکن تم کو نظر نہیں آتے۔ پس اگر تم کسی کے بس میں نہیں ہو۔ تو اگر سچے ہو تو روح کو پھیر کیوں نہیں لیتے۔ (سورۃ واقعہ آیات 75-87)

جناب چیئرمین، جزاک اللہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اللھم صلی علیٰ محمد و علیٰ آل محمد۔ We will take the leave application.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین، جناب محمد سرور خان کاکڑ ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ 31 مئی کو اجلاس میں شرکت نہیں کر سکے تھے۔ اس لیے انہوں نے اس تاریخ کے لیے ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین، جناب زاہد حامد نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری دورے پر ملک سے باہر ہیں۔ اس لیے مورخہ 31 مئی تا 4 جون اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

We may now start discussion on the motion moved by Professor Khurshid Ahmad on 31st May, 2005. You want to take points of order. O.K. Please be brief because we have done about the sagacity, we will start with seven or eight members. Brief and to the point please.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، I will keep it very brief. میرے کچھ ساتھیوں نے including myself privilege motion اس House میں initiate کی تھی اور آپ نے relevant committee کو refer کی تھی۔ جناب چیئرمین! ابھی اس کے outcome کا پتا نہیں ہے، کوئی schedule meeting نہیں ہوئی تو آپ کی attention کے لیے میں یہ لانا چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، اچھا جی۔۔میں اس کو check کر کے بتاتا ہوں۔ آج 28th June

کا notification آیا ہے۔

I will check it and let you know then because I don't have with me, I will certainly check it.

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جناب چیئرمین! point of order.

جناب چیئرمین، جی کاکڑ صاحب۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! کل law and order کی situation پر Treasury Benches کی ایک معزز خاتون نے خلفائے راشدین کے زمانے سے کوئی مثال دینے کوشش کی [XXXXX] میں گزارش کروں گا کہ ان لفاظ کو کل کی proceeding سے expunge کیا جائے تاکہ کوئی ایسی روایت اس highest forum میں نہ ہو کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اس highest forum میں خلفائے راشدین کے متعلق بھی جس کے جی میں جو آئے، وہ کہے۔ میری گزارش ہے۔

جناب چیئرمین، میں check کر لوں، مجھے بھی یاد نہیں ہے۔ میں check کر لوں گا تو بتا دوں گا۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، جی thank you.

جناب چیئرمین، تو پھر expunge کر دیں۔ وہ ہے؟ They have no objection تو expunge کر دیں۔ بہرحال expunge کر دیے ہیں، ہو گیا۔ I think, ختم۔ بنگزئی صاحب۔ رضا صاحب! آپ کے پاس آتا ہوں۔

POINTS OF ORDER

RE: APPOINTMENT OF STAFF IN RAILWAY DEPARTMENT

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جناب چیئرمین صاحب! شکریہ۔ میں آپ کا انتہائی ممنون

[XXXX الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے۔]

ہوں کہ آپ نے floor میرے حوالے کیا۔ اس وقت میں ایک point of order پر بات کرنا چاہتا ہوں جو وزارت ریلوے کے متعلق ہے۔ جناب چیئرمین! پاکستان ریلوے کی طرف سے کچھ drivers اور gangman کی آسامیوں کو روزنامہ "جنگ" کوئٹہ میں مشتہر کیا گیا تھا ۔ جناب چیئرمین! افسوس کی بات یہ ہے کہ مبینہ طور پر اس بھرتی میں بے حد دھاندلی کی گئی ہے اوربعض اطلاعات تو یہ ہیں کہ وہاں کے جو Divisional Superintendent ہیں، اگر یہاں ریلوے کے کوئی Minister صاحب موجود ہوں تو میں ان کو یہ کاغذات بھی پہنچا دوں گا۔ سب سے افسوسناک پہلو جو مجھے اس بھرتی میں نظر آیا، وہ یہ ہے کہ ہمارے وہاں کے ایک بے روزگار نوجوان نے matric پاس کیا ہوا ہے اور اس نے باقاعدہ gangman کے لیے application بھی submit کی تھی اور اس کے بعد انہوں نے اس سے 50 روپے لے کر ایک اور فارم اس کے حوالے کیا تھا کہ یہ فارم بھی آپ بھر دیں۔ انہوں نے یہ forms بھی بھر کر وہاں جمع کرا دیے تھے لیکن اس کے باوجود short list میں اس کا نام نہیں آیا تھا اور جب وہ وہاں گئے اور انہوں نے پوچھا کہ جی آپ نے interview کے لیے میرا نام کیوں نہیں شامل کیا تو انہوں نے ایک عجیب جواب دیا کہ آپ میٹرک پاس ہیں اور ہمیں پرائمری پاس نوجوان چاہیے۔

جناب چیئرمین! میں سمجھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں تعلیم کے خلاف ایک سازش ہو رہی ہے، چہ جائیکہ اس کی حوصلہ افزائی کی جاتی اسے یہ کہہ کر ٹرخا دیا گیا کہ ہمیں پرائمری پاس نوجوان چاہیے اور آپ میٹرک ہیں۔ یہ باقاعدہ on record ہے، وہاں پر کوئی Divisional Superintendent علی حسن توری صاحب ہیں۔ یہاں مجھے وزارت ریلوے کے کوئی نظر نہیں آ رہے، نہ پارلیمانی سیکریٹری ہے اور نہ ان کا کوئی منسٹر بیٹھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین، نوریز شکور صاحب has kindly offered to assist تو آپ ان کو بھجوا دیں he will follow it. Thank you.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، جی ہاں میں ان کو کاپیاں بھیج دوں گا۔ جناب چیئرمین صاحب! اس کی مکمل تحقیقات کے لیے میں آپ سے گزارش کروں گا کہ آپ اسے Standing Committee کے حوالے کرنے کی ruling دیں تا کہ اس کی پوری تحقیقات ہو سکے۔

جناب چیئرمین، پہلے دیکھ لیں کیا ہے، اس کے بعد جو Standing Committee
Railways ہے، اس کو دیکھ لینے دیں۔

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب .point of order

جناب چیئرمین، جی بھنڈر صاحب۔

RE: LACK OF DECORUM IN THE HOUSE.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! گزارش یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے اس ہاؤس کے سامنے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ہاؤس میں نظم و ضبط کا فقدان ہے۔ بہت سے معاملات ایک دوسرے کے پاس جا کر discuss ہوتے ہیں، باتیں ہوتی ہیں، speaker کو نہیں سنا جاتا۔ میں یہ مودبانہ گزارش کروں گا کہ ہمیں یہ سلسلہ بند کرنا چاہیے، اگر ہم کسی speaker کو respect دینا چاہتے ہیں تو کم از کم اسے attentively سنیں، یہ سرگوشیاں یا جو باتیں ہوتی ہیں یہ ہاؤس میں کبھی نہیں ہوا کرتیں۔ اگر میں نے ہاؤس میں بیٹھنا ہے تو مجھے attentive ہونا پڑے گا اور speaker کو سننا پڑے گا۔ اگر میں interested نہیں ہوں تو میں لابی میں چلا جاؤں اور وہاں جا کر بیٹھ جاؤں لیکن ہاؤس میں decorum ہونا چاہیے۔ ہمیں ہاؤس میں decorum کو maintain کرنا چاہیے اور fully and attentively سننا چاہیے۔ جناب! اگر speeches کے دوران میں تین دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا شروع کر دوں then I am not keeping the sanctity of the House. جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہاؤس میں اِدھر اُدھر پھرنا allow نہیں ہے لیکن آپ indulgence show کرتے ہیں۔ اگر مجھے کوئی کام ہے تو میں پروفیسر صاحب کو کہوں کہ آپ لابی میں آ کر میری بات سن لیں۔ ہمیں یہ سلسلہ بند کرنا چاہیے، ہاؤس میں fully decorum ہونا چاہیے۔ یہاں سے اگر کوئی سینیٹ کا آدمی بھی آتا ہے تو وہ بھی بات کر لیتا ہے، اگر یہاں سے ممبر اٹھتے ہیں تو آپس میں consultation کر لیتے ہیں، consultation کرنی ہے تو میں لابی میں جا کر سکتا ہوں لیکن جناب

inside the House we should maintain the decorum, that's my submission

sir.

جناب چیئرمین، بھنڈر صاحب نے بڑی معنی خیز بات کی ہے' I think there is a

lot of weight in it اور میری request یہ ہے کہ self discipline is the best thing,

after all this is the apex forum اس میں بیٹھ کر خود کیا کسی کو کہتا رہوں۔

I think self discipline is really what is required and we all heard it, which is recorded. Those who are not here, it may please be passed on to them by the colleagues here. We should respect the procedure and the decorum of the House, if we will not maintain it, then who else will and I think the other members are supporting it.

جو points of order ہیں وہ چار پانچ میں نے لکھ لیے ہیں otherwise the discussion

will left behind. اس لیے مجھے جو leaders نے نام دیے تھے میں اسی حساب سے چل رہا ہوں

We should not take any more points of order. - رضا صاحب ! آپ کا point of order تھا۔

سینیٹر رضا محمد رضا، جناب چیئرمین ! میرا point of order ہمارے صوبے کے تین بڑے اہم اداروں کے خاتمے کے اقدامات کے حوالے سے ہے۔ زیارت میں قائد اعظم محمد علی جناح کی یاد گار کے طور پر residential college قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا' اس کی بلڈنگ کروڑوں روپے کی تیار ہوئی' اب اس ادارے کا خاتمہ کر کے اس کو ایک خارجی ٹرسٹ الجرا کے حوالے کیا گیا اور دوسرا یہ کہ جناب ! یہ زرعی کالج کوئٹہ کا واحد ادارہ تھا' ہمارا مطالبہ تھا کہ اسے زرعی یونیورسٹی میں تبدیل کیا جائے لیکن اب اقدام یہ کیا گیا ہے کہ اس کو ختم کر کے IT University میں ضم کیا جائے۔ جس پر صوبے کی اسمبلی نے بھی قرارداد منظور کی ہے کہ یہ ناروا فیصلہ ہے' اسے رد کیا گیا ہے۔

تیسرا جناب ! پشین میں لیبر کے لیے قائم ہسپتال کو Virtual University کے حوالے کیا گیا ہے۔

جناب! نئے جو ادارے قائم کیے جا رہے ہیں پتا نہیں وہ کیا ادارے ہیں۔ اس کے نام پر ہمارے علاقے سے قائم اداروں کو ختم کیا گیا ۔ پہلے ہمارے Sundaman Provincial Hospital کو ختم کرکے جو کہ ٹیچنگ ہاسپٹل تھا اور بولان میڈیکل کالج کے نام سے جو تیس سال میں بنایا گیا۔ اس کو ختم کرکے صرف اس کا نام دیا۔ جناب! تمام بلوچوں اور پشتونوں کا مطالبہ ہے کہ زرعی یونیورسٹی بنائی جائے۔ زیارت کے مقام پر قائد اعظم محمد علی جناح کی آخری یادگار تھی' اس یادگار کے لئے ایک ادارہ قائم تھا' پتا نہیں اس کو کیسے فروخت کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ہماری لیبر کے لیے جو ہسپتال تھا جناب کتنی افسوسناک صورتحال ہے۔ پتا نہیں ہم جو بولتے ہیں اس کا کوئی نوٹس بھی لیا جاتا ہے یا نہیں۔ آپ سے استدعا ہے کہ سنجیدگی سے اس کا نوٹس لیا جائے۔ یہ بڑے اہم مسئلے ہیں۔ اس کے بارے میں ابھی سے protest شروع ہے ۔ طلباء یونیورسٹی میں ناروا سلوک کے بارے میں شور کرتے ہیں تو آپ کہتے ہیں کہ تعلیمی اداروں میں سیاست پر پابندی ہے۔ کل بھی کوئٹہ یونیورسٹی میں پولیس نے طالبعلموں پر حملہ کیا ہے۔ گرفتاریاں بھی بلوچ اور پشتون سٹوڈنٹس آرگنائزیشن سے کی گئی ہیں کہ آپ کو gathering کی اجازت نہیں ہے۔ لیکن ادھر یہ اقدامات جاری ہیں۔ تو اس افسوسناک صورتحال کا نوٹس لیا جائے۔

جناب چیئرمین! یہ تینوں ادارے قومی ، ملکی ادارے ہیں اور صوبے کی ملکیت ہیں۔ اس کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا جائے اور یہ ارادے ترک کیے جائیں۔ زیارت کالج کو بحال رکھا جائے۔ پشین کا ہسپتال بحال رکھا جائے اور زرعی کالج کو یونیورسٹی بنایا جائے اور یونیورسٹی میں طلباء کے خلاف جو ناروا سلوک کیا جا رہا ہے اس کا فوری خاتمہ ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مسٹر سعید صدیقی۔

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی، جناب چیئرمین! ہم نے وزارت پارلیمانی امور کو ایک خط لکھا تھا کہ منسٹر صاحب اپنی availability بتائیں کہ ہم یہ میٹنگ کب call کریں ۔ انہوں نے جواب دیا ہے کہ پندرہ اور بیس جون سے پہلے یہ ممکن نہیں ہے تو میٹنگ پندرہ بیس کے درمیان call کی جا سکتی ہے ۔ خط کی کاپی سیکریٹری کمیٹی کے پاس موجود ہے۔ کل بھی میں

نے ڈاکٹر شیر افگن صاحب سے بات کی تھی تو انہوں نے کہا کہ ایسا ہی ہے کیونکہ بجٹ وغیرہ کے سلسلے میں مصروف ہیں تو پندرہ جون کے بعد کبھی بھی میٹنگ رکھی جا سکتی ہے ۔ میں نے رضا ربانی صاحب سے بھی مشورہ کیا تھا تو یہ بہت late ہو جائے گا if it is that much late then I will not be interested.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی (وزیر برائے پارلیمانی امور)، جناب چیئرمین! simple سی بات ہے ۔ سینیٹ اور قومی اسمبلی نے ۲۱ جون تک side by side کام کرنا ہے۔ ماسوائے ہفتہ اور اتوار کے روزانہ ان کی sittings ہیں۔ تو میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ if the Senate is sitting in the morning, National Assembly will sit in the evening.

اب اس دوران ایک آدھ گھنٹہ کھانے وغیرہ کا وقفہ ہوگا تو اس دوران there is no time to hold any meetings. بعض اوقات لگتا یہ ہے کہ پندرہ بیس منٹ میں ایک آئیٹم which is on the agenda of the Committee may be disposed of but it may take two hours, it may take three hours.

تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے صحیح بات کی ہے کہ ۲۱ تک یقیناً اُدھر قومی اسمبلی میں مجھ سمیت تمام وزراء بھی مصروف ہیں اور ادھر سینیٹ میں بھی مصروفیت ہے ۔ تو آپ جناب چیئرمین! اندازہ لگا لیں کہ میں اگر ان کو کہہ دیتا ہوں کہ آپ میٹنگ رکھیں اور ادھر اجلاس چل رہا ہو تو how can we pull on like that. اس پر، میں معذرت خواہ ہوں، یہ ۲۱ کے بعد رکھنی پڑے گی چاہیں تو پورا ہفتہ regularly رکھیں مجھے خوشی ہو گی کہ we may dispose of the pending questions of privilege with the Standing Committee on Rules of Procedure and Privileges. .

Mr. Chairman: Mr. Raza Rabbani.

Senator Mian Raza Rabbani (Leader of Opposition): Mr. Chairman, it is very unfortunate that when a question of privilege is,

traditionally raised, it is taken up immediately by the Committee but here the Privileges Committee goes to sleep when a Privilege Motion is sent to it. We are not unreasonable people. We do understand the constraints of time when the Budget session is going on. The point that has to be looked at is that from the date when these motions were referred to this Privileges Committee till today why has the Privileges Committee been sitting on it. A period of almost a month and a half has intervened, and there were serious breeches of privileges, of questions of privilege of the honourable Senators who were beaten up, who were rayled up by the Punjab Police and the Committee has not even bothered to call a preliminary meeting on this issue. The point is that they are planning to keep it after the 21st and I am not being unreasonable because I do understand the constraints that flow with the Budget session and particularly now with the Senate and the National Assembly are meeting side by side. We will have to take a decision amongst ourselves, whether we want to press those questions of privilege or we will withdraw them. Because if this is the manner in which the Committee is going to treat privilege motions honourable Senators who have been subjected to sever harassment by law enforcement agencies. We know how to find our way through, we will do that but then I must bring it on record that all the honourable Senators of the opposition who have moved questions of privilege will now reconsider whether we would continue with them or we will withdraw them.

Mr. Chairman: I think, your point has been made that the attention should have been there but I would suggest let's continue meeting after 21st and we will make for what in future we have.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! ایک وضاحت کرنا چاہتا ہوں اگر آپ اجازت دیں۔ اس میں یہ ہے جو یہ فرما رہے ہیں۔ Otherwise I could have hidden. ان کو پتا ہوگا کہ National Assembly میں جب اور جس وقت question of privilege لایا گیا، I didn't oppose. بلکہ میں نے straight away concede کیا ہے۔ ہم نے handle ہی نہیں کیا۔ ہماری خواہش ہے کہ جلد از جلد اس مسئلے کو نمٹایا جائے۔ اگر آپ رکھنا چاہتے ہیں تو رات کے وقت میں تیار ہوں۔

جناب چیئرمین، جی صدیقی صاحب۔

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی، جناب چیئرمین! پچھلے پورے مہینے میں Privileges Committee کی مختلف dates رکھی گئیں اور کبھی منسٹری کی request پر، کبھی ممبران کی جن میں رضا ربانی صاحب بھی شامل ہیں، کی request پر یہ meetings postpone کی جاتی رہیں۔ ایسا نہیں ہے کہ کمیٹی کوئی ایکشن نہیں لے رہی ہے، کمیٹی ٹال رہی ہے یا کمیٹی deliberately delay کر رہی ہے۔ بات صرف یہ ہے کہ پچھلے ایک مہینے میں کمیٹی کی کئی proposed dates دی گئیں اور پھر وہ ملتوی کی گئیں۔ کبھی Minister sahib نے request کی کبھی رضا ربانی صاحب نے کہا کہ میں ان dates پر available نہیں ہوں۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ آپ، رضا صاحب اور اکبر صاحب میرے پاس کسی وقت آ جائیں تاکہ اکٹھے بیٹھ کر اس کا کوئی مناسب حل نکالیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! مجھے نہایت افسوس ہے کہ پروفیسر صاحب House کے سامنے صحیح facts نہیں رکھ رہے ہیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ Rules and Procedure کی کمیٹی کی جو meetings انہوں نے call کیں وہ Privilege Motions کو

وہ ان کا تعلق تھا۔ amendment سے Rules کی take up کرنے کے لیے نہیں تھیں۔ Privilege Motions ایجنڈے پر تھیں ہی نہیں۔ لہذا پہلی تو انہوں نے concealment of facts یہاں پر کی ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ رضا ربانی کے کہنے پر meeting delay نہیں ہوئی۔ انہوں نے پانچ دفعہ notice دیا ہے اور پانچ دفعہ notice کے اندر تبدیلی کی ہے۔ اب کس کے کہنے پر انہوں نے کی ہے یہ مجھے پتا نہیں ہے۔ ان کا اپنا کوئی problem تھا یہ میں نہیں کہہ سکتا لیکن ہاں! جب ایک دن انہوں نے میٹنگ رکھی تو انہوں نے مجھے کہا کہ اس دن میں رکھ رہا ہوں اور

can you come on this date, I said no. But, I want this to be on the record, no date has been changed because I had said that I will not be available. He has changed all the five days on his own initiative.

سینیٹر پروفیسر محمد سعید صدیقی، جناب والا! concealment of facts والی بات نہیں ہے بات صرف یہ ہے کہ بات خواہ rules کی amendment کی یا privilege motion کی ہو، جب یہ کہہ رہے ہیں یا منسٹر کہہ رہے ہیں کہ I am not available تو پھر یہ کہنا کہ ایک چیز کے لیے available ہو سکتا ہوں اور ایک چیز کے لیے available نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین، آپ میرے چیمبر میں آ جائیں۔ اس مسئلے کو یہاں حل کرنے کی بجائے we will do it there. Muhammad Akbar Khawaja.

سینیٹر ڈاکٹر محمد اکبر خواجہ، جناب والا! honourable Minister نے House کو assure کیا تھا کہ چونکہ last session, requisitioned session تھا تو ایک سوال اٹھا تھا کیا about the address of President to joint session of the both Houses. معزز وزیر بتائیں گے کہ وہ کون سی تاریخ کے بارے میں بات کر رہے تھے اور اب تو requisitioned session نہیں ہے، formal session ہے تو کیا جون میں expect کر سکتے ہیں کہ President's address ہو گا۔

Mr. Chairman: We will discuss this matter when the time comes.

Syed Hidayat Ullah Shah.

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، جناب والا! میرا سوال واپڈا کے متعلق ہے کہ 2003 میں ہم نے جو واپڈا والوں کو سکیمیں دی تھیں وہ آج تک complete نہیں ہوسکیں۔ کبھی کہتے ہیں کہ کھمبے نہیں ہیں، کبھی کہتے ہیں تار نہیں ہیں۔ میں نے صرف دو یا تین سکیموں کا افتتاح کیا تھا، یہ مسئلہ صرف میرا ہی نہیں، تمام سینیٹروں کا ہے۔ ہم نے جتنی بھی واپڈا سے متعلق 2003 میں دی تھیں----

جناب چیئرمین، آپ مجھے اپنی development schemes دے دیں تو میں follow کر لوں گا۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ۔ میری دوسری گزارش یہ ہے کہ بہت سارے علاقوں میں واپڈا والوں کی تاریں بوسیدہ ہیں۔ انہوں نے بہت پرانی تاریں لگائی ہوئی ہیں۔ وہاں عوام کو بڑی تکلیف ہے۔

جناب چیئرمین، آپ کی approved سکیمیں جو implement نہیں ہو رہیں ان کی تفصیل دے دیں پھر ان کو انشاء اللہ follow کرلیں گے اور باقی جو چیزیں ہیں ان کے متعلق لکھ کر دے دیں .we will put them for consideration ڈاکٹر ریاڑ صاحب۔

Senator Dr. Abdullah Riar: I am glad that Minister of State for Finance is also in the House and thank you for giving me opportunity to raise this very matter. Mr. Chairman, a few months ago I was given an information from your secretariat that I am the privileged Senator on the Planning and Development Committee of the Standing Committee of the Senate. I felt very excited that I would have the opportunity to contribute in the Planning and Development of my mother nation and we will go through the motions and deliberations and looking at the budget appropriations and how the money of the tax payer is spent.

Unfortunately, Mr. Chairman, I am very saddened to reflect to you today that despite of my insistence to the Chairman of the Standing Committee of Planning and Development, he failed to convene a single meeting on the subject. I insisted upon the fact that

بجٹ آ رہا ہے، آپ kindly Planning and Development والوں کو بلائیں، Finance والوں کو بلائیں

we are the upper House of the Parliament, we must be brought into their loop.. We must look at the Planning and Development projections of the Ministry and Federation and Parliament

کی supremacy on the expenditure and the budget allocation پر ہمیں interest show کرنا چاہیے۔

I am saddened to say that Chairman was unable to comprehend the depth and sincerety of my efforts and he sidestepped my request. I had only one option to create a partisan bickering and requisition this sub-Committee or Committee meeting which I opted not to because I knew

کہ جب ان کو ہی minister اور Secretary Planning ان کے telephones کے جواب نہیں دے رہے ہیں تو میرے کہنے پر کون آئے گا اور I would rather be appearing to be a contentious character though I want to be a good soldier of this House

and I wanted to protest on the fact, کہ بجٹ آ گیا ہے،

it is shameful that Upper House of this Parliament, it's Standing Committee on the Planning and Development has not convened a single meeting which can question the line of budget appropriations which can question these functionaries and bureaucrats of these ministries. So, sir, that is

point of stronger protest.

جناب چیئرمین، اس طرح تو points of order ہی چلتے رہیں گے کاکڑ صاحب۔ ابھی ہم یہی بات کر رہے تھے، کچھ تو discipline کا خیال رکھیں۔ مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے، میں نے تو سنتے رہنا ہے لیکن ایک کے بعد ایک ہر کوئی اٹھتا جا رہا ہے۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، صرف ایک بات جناب۔ Sir, being a member of Planning and Development Committee میں endorse کرتا ہوں عبداللہ ریاڑ صاحب کی observations کو۔ ایک single meeting بھی انہوں نے نہیں بلائی۔

جناب چیئرمین، اچھا ٹھیک ہے، وہ point ہو گیا۔ جی بادینی صاحب۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، میں جناب! آپ کے یہ گوش گزار کروں کہ آپ مہربانی کرکے ذرا ادھر بھی نظر ڈالیں۔ ایک line میں لگے ہوئے ہیں، ہم لوگوں کا آخر تک نمبر نہیں آتا۔

جناب چیئرمین، میں کیا نظر ڈالوں؟ یہ بتائیں مجھے۔ جو یہاں سے اٹھا ہے میں اس کو موقع دے رہا ہوں۔ جنہوں نے پہلے نام دیے ہیں انہی کو پہلے موقع دے رہا ہوں۔ آپ ابھی کھڑے ہوئے ہیں، آپ نے پہلے ہاتھ نہیں اٹھایا۔ میری ہر طرف نظر ہے، آپ فکر نہ کریں لیکن اگر آپ وقت پر ہاتھ اٹھائیں تو پھر ہی میں توجہ دے سکتا ہوں۔ یہ نہیں کہ آخری وقت میں آپ ہاتھ اٹھائیں، اس طرح تو سلسلہ جاری رہے گا۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، عرض ہے کہ ہم ان کی طرح شور نہیں کر سکتے۔

جناب چیئرمین، شور کی بھی بات نہیں ہے، آپ مجھے لکھ کر بھیج دیں۔ یہ کوئی بات نہیں کہ نظر ادھر یا ادھر ہے۔ نظر ہر طرف ہے۔ آپ اگر طریقے سے لکھ کر بھیج دیں یا پہلے بتا دیں جیسا میں نے عرض کیا ہے۔ جو میرے پاس نام ہیں یہ پہلے کے ہیں، تو آپ بھی پہلے دے دیں۔ جب آپ مجھ سے ملے تھے اس وقت نام دے دیتے۔ یہ میں نے کئی دفعہ عرض کیا ہے کہ پہلے نام دے دیں، اس طرح مجھے کیا پتا چلے گا کہ سوال relevant ہے یا نہیں ہے اور مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، میں سنتا رہوں گا اور سلسلہ points of order پر ہی چلتا رہے گا۔

جس نے بولنا ہے مہربانی کرکے پہلے نام دے دیں۔

سینیٹر میر ولی محمد بادینی، شکریہ۔ جناب چیئرمین! ریلوے کے بارے میں جو بنگزئی صاحب نے فرمایا تھا، اس کے متعلق کچھ عرض کر رہا ہوں۔ میں نے question دیا تھا، وہ تو خیر پیش نہیں ہوا، وہ ویسے ہی ختم ہوگیا۔ ان سے ہم نے list مانگی تھی کہ ہمیں list دے دیں جتنے آپ نے بھرتی کیے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ میں خود DS کے پاس گیا ہوں، میٹنگ کی ہے اس سے۔ اس نے ڈرائیور کی تعلیم مانگی .B.A، ہم نے کہا میٹرک تعلیم ہوگی لیکن وہ کہتا ہے کہ نہیں، BA ہوگی جبکہ طے یہ ہوا تھا کہ تعلیم middle ہوگی۔ اس طرح تو سب باہر سے لوگ آکر بھرتی ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، آپ نوریز شکور صاحب کو بتا دیں۔ یہ انشاء اللہ convey کر دیں گے۔ I think Baig sahib we have had enough. نہیں نہیں، ایک ایک کرکے it will just continue. I would request the members please don't keep it. جس نے بولنا ہے وہ شروع میں دے دیں otherwise we get left out in the House. Again I am requesting self discipline.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I read a newspaper report last week that the Government has decided to give MQM a grant of 25 million rupees each to their MNAs and Senators. Sir, is this only for this political party?

Mr. Chairman: I don't think he gave any statement like that. No, I think there are different ways.

اس پر تو discussion لمبی ہو جائے گی۔ You made your point. آپ اس کو move کر لیں۔ آپ تشریف رکھیں۔ جو بھی ہے you move it in the proper manner. We will now start discussion on the motion moved by Professor Khurshid Ahmed. Would you like to begin the

debate? We will have ten minutes. For the opening member we will have a longer time. Ten minutes for each member. I will request the honourable members to please adhere strictly to the time limit and I will again also request to please avoid repetition.

MOTION UNEDER RULE 194

RE: THE DESCREATION OF THE HOLY QURAN BY THE PERSONEL OF THE AMERICAN ARMED FORCES IN GUANTANAMO BAY AND OTHER PLACES.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمدللہ رب العالمین۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ اس اہم ترین موضوع پر آج سینیٹ میں ہمیں گفتگو کرنے، اپنے خیالات اور اپنے جذبات کے اظہار کا موقع مل رہا ہے۔ میں پوری دیانت داری سے آپ سے عرض کرتا ہوں کہ آج کا یہ موضوع میں اپنی زندگی کے ان اہم ترین موضوعات میں سے پاتا ہوں جن پر میں نے پچھلے ساٹھ سال میں اظہار خیال کیا ہے۔ یہ اس لیے کہ یہ ہمارے دین اور ایمان کا معاملہ ہے۔ کسی ذاتی مفاد کا، کسی جماعتی مفاد کا معاملہ نہیں ہے۔ میں یہ بھی کہوں گا کہ یہ ایک مسلمان کی حیثیت سے ہمارے ایمان اور قرآن حکیم جو اللہ کی آخری کتاب ہدایت ہے اس کی عصمت، اس کی عزت، اس کے ساتھ کسی کا موازنہ کرنا موزوں نہیں ہے بلکہ تمام انسانوں اور خصوصیت سے تمام مذاہب کے پیروکاروں کے لیے اہمیت کا حامل ہے۔ اس لیے میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ قرآن پاک نے ہمیں جو تعلیم دی ہے اس کے مطابق انسان کی بحیثیت انسان اور اللہ کے تمام انبیاء، تمام کتابوں کا احترام، ان کا تقدس ہمارے دین اور ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ قرآن پاک نے تو ہمیں یہاں تک حکم دیا ہے کہ جھوٹے خداؤں کو بھی برا نہ کہو، اگر وہ جھوٹے خدا کو اپنا خدا مانتے ہیں تو اسے گالی دینا، اسے برے الفاظ سے پکارنا بھی غلط ہے۔ اس لیے یہ پوری انسانیت کا معاملہ ہے اور تمام افراد جو اخلاقی اقدار، مذہب اور خدا پر یقین رکھتے ہیں ان کا تعلق انسانی حقوق سے بھی ہے۔ مہذب معاشرے کی روایات اور ضروریات سے

اور میں اس سے آگے بڑھ کر یہ بھی کہوں گا کہ اس کا تعلق امن عالم سے بھی ہے۔ اس لیے کہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے کہ اگر اس کو اپنی حدود میں نہ رکھا جائے اور اس کا سب احترام نہ کریں تو میں یقین سے کہتا ہوں کہ یہ دنیا کے امن اور سلامتی کے لیے ایک چیلنج کی حیثیت رکھتا ہے۔ آپ نے دیکھا ہے کہ اس واقعہ کے اوپر دنیا بھر کے مسلمانوں نے کس طرح اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے اور افغانستان میں سولہ افراد نے جام شہادت نوش کیا ہے۔ یہ مسئلہ صرف ان سولہ افراد کا نہیں ہے بلکہ پوری دنیا کے مسلمان اپنے اللہ' اس کی کتاب' اس کے رسول کی عصمت کے اوپر اپنی جان قربان کرنا اعزاز' فخر اور سعادت سمجھتے ہیں تو یہ بڑا ہی اہم مسئلہ ہے۔

اس سلسلے میں' میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ناانصافی ہوگی اگر میں یہ بات نہ کہوں کہ جب 9 مئی کے نیوز ویک میں قرآن کی بے حرمتی کے اس واقعے کو پیش کیا گیا ہے تو یہ پہلی مرتبہ نہیں کیا گیا ہے۔ لیکن نیوز ویک کی وجہ سے اس کو ایک مرکزیت حاصل ہوئی ہے۔ پاکستان میں عمران خان اور ایم ایم اے نے فوری ردعمل کا اظہار کیا اور اس کے بعد پھر دوسری تمام جماعتوں نے بشمول حکومت اور قومی اسمبلی نے بھی اس پر قرارداد پاس کی۔ آج ہم سینیٹ میں اس کے اوپر بات کر رہے ہیں۔ پورے ملک کے مسلمان صرف دکھی نہیں ہیں بلکہ امریکہ کے خلاف جو غیظ و غضب' جو غصہ بلکہ نفرت دنیا بھر میں رونما ہو رہی ہے اور سارے رائے عامہ کے جائزے اسے بیان کر رہے ہیں اس کی بنیادی وجہ یہی ہے کہ اپنے استعماری مقاصد اور ساری مہذب دنیا کے علمبردار ہونے کے دعوؤں کے ساتھ امریکی فوجی' امریکی intellectuals حتیٰ کہ امریکی صدر اور ان کی ٹیم جو رویہ اختیار کیے ہوئے ہیں اور جو الفاظ استعمال کر رہے ہیں اس سے دل چھلنی ہے۔

Mr. Chairman: Please shut up the mobile phone and let say the honourable member Bhinder sahib

نے بڑی valid بات کہی تھی

I think we should give that some thought and action.

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، اس سے دل چھلنی ہیں اور یہ وہ چیز ہے جو آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔ جناب والا! سب سے پہلی بات میں یہ آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ امریکہ

کے اپنے سارے آزادی صحافت کے دعوؤں کے ساتھ وائٹ ہاؤس نے Newsweek پر اپنے اثرات استعمال کیے اور کوشش کی کہ اس رپورٹ کو واپس لیا جائے لیکن اس کی جو تفصیل Newsweek نے اپنے 23 تاریخ کے شمارے میں دی ہے وہ غورکرنے کے لائق ہے اور اس سے یہ بات دو سو فیصدی ثابت ہو جاتی ہے کہ جو واقعات ہوئے ہیں وہ حقائق پر مبنی ہیں۔ اس نے خبر کی کوئی تردید نہیں کی بلکہ اسی رپورٹ کے اندر سب سے پہلے یہ بتایا کہ ایف بی آئی کی نگرانی کے اندر پچھلے دو سال سے ایک نہیں متعدد واقعات اس سلسلے کے موجود ہیں۔

پھر انہوں نے یہ بتایا کہ جون بیری جو امریکہ کا Senior Defence Lawyer ہے' وہ گوانتاناموبے کے مختلف detainees کے cases plead کر رہا ہے' اس وقت تیرہ detainees کے کیس plead کر رہا ہے اور اس میں ایک بنیادی چیز جو تمام detainees نے کہی ہے وہ قرآن پاک کی بے حرمتی ہے۔ صرف وہ تیرہ نہیں بلکہ اس کی روایت کے مطابق 23 حضرات نے اس واقعے پر suicide (خودکشی) کی دھمکی دی۔ یہ تمام چیزیں ریکارڈ پر موجود ہیں۔ اس کے بعد پھر امریکہ کے جس نمائندے نے یہ رپورٹ پیش کی تھی اس نے اپنا بیان دیا ہے کہ جس ذریعے سے میں نے اس کو حاصل کیا تھا میں نے اس کو دوبارہ چیک کیا اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں نے لازماً یہ چیز دیکھی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ ساؤتھ کمان کی رپورٹ میں نہ ہو اور دوسری رپورٹ کے اندر ہو لیکن لازماً یہ وہاں پر موجود ہے۔ مارک ہرکوف ایک اور امریکی ہے' اس نے بھی اس سلسلے میں جتنے cases plead کیے ہیں سب میں بتایا ہے کہ جو ان کو شکایات ملی ہیں ان میں torture, sexual abuse ان سب کے ساتھ ساتھ قرآن پاک کی بے حرمتی بھی اس کا ایک حصہ ہے۔ پھر Newsweek کی 23 تاریخ کی ہی رپورٹ کے اندر افغانستان کے قیدیوں کی شہادت موجود ہے اور خاص طور پر بدرالزماں' ہمارے اپنے صحافی نے جو اپنا انٹرویو دیا ہے اس کی پوری تفصیلات اس کے اندر آئی ہیں۔ ان ساری evidences کے بعد پھر بڑی اہم evidence ہیں جو International Red Cross نے غالباً تاریخ میں پہلی مرتبہ اپنی خاموشی توڑ کے اس کے نمائندے نے officially یہ بات کہی ہے کہ دو سال سے ہم امریکی حکومت کو اپنی رپورٹ سے متوجہ کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس برابر قرآن پاک کی بے حرمتی کی رپورٹس آ رہی ہیں۔ اس کے ساتھ امریکہ کے ہی ادارے Human Rights Watch New York based نے اپنی

رپورٹ کے اندر، عرب اخبارات کے اندر، الجزیرہ ٹی وی نے interviews دیے ہیں اور عرب اخبارات کے اندر یمن کے، الجیریا کے، افغانستان کے دوسرے عرب detainees کی evidences موجود ہیں۔ یہ ناقابل تردید حقیقیت ہے کہ قرآن پاک کی بے حرمتی جس میں قرآن پاک کو پھاڑنا، اس کو پھینکنا، اس کو اپنے جوتوں سے روندنا اور اسے بیت الخلا میں ڈالنا، یہ تمام چیزیں ثابت ہیں۔ یہ بہت گھناؤنی، شرمناک اور provocative حرکت ہے اور اس کے کرنے والے کون ہیں؟ اس کے کرنے والے امریکی فوجی investigators ہیں، officers حتٰی کہ کمانڈر شامل ہیں۔ اس سارے معاملے میں تین چار ایسے مقامات آتے ہیں جہاں یہ بات بھی سامنے آئی ہے کہ جب لوگوں نے کھانا کھانے سے انکار کیا اور خودکشی کی دھمکی دی تو چند commanders نے apologize کیا لیکن apology کے بعد پھر برابر وہی حرکتیں ہوتی رہی ہیں۔ اس لیے پہلی چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ established facts ہیں اور اگر اس بارے میں کسی قسم کا کوئی شبہ ہے جو کہ میری نگاہ میں نہیں ہے، لیکن اگر کسی کو ہے تو اس کے لیے ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ international, impartial high power enquiry کی جائے۔ مجھے آپ کے ہاں کھانے کے موقعے پر کرسٹینا روکا سے بات کرنے کا موقع ملا تو میں نے اس سے سب سے پہلی بات یہی کہی اور انہوں نے خالصتاً امریکی انداز میں یہی کہا کہ News week نے تو اس کی تردید کر دی ہے۔ میں نے کہا کہ آپ نے وہ تردید پڑھی ہے؟ پھر میں نے کہا کہ میں نے یہ تردید پڑھی ہے، اس سے تو تائید ہوتی ہے، تردید نہیں ہوتی ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں امریکہ کا وقار بحال ہو اور اس معاملے میں کوئی اعتماد پیدا ہو تو اس کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ یہ ہے کہ independent enquiry ہو۔ میں نے ان سے یہ بھی کہا ہے کہ اس میں کم از کم تین جج مسلمان ہونے چاہییں تاکہ ہمیں معلوم ہو سکے کہ وہاں کیا ہو رہا ہے۔ یہ چیز establish کرنے کے بعد یہ ایک حقیقت ہے۔ اب میں اس سے آگے جو بات کرنا چاہتا ہوں، وہ میری نگاہ میں بڑی گھناؤنی ہے اور وہ یہ ہے کہ صرف قرآن پاک کی بےحرمتی نہیں کی گئی ہے بلکہ یہ بے حرمتی ایک سوچے سمجھے منصوبے کا حصہ ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ UN Charter, Universal Declaration of Human Rights, UN Convention, ان سب کی رو سے ہر انسان کے حقوق ہیں اور آپ کو

معلوم ہے کہ اسلام نے تو اس معاملے میں یہ موقف اختیار کیا ہے کہ انبیاء علیہ السلام کے دنیا میں آنے کے مقاصد میں سے ایک مقصد انسانوں کے درمیان انصاف تھا۔

لیقوم الناس بالقسط۔ ترجمہ، تا کہ لوگ انصاف پر قائم ہوں۔

تمام انسانوں کے درمیان انصاف ہے۔ ہمارے فقہا نے خصوصیت سے امام تیمیہ نے اس موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ انصاف ہر مقام پر، ہر انسان کے ساتھ حتیٰ کہ مسلمان اور غیر مسلم کے ساتھ، یعنی سب کے ساتھ برابر کا ہونا چاہیے - پیغام اس صورت میں دیا ہے کہ ناحق انسان کی جان لینا ، خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلم ، پوری انسانیت کو قتل کرنے کے مترادف ہے اور ایک انسان کی جان بچانا، پوری انسانیت کو بچانے کے برابر ہے۔ یہی وہ اصول ہے جس پر امن قائم ہو سکتا ہے ، انصاف قائم ہو سکتا ہے۔ لیکن میں دکھ سے کہنا چاہتا ہوں کہ امریکہ نے جو پالیسی اپنی رعونت کے تحت اختیار کی ہے، وہ human rights کا total disregard ہے - یہ International Law کا total disregard ہے - Torture کو بحیثیت ایک acceptable عمل کے طور پر اختیار کیا گیا ہے اور جناب والا! مجھے اجازت دیں کہ quote کرکے آپ کو بتاؤں کہ 2002 میں Rums Fild, Defence Secretary نے جو instructions جاری کیں ، یہ میرے پاس سارے documents ہیں جو اب Freedom of Information Act کے تحت available ہیں، ان میں رمز فیلڈ نے یہ بات کہی ہے کہ لوگوں سے اپنی بات اگلوانے کے لیے آپ قوت استعمال کر سکتے ہیں، bodily نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ اس کے معنی ہیں کہ torture کو as an instrument of policy پیش کیا گیا لیکن میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ اس سے زیادہ تین باتیں اس میں نام لے کر کہی گئی ہیں اور ان تینوں کا تعلق مسلمانوں کے ایمان، ان کی روایات اور ان کی تہذیب سے ہے۔ پہلی بات یہ کہی گئی ہے کہ اس کام کو کرنے کے لیے آپ ان کی داڑھیاں مونڈ سکتے ہیں۔ وہاں یہ الفاظ موجود ہیں کہ آپ ان کی داڑھیاں مونڈ سکتے ہیں - داڑھی اللہ کے رسول کی سنت ہے اور مسلمان کی شناخت ہے۔ یہ ہمارے ایمان کا معاملہ ہے اور اس کو بطور torture کوئی بات اگلوانے کے لیے یعنی جو کچھ وہ اگلوانا چاہتے ہیں، استعمال کر سکتے ہیں۔ دوسری بات یہ کہی گئی ہے کہ ان کو برہنہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ اس میں الفاظ لکھے ہیں کہ جو چیز بھی پہنی ہے، اسے اتارا جائے۔ تیسری بات یہ ہے کہ

مسلمان چونکہ کتے سے نفرت کرتے ہیں' اس لیے کتوں کو بھی اس کام کے لیے استعمال کیا جائے۔ یہ تین چیزیں اس میں نام لے کر کہی گئی ہیں جس کے معنی یہ ہیں کہ torture کو as an instrument استعمال کرنا امریکہ کی پالیسی ہے اور یہ پالیسی رہی ہے ۔ یہ سب سے بڑا crime ہے جو امریکہ نے کیا۔اس کے بعد جناب والا! تیسری بات یہ کی گئی ہے کہ یہ کچھ کرنے کے بعد cover up دینے کے لیے یہ کھیل ہو رہا ہے لیکن جتنی معلومات ہمارے پاس آ رہی ہیں اور امریکی اخبارات' برطانیہ کے اخبارات ایک نہیں درجنوں مثالیں اس بات کی موجود ہیں کہ یہ گھناؤنے اقدامات کیے جاتے ہیں اور ان کو cover up کیا جاتا ہے۔ جھوٹ اور دھوکا امریکہ کی خارجہ پالیسی کا ایک بنیادی اصول بن گیا ہے۔ عراق پر حملہ صریحاً جھوٹ کی بنیاد پر ہے اور یہ جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ آج ساری evidences موجود ہیں ۔ International Atomic Energy Commission سے لے کر امریکہ کی اپنی تمام reports ہیں بش اور رمز فیلڈ کو یہ معلوم تھا کہ ان کے پاس اس قسم کی کوئی شق موجود نہیں لیکن اسے کیا گیا۔ آپ کو معلوم ہے کہ British Parliament میں کس طرح اس کے اوپر بحث ہوئی ہے اور اسے expose کیا گیا ہے۔ یہ سب کچھ کیا گیا ہے لیکن اس کے ساتھ میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں کہ یہ بھی امریکہ کی پالیسی کا ایک حصہ ہے کہ ان چیزوں کو cover up کیا جائے اور میں دو تین مثالیں دے کر آپ کو بتانا چاہتا ہوں ۔ News week کے معاملے میں جو کچھ ہوا ہے یہ cover up ہے۔ اس کے بعد پھر آپ یہ دیکھیے کہ بڑا اہم واقعہ ابھی ہمارے سامنے آیا ہے کہ ایک امریکی فٹ بال کا ہیرو جو افغانستان میں اپنے بھائی کے ساتھ گیا ۔ اب یہ بات official documents میں آ گئی ہے کہ اسے امریکی فوجیوں نے مارا اور یہ بات صرف وہاں پر امریکہ کے سفیر کو نہیں بلکہ امریکہ کے Supreme Commander کے علم میں تھی لیکن اس کے باوجود یہ کہا گیا کہ اسے طالبان نے مارا ہے۔ آج یہ بات بالکل سامنے آ گئی ہے۔ ابھی جو بگرام میں ہوا اور ایک ہفتے پہلے News Times نے اور Herald Tribune نے اس کی تفصیلات دیں جس پر کہ کرزئی تک کو یہ کہنا پڑا کہ میں امریکہ جا رہا ہوں اور میں جا کر کہوں گا کہ بگرام میں کس طرح ہمارے detainees کو امریکیوں نے تشدد کر کے مارا ہے اور اس کے بعد cover up کیا گیا ہے۔

میں آپ کو یاد دلاؤں گا کہ انگلستان میں بھی ڈاکٹر کیلی کا واقعہ ہوا جس نے یہ بات کی

تھی کہ عراق کے بارے میں جو معلومات ہیں یہ سب جھوٹ ہیں۔ ان میں کوئی حقیقت نہیں ہے لیکن اس شخص کو اتنا دہشت زدہ کیا گیا کہ اس نے پھر خود کشی کی اور خود کشی کے بعد جو وجوہ سامنے آئیں ان سب میں یہ بات آئی ہے کہ محض cover up کی بنا پر اسے یہ کام کرنا پڑا ہے۔

میں جناب والا! کہنا چاہتا ہوں کہ تیسری چیز cover up ہے ۔ ان حقائق کی روشنی میں، میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے اجازت دیں کہ جس چیز کو میں آج امریکہ کے خلاف قرآن پاک کی بے حرمتی کے context کی فرد جرم یا charge sheet قرار دیتا ہوں۔ اس charge sheet میں ہمارا پہلا اعتراض یہ ہے کہ خود Guantanamo Bay کا وجود انسانیت کے خلاف ایک جرم ہے۔ یہ International Clause کی خلاف ورزی ہے۔ آپ نے کیوبا میں ایک حصے کو دنیا کے ہر قانون حتیٰ کہ امریکہ کے Constitution کی دسترس سے باہر قرار دے دیا ہے۔ یہاں آپ جان بوجھ کر لوگوں کو لاتے ہیں ساری دنیا سے، torture کرتے ہیں، چھوٹے چھوٹے cells میں رکھتے ہیں۔ چوبیس گھنٹے shackles کے ساتھ لوگوں کو رکھا جاتا ہے، ان کی بے عزتی کی جاتی ہے۔ یہ سارے کا سارا کام International Law ہی نہیں بلکہ امریکہ کے Constitution سے باہر ہے اور رمز فیلڈ نے کھلے بندوں یہ بات کی کہ وہ تمام افراد جو suspect کر رہے تھے، suspicions کی بنیاد پر جس کو چاہیں آپ لے آئیں، نہ انہیں یہ حق ہے کہ ان کی family ان کو ملے اور کچھ پتا نہیں کب تک ان کو بغیر trial جیلوں میں رکھا جاتا ہے۔ 3 ہزار سے زیادہ افراد پچھلے چھ سالوں میں گوانتا ناموبے میں بلائے گئے ہیں اور 38 کا trial ہوا ہے ۔ ان 38 میں سے 20 کو معصوم قرار دے کر چھوڑ دیا گیا ہے۔ مجھے بتایئے کہ 3 ہزار میں سے 38 پر sue try کیا ہے اور ان 38 میں سے 20 کے خلاف آپ کوئی چیز نہیں لا سکے۔ جن کے خلاف آپ کچھ چیز لائے وہ بھی الٹی سیدھی ہیں اور انہیں بھی اپنے defence کا اختیار نہیں ہے حالانکہ اب امریکہ کی ایک کورٹ نے یہ کہا ہے کہ وہ اپنا وکیل کر سکتے ہیں لیکن عملاً انہیں یہ سہولت میسر نہیں ہے ۔ گوانتا ناموبے کا وجود انسانیت کے خلاف ایک جرم ہے، crime against humanity اس میں آپ نے قانون کے سارے تصورات کو بدل دیا ہے ۔ قانون کی بنیاد یہ ہے کہ ہر شخص معصوم ہے جب تک کہ جرم ثابت نہ ہو جائے ۔ آپ نے اسے reverse کر کے یہ کر دیا ہے کہ

جس پر آپ کو شبہ ہو وہ مجرم ہے حتیٰ کہ وہ اپنی معصومیت ثابت نہ کر دے - یہ جو پورے کا پورا reversal ہے یہ انسانیت کے خلاف ایک crime ہے -

جناب والا! دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام پر جو حرکتیں ہو رہی ہیں یہ بین الاقوامی دہشت گردی کی ایک بدترین مثال ہے - کسی کو یہ اختیار نہیں کہ sovereign ممالک پر محض ان مفروضوں کے اوپر کہ ان کی پناہ میں کوئی چھپا ہوا ہے فوج کی لشکر کشی کریں- افغانستان کو آپ نے تباہ کردیا - تین ہزار افراد جنہیں twin towers میں ہلاک کیا گیا ہم نے اس کا بھی کھل کر condemnation کیا - تمام دنیا کی سماجی تحریکات نے اس کا condemnation کیا ہے - مسلم دنیا کی تمام حکومتوں نے اس کا condemnation کیا ہے اور میں نے کرسٹینا روکا سے بھی یہ بات اس کے منہ پر کہی تھی کہ ان تین ہزار میں چالیس ممالک کے افراد تھے اور ان میں سے بیس مسلمان تھے ہم اسے کیسے ignore کرسکتے ہیں لیکن اس کے نام پر افغانستان میں ہزاروں معصوموں کو مار دینا' عراق میں ایک لاکھ معصوموں کو مار دینا یہ بدترین دہشت گردی ہے' یہ ساری جدوجہد بلاجواز ہے اور اس کی وجہ سے پوری دنیا کو آپ نے terrorise کردیا ہے اور یہ جنگ کبھی ختم نہیں ہوسکتی- آج خود بش اور رمز فیلڈ اعتراف کر رہے ہیں کہ ہمیں کچھ پتا نہیں کہ یہ کب تک چلے گی - بلیئر نے کہا ہے کہ پتا نہیں کب تک چلے گی - دراصل یہ پوری انسانیت کے خلاف ایک جنگ ہے اس لیے ہمارا دوسرا چارج اس کے خلاف ہے -

جناب والا! تیسرا چارج ہمارا یہ ہے کہ انہوں نے انسانی حقوق کے چارٹر ' human charter جنیوا کنونشن' ان سب کی خلاف ورزی کی ہے - اور اس سلسلے میں خاص طور پر میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں جس میں بدقسمتی سے ہمارا بھی کچھ دخل ہوجاتا ہے کہ ایک نئی چیز یہ کی گئی ہے کہ کسی شخص کو try کیے بغیر' کم از کم *prima facie* اس کی غلطی یا جرم ثابت کیے بغیر اس کو دوسروں کے حوالے کرنا - آپ کو معلوم ہے کہ بین الاقوامی قانون کے اندر repatriation ایک established principle ہے' اس کے کچھ قواعد و ضوابط ہیں- یہ غنڈہ گردی ہے کہ آپ جس کو چاہیں پکڑ لیں اور امریکہ کہے اور آپ اس کے حوالے کر دیں - اسی طرح انہوں نے ایک اور چیز کی ہے جو یہ ہے کہ امریکہ جن افراد کے بارے میں چاہتا ہے کہ کوئی

دوسرے لوگ ٹارچر کریں تو ان کو وہ اپنے ان قاتلوں اور غاصبوں اور بوچرز کے ہاتھوں میں دے دیتا ہے۔ دسیوں افراد ایسے ہیں کہ جنہیں پاکستان سے لیا گیا ہے ' افغانستان سے پکڑا گیا ہے اور اس کے بعد مصر' الجیریا' یمن جیسے ممالک میں بھیج دیا گیا کہ وہاں پر جو چاہیں ان کے ساتھ سلوک کریں۔ یہ بھی انسانیت کے خلاف ایک جرم ہے۔

جناب والا! چوتھا جو ہمارا اختلاف ہے وہ یہ ہے کہ عالمی دہشت گردی کے نام پر خواہ وہ فوج کشی ہو ' قتل و غارت گری ہو ' بلاثبوت گرفتاریاں ہوں ' detention without trial ہو ' ٹارچر ہو' یہ سارے جرائم ہیں۔

جناب والا! پانچویں چیز میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ٹارچر تو ہمیشہ سے رہا ہے اور ظالموں کا یہ حربہ تاریخ کے ہر دور میں اور مختلف ممالک میں رہا ہے۔ ہمارے ملک میں بھی ہے لیکن مذہب کو ' مذہبی اقدار کو ' مذہبی احساسات کو ' مذہب کی علامتوں کو ٹارچر کے لیے استعمال کرنا یہ امریکہ کی جدید تہذیب کا contribution ہے۔ ہمارا اس کے خلاف پانچواں چارج یہ ہے کہ اس نے ٹارچر کو religious values and religious symbols کے ذریعے کرنے کی کوشش کی ہے۔ دوسرے الفاظ میں blasphemy کا ایک version آج تک یہ تھا کہ دینی کتب' دینی شخصیات' انبیاء کرام ' اللہ' ان کے بارے میں نازیبا باتیں کی جائیں لیکن اب blasphemy کا یہ نیا version آیا ہے کہ blasphemy کو as an institute of torture استعمال کیا گیا ہے۔ یہ ہمارا ان کے خلاف پانچواں چارج ہے۔

جناب والا! میرا چھٹا charge یہ ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کو دراصل اسلام کے خلاف جنگ بنایا جا رہا ہے اور یہ بڑا ہی serious مسئلہ ہے۔ جناب والا! میں آپ سے پوری ذمہ داری کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں' وقت کی قلت کی بنا پر' میں یہاں ساری evidences پیش نہیں کر سکتا ہوں لیکن اشارتاً عرض کرتا ہوں کہ بش صاحب نے دو بار as theory لفظ crusade استعمال کیا ہے۔ پہلی بار crusade استعمال کرنے کے بعد پھر apology کی کہ وہ غلطی سے کہہ گئے تھے لیکن دوبارہ پھر کیا۔ یہ دراصل غلطی نہیں بلکہ اصل عزائم کا اظہار ہے' اسے fraudulent slip کہتے ہیں' یہ ان کی زبان نے یوں کہا ہے۔ اس کے بعد آپ یہ دیکھیے کہ 9/11 کے فوراً بعد وہ group جس کی جناب بش صاحب کو تائید حاصل ہے

neo conservatives, ان کی ایک top intellectual این ہولٹر نے America کے conservative top جس طرح 'NEWSWEEK TIME' ہے' اس طرح 'NATIONAL REVIEW' ان کا پرچہ ہے' اس میں مضمون لکھا ہے اور میں آپ کو یہ جملہ سناتا ہوں جس سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ہدف کیا ہے۔ 'We should invade their countries, kill their leaders and convert them to christianity" یہ اس کے الفاظ ہیں۔ اگر آپ 9/11 commission کا مطالعہ کریں' 600 صفحوں کی report ہے' میں نے حرف بحرف اس کو پڑھا ہے۔ اصل مسئلے کے بارے میں تو بمشکل %20 کو cover کیا ہے' باقی ساری کی ساری ان کے الزامات پر مبنی ہے جو انہوں نے لگائے ہیں۔ میری نگاہ میں جو اس کا سب سے اہم حصہ ہے اور جس میں بدقسمتی سے پاکستان اور ہمارے جنرل صاحب کا نام بھی موجود ہے' اس میں یہ کہا ہے کہ ہمارا ہدف صرف terrorist نہیں' ہمارا ہدف صرف Islamic terrorist بھی نہیں' ہمارا ہدف وہ infrastructure ہے جس سے America کے خلاف ذہن پیدا ہو رہا ہے۔ جناب والا! میں پھر دکھ سے یہ بات کہتا ہوں کہ اس تحریر میں تین مسلمانوں کی نہایت مقدس شخصیتوں کا نام لیا ہے' امام ابن تیمیہ' محمد بن وہاب کا نام لیا ہے' سید قطب کا نام لیا ہے کہ یہ وہ حضرات ہیں جو جہاد کا جذبہ پیدا کرنے والے ہیں اور کہا کہ یہ ہمارا target ہیں۔ یہ official report ہے۔ میری نگاہ میں کم از کم دو درجن سے زیادہ کتابیں جو پچھلے تین سالوں میں آئی ہیں یا گزری ہیں اور یہ سب American intellectuals کی لکھی ہوئی ہیں اور ان سب سے یہ بات بالکل clear ہے کہ terrorism عنوان ہے' حقیقت میں اسلام کے خلاف فوج کشی ہے۔ اسلام کے خلاف یلغار ہے' تہذیبی' فکری' عملی اور جہاں کہیں اسلام میں resistence ہے جو امریکی بالادستی کو' America کی hegemony کو' امریکی سامراج کو resist کرے گا' اسے target بنانا ہے۔ یہ ہے ہدف اور یہ صرف وہیں موجود نہیں ہے۔ جناب والا! میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ Italy کے وزیر اعظم نے کھل کر یہ بات کہی کہ اسلام ہمارا دشمن ہے۔ Netherlands کی Dixi Queen نے' Margrate-2 اس کی biography ابھی آئی ہے جس میں اس نے یہ کہا ہے کہ International Islam سے ہمارا مقابلہ ہے اور ہم نے بہت رعایت برتی ہے کہ ہم نے آج تک اس کا سر نہیں کچلا۔ اب ہمیں اس کا فی الفور مقابلہ کرنا چاہیے۔ اس لیے ہمیں سمجھنا

چاہیے کہ معاملہ صرف دہشت گردی کا نہیں ہے، معاملہ صرف قرآن کی بےحرمتی نہیں ہے۔ یہ سب ایک وسیع تر design کا حصہ ہے اور اس وقت اس کا target اسلام ہے اور اس کے لیے انہوں نے ایک بڑی اچھی اصطلاح استعمال کر لی ہے کہ ایک اسلام extremist مذہب ہے، ایک moderate اسلام ہے۔ Moderate اسلام وہ ہے کہ جو نہ اسلامی قانون پر believe کرے، نہ اسلامی values پر believe کرے، جو America کہے، جو بش کہے اس کی ہاں میں ہاں ملالیں، یہ moderate اسلام ہے۔ ایسا کوئی اسلام موجود نہیں ہے۔ اسلام، اسلام ہے۔ جو اللہ اور اس کے رسول صلعم کا دیا ہوا اسلام ہے، ہم سب اسی پر believe کرتے ہیں اور وہ اصل target ہے۔ یہ ہمارا چھٹا charge ہے کہ دراصل آپ جس چیز کو دہشت گردی کے نام پر ہدف بنا رہے ہیں، وہ اسلام ہے۔

جناب والا! میں ساتواں ایک نکتہ اس میں اور اضافہ کروں گا اور میری نگاہ میں صرف America ہی ان چھ چیزوں کا مرتکب نہیں ہو رہا ہے بلکہ America نے دنیا کے دوسرے ممالک کو بھی دہشت گردی کے ذریعے، pressurize کر کے یا bribe کر کے یا pressurize کرکے اس عمل میں اپنے ساتھ ملایا ہے۔ خواہ وہ Spain ہو جو ایک ہی ضرب لگنے پر withdraw کر گیا۔ خواہ وہ Europe کے ممالک ہوں جو اس کے ساتھ مل گئے ہیں لیکن اس میں سب سے شرمناک معاملہ یہ ہے کہ بہت سے مسلمان ممالک نے بھی محض اس خوف سے گھٹنے ٹیک دیے کہ بش کے نمائندے نے یہ کہا ہے کہ یا تو ہمارے ساتھ ہوں یا ہمارے خلاف ہوں اور اگر آپ نے اپنے مسلمان بھائیوں کو ذبح کرنے کی جدوجہد میں ہمارا ساتھ نہ دیا تو ہم تمہیں اس طرح نہیں چھوڑیں گے، فوج تمہیں کچل دے گی۔ انہوں نے جس کے لیے بھی کہا کہ ہمیں بھیجو، ہم نے اس کو بھیجا۔ ہمارا کیا حال ہے؟ ہم نے کتنے افراد کو امریکہ کے حوالے کر دیا۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیے۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، محترم! مجھے خیال ہے۔ آپ کا شکریہ۔ میں انشا اللہ جلد ہی conclude کرتا ہوں۔ کیا justification ہے اس بات کی کہ جس کے بارے میں امریکہ کہہ دے کہ ہمیں وہ مطلوب ہے، آپ اس کو اٹھا کر دے دیتے ہیں۔ کیا ہمارا کوئی وقار نہیں ہے،

ہمارا کوئی قانون نہیں ہے، ہمارا کوئی دستور نہیں ہے؟ کیا کوئی بین الاقوامی قانون موجود نہیں ہے۔ آج ہی آپ نے پڑھا ہے کہ Libbi کو ہم hand over کر رہے ہیں، دو ہفتے پہلے کہا تھا کہ ہم hand over نہیں کریں گے۔ آخر یہ کیا کھیل ہے۔

لیفٹیننٹ جنرل صفدر صاحب کا بھی بیان آیا ہے، وہ پڑھنے کے لائق ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ 690 کے قریب check posts ہیں جن پر کہ ہم North Waziristan میں کام کر رہے ہیں۔ ابھی 49 operations کیے ہیں اور اس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے 350 terrorists کو مارا ہے اور پتا نہیں وہ terrorist ہیں یا نہیں، جن کو مارا ہے ان میں سے 150 غیر ملکی تھے لیکن جناب والا! یہ بھی کہا ہے کہ اس میں 251 پاکستانی فوجی ہلاک ہوئے ہیں اور 550 پاکستانی فوجی زخمی ہوئے ہیں۔ میں دکھ سے کہتا ہوں کہ جتنے امریکی افغانستان میں تین سال میں ایک کھلی جنگ میں نہیں مارے گئے، اس سے زیادہ آپ نے اپنی زمین پر مروا دیے۔ یہ جو سلسلہ یا معاونت ہے، جناب! آپ کو حضور کا یہ اصول معلوم ہے کہ مجرم تو مجرم ہے ہی لیکن مجرم کی اعانت کرنے والا بھی مجرم ہے۔ .Abetment in crime is a crime یہ سب abetment in the cirme کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

اب جناب والا! میں آپ کو اس طرف متوجہ کروں گا کہ ہمیں کرنا کیا ہے۔ میں سب سے پہلے یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ عالمگیر احتجاج، موثر احتجاج اور resistance ہو، ہم confrontation نہیں چاہتے لیکن capitulation کے لیے بھی کوئی ابہام نہیں رکھتے۔ مسلمان بے غیرت نہیں، ان کی عظیم تاریخ ہے، آج ہم کمزور ضرور ہیں لیکن نہ ہم بے ایمان ہیں اور نہ بے غیرت اور الحمد للہ ہم میں اتنی قوت ہے کہ ہم اپنے دین، ایمان اور اپنی آزادی کی حفاظت کر سکیں، بشرطیکہ عوام اور حکومتوں کے درمیان جو بے اعتمادی ہے اور ایسے حکمران کہ جن کے مفادات ملک سے باہر ہیں، امت مسلمہ سے باہر ہیں، ہمیں اسے دور کرنا ہے لیکن اس کے سوا کوئی راستہ نہیں ہے کیونکہ صرف وہ قوم جو اپنی عزت خود کرتی ہو، دنیا اس کی عزت کرے گی اور جو قوم اپنی عزت نہیں کرتی اس کی وہ عزت نہیں کرتی۔ سب سے پہلی چیز یہ ہے کہ ہم نے ان تمام چیزوں پر احتجاج کرنا ہے اور موثر احتجاج کرنا ہے اور resist کرنا ہے۔

جناب والا! دوسری چیز یہ ہے کہ independent investigation ہونی چاہیے۔

OIC نے بھی اس معاملے میں کیا ہے اور میں آپ سے کہنا چاہتا ہوں کہ تاریخ میں پہلی مرتبہ Geneva میں جو UN Commission on human rights ہوا تھا' اس میں 12 اپریل کو ایک resolution pass ہوا ہے کہ جس میں پہلی مرتبہ صرف human rights نہیں بلکہ یہ بات وضاحت سے کہی گئی ہے کہ 9/11 کے بعد اسلام کو devalorize کیا جا رہا ہے' اسلام fobia کا فروغ کیا جا رہا ہے' مسلمان کے ساتھ discrimination کی جا رہی ہے' اس کا تدارک ہونا چاہیے نیز ہر مذہب کے ساتھ برابر کا سلوک ہونا چاہیے۔ جناب والا! کیا میں آپ کو یہ بتاؤں کہ اس کے حق میں 31 ووٹ آئے ہیں اور اس میں سارے مسلمان ممالک ایشیا' Africa اور Latin America کے follower countries شامل ہیں' ان کے خلاف 16 ووٹ آئے ہیں جن میں سرفہرست امریکہ ہے' کینیڈا ہے' یوروپین یونین ہے' یہ ان کا حال ہے لیکن ان کی مخالفت کے باوجود یہ resolution pass ہوا۔ میں یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ ہمارے لیے محض اشک شوئی کے لیے کوئی investigation قابل قبول نہیں ہے۔ اس کے لئے international demonstration ہونی چاہیے' people of unaccusable integrity اس میں لئے جائیں' یہ tribunal investigate کرے' interviews لے اور پھر اس کے بعد رپورٹ دے اور میں یہ بھی مطالبہ کرتا ہوں کہ اس میں مسلمانوں کی خاطرخواہ representation ہونی چاہیے۔

جناب والا! یہ جو torture کے لیے justification آ رہا ہے۔ مجھے بڑے دکھ سے کہنا پڑ رہا ہے کہ پاکستان کی حکومت کا دامن اس سے پاک نہیں۔ Torture جو ایک internationally recognized crime against a humanity ہے' اگر UN دے اور خاص طور سے religious symbol کا استعمال کیا جانا تو اس کے خلاف بھرپور جدوجہد ہونی چاہیے' اسے highlight ہونا چاہیے علمی' سیاسی ہر سطح کے اوپر اور او آئی سی' مسلمان ممالک' third world countries ان کو آگے بڑھ کر اس بات کو اٹھانا چاہیے۔

چوتھا مطالبہ' جناب والا! میں یہ کہتا ہوں کہ جس طرح Human Rights پر Conventions کی ضرورت ہے اور ایک International Convention on Blasphemy کی ہمارے ہاں بھی بہت باتیں کی جا رہی ہیں لیکن جناب والا! blasphemy کی روک تھام ایک مہذب معاشرے کی ضرورت ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جس طرح law of libel ہے کہ ایک

فرد کی عزت سے آپ نہیں کھیل سکتے ۔ اسی طرح اللہ ' اللہ کے بھیجے ہوئے انبیاء کرام اور مقدس کتابوں کی تقدیس ہے' وہ چیزیں جن پر لوگ اپنا ایمان رکھتے ہیں اور جن پر اپنی جان دینے کے لیے تیار ہیں ' ان کی عزت ہماری عزت سے زیادہ ہے اور یہ ہے blasphemy کے معنی۔ تو International Convention of Blasphemy ہونا چاہیے ۔ امریکہ guilty ہے blasphemy کا، مسلمانوں کے خلاف ' اسلام کے خلاف اور اسلام کی فورسز کے خلاف۔ تو اس کے لیے International Convention develop ہونا چاہیے۔

آخر میں ' میں یہ کہنا چاہتا ہوں ' ان سب باتوں کی روشنی میں کہ کیا اب وہ وقت نہیں آ گیا کہ پاکستان اور مسلمان ممالک اپنی اپنی foreign policies کو review کریں ۔ ہم تابع مہمل بن کر چل رہے ہیں۔ محض اشک شوئی اور خانہ پری کے لیے بیان دے دیتے ہیں لیکن معلوم ہوتا ہے کہ جو اشارے وہاں سے آ رہے ہیں' بڑی حیرانی سے کہتے ہیں کہ ہم پر پریشر نہیں ہے۔ تو کون آپ کو مجبور کر رہا ہے کہ آپ دن اور رات بے چین ہیں کہ اسرائیل کو recognize کریں۔ کیا چیز ہے آخر یہ ؟ میں کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اپنی foreign policy کو review کرنا چاہیے ' ہمیں اس کو دوست بنانا چاہیے' ہم سب سے دوستی چاہتے ہیں لیکن عزت کے ساتھ۔ اپنے ایمان ' اپنی سلامتی ' اپنے مفادات اور ملت اسلامیہ کے وسیع تر مفاد کے ساتھ ' یہ وہ framework ہے جس میں ہماری خارجہ پالیسی کو بننا چاہیے ہمارے ملک میں بھی اور دیگر ملکوں میں بھی۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان اس معاملے میں initiative لے ' اور میں چاہوں گا کہ سینیٹ اور قومی اسمبلی foreign policy کو discuss کرکے foreign policy کو recast کریں تاکہ ہم ایک باوقار 'باعزت طریقے سے اور آزادی سے اپنی policies تیار کرسکیں ۔ ان الفاظ کے ساتھ جناب والا! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔

Senator Asfandyar Wali : Sir, can I have just 5 seconds?

Mr. Chairman: Yes, please.

Senator Asfandyar Wali: Sir, as you know we came very early into the building and a lot of Senators were sitting here, we were all

sitting in the Services Centre and the speakers of the Services Centre had been removed. So, we did not know the session was on. Could you please ask the staff to reinstall the speakers in the Senate Services Centre so that even if we are sitting there, we know as to when the session is starting. That is why I came here very late that there is just no speaker in the Services Centre.

جناب چیئرمین، سیکریٹری صاحب! یہ دیکھ لیجیے گا۔ مسٹر محمد اسحاق ڈار۔

سینیٹر محمد اسحاق ڈار، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ شکریہ ۔ جناب چیئرمین! time کے constraint کو مدنظر رکھتے ہوئے اور جو ہماری understanding تھی کہ آج ہم اس topic کو انشاء اللہ مکمل کریں گے اور پھر ایک joint قرارداد پیش کریں گے، میں پروفیسر خورشید صاحب کے تمام دلائل ، جو بڑے مدلل اور موثر تھے ، ان کی پوری تائید کرتے ہوئے بغیر repetition کے چند گزارشات اپنے وقت کے اندر پیش کرتا ہوں ۔

آج جو ہاؤس میں تلاوت کی گئی وہ یہ تھی کہ یہاں تک ہمیں حکم ہے کہ اس کتاب، متبرک کتاب، قرآن حکیم کی عزت و احترام یہ ہے کہ اگر آپ، وضو سے نہیں ہیں، پاکیزہ نہیں ہیں تو اس کو ہاتھ تک نہ لگائیں ۔ ہمیں جو حکم ہے قرآن حکیم کے ذریعے وہ نہ صرف اپنے قرآن حکیم کی عزت و حرمت بلکہ تمام آسمانی صحیفوں اور کتابوں کی حرمت کا ہے، اس میں کرسچن کی بائبل بھی موجود ہے ۔ یہ بڑی بدقسمتی ہے کہ یہ واقعہ ہوا۔ جیسے فرمایا کہ یہ ایک mindset ہے۔ یہ قرآن حکیم کی بے حرمتی ہے۔ اصل میں target کیا جا رہا ہے اس وقت اسلام کو۔ 9/11 کا واقعہ میرے خیال میں اس ہاؤس میں جتنا debate ہوا ہم نے اس کو دنیا کے تمام ممالک میں condemn کیا۔ اس میں مسلمان بھی تھے اور غیر مسلم بھی تھے۔ ہماری یہ اسلامی تعلیم ہے کہ کسی نفس کی جو موت ہے وہ پوری انسانیت کی موت ہے۔ اس میں یہ نہیں لکھا گیا کہ مسلمان نفس یا غیر مسلم نفس۔ اس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ کوئی بھی انسان۔ جناب! یہ جو unfortunate واقعہ ہوا ہے پہلے بھی آپ نے دیکھا کہ کئی confessions ہو چکی ہیں۔ ابوغریب جیل کی

تفصیلات آ چکی ہیں۔ اس میں UK میں انکوائریاں ہو چکی ہیں۔ Investigations میں confessions آ چکے ہیں کہ انہوں نے وہاں پر مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ کیا اور اس کی videos موجود ہیں۔ دنیا میں فوٹوز چھپ چکے ہیں۔ اس کے باوجود ہماری بدقسمتی ہے کہ مسلمانوں میں وہ unity نہیں اور خاص کر ہمیں پہلے اپنے کردار کو دیکھنا ہے۔ ہم نے پوری دنیا کا ٹھیکہ نہیں لیا ہے۔ کم از کم بحیثیت ایک مسلمان مجھے یا as a country ہمیں اس پر توجہ دینی ہے کہ ہمیں کس طرح کوشش کرنی چاہیے۔ جناب! یہ سوچنا کہ بہت بڑی قوت ہے اور oval office میں بات کرتے ہوئے جان نکلتی ہے۔ یہ تمام چیزیں بحیثیت مسلمان ہمارے ایمان کے خلاف ہیں۔ ہماری ٹریننگ یہ ہے اور یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کوششیں یہ ہو رہی ہیں کہ دنیا میں جن ممالک میں بھی جہاد کا chapter Islamic Studies میں شامل ہے اس کو remove کروایا جا رہا ہے۔ سعودی عرب جیسے ملک میں کوششیں ہو رہی ہیں کہ جہاد کے chapter کو بالکل ختم کیا جائے یا بہت subdued انداز میں شامل کیا جائے۔ جناب! بات یہ ہے کہ یہ جو اللہ کے احکام ہیں یہ ایک دن یا ایک صدی کے لیے نہیں ہیں' یہ روز آخر تک کے لیے ہیں۔ جہاد کے معنی کو غلط understand کیا جا رہا ہے۔ جہاد کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ اٹھیں اور اٹھ کر تباہی مچائیں۔ اگر آپ پر کسی غیر مسلم ملک نے حملہ نہیں کیا اور آپ جا کر اس کو invade کرلیں بلکہ اس صورت میں کہ جب آپ پر attack کیا گیا اور آپ نے اس پر counter attack کیا اور پھر جب آپ نے اس کو capture کر لیا تو اس کی بھی definition موجود ہے کہ آپ نے عورتوں' بچوں اور قیدیوں کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔ ہمارا مذہب تو بہت ہی comprehensive اور liberal ہے۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے کہ یہ آخری کتاب ہے۔ یہ آخری مذہب ہے۔ یہ most comprehensive ہے۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے۔ اگر یہ سوچیں گے کہ اس کتاب کو تبدیل کر دیں گے۔ ان کی اپنی جو کتابیں تھیں قرآن حکیم میں ان کا ذکر ہے کہ ان کے علماء نے پیسوں کے لئے اور اپنے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے اور اپنے حکمرانوں کو خوش کرنے کے لیے time and again amendments کی ہیں۔ انہی amendments کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے ایک آخری کتاب اتاری اور اس کی حفاظت کی ذمہ داری بھی خود لی۔ قرآن حکیم میں ارشاد ربانی ہے کہ میں خود اس کی حفاظت کروں گا۔ یہ جو

مرضی کر لیں جہاد کو ختم کرنے کے لیے مگر ایسا نہیں کر سکیں گے۔ اگر یہ اس کے لئے تیار نہیں کہ یہ اس کا concept سمجھیں۔ اگر concept سمجھا جائے تو یہ ایک peaceful chapter ہے۔ مطلب یہ ہے کہ آپ mind your own business. آپ کسی کے اوپر attack نہ کریں۔ ہاں! اگر آپ پر attack ہو تو پھر آپ ہر کام کر سکتے ہیں۔ آپ اس پر counter attack کریں، آپ خود اپنا defence کریں۔ آپ اپنے اسلام کے لئے لڑیں اور ان پر فتح حاصل کریں۔

جناب! یہ مختلف مثالیں دی گئیں۔ اب گوانتا ناموبے میں جو کچھ ہو رہا ہے میرا خیال ہے کہ پوری انسانی تاریخ میں ایسی worst violation of International law, worst violation of human rights, worst torture کی مثالیں نہیں ملتیں۔ خود اپنے آپ کو دنیا میں سب سے بڑا democratic ملک کہنے والا اور جمہوریت کے علمبردار اور Constitution کو uphold کرنے والوں نے وہ تمام قوانین جو لاگو ہیں withdraw کر لیے ہیں۔ جناب! ایک وقت وہ تھا کہ طارق بن زیادہ ایک مسلمان عورت کی بے حرمتی کا بدلہ لینے کے لیے کہاں سے کہاں چلے گئے تھے۔ آج یہ حال ہے کہ تین ہزار مسلمانوں کو ساری دنیا سے pick کر کے ایک ایسی جگہ پر رکھا گیا ہے کہ ان کو defence کا right ہی نہیں ہے۔ جیسے پروفیسر خورشید صاحب نے فرمایا کہ جو ۲۰ آدمی اب تک trial کے بعد رہا ہوئے ہیں ان میں دو آدمیوں کے میں نے خود انٹرویو سنے ہیں جو British مسلمان ہیں۔ وہ بالکل بے قصور ہیں۔ UK میں یہ ثابت ہو چکا ہے کہ وہ بے قصور ہیں۔ اب اس لیے trial کے بعد ان کو چھوڑا ہے۔ آج تو داڑھی رکھنا، مسلمانوں کا احمد یا محمد نام ہونا itself is a beginning کہ جب آپ land کرتے ہیں ان ممالک میں تو ائرپورٹ پر اترتے ہی آپ کی investigation شروع ہو جاتی ہے۔

جناب! یہ دیکھیں کہ ہمیں اپنا role as a country review کرنا ہے کہ کیا ہم صحیح role ادا کر رہے ہیں۔ ہم terrorism کے خلاف ہیں، میرے خیال میں کوئی جماعت ایسی نہیں چاہے وہ ایم ایم اے ہو یا پیپلز پارٹی ہو یا ہم ہوں یا حکومت ہو، سب terrorism, extremism کے خلاف ہیں لیکن مجھے قرآن حکیم میں کوئی یہ definition نکال کر دکھائے کہ کوئی less or more or advance enlightened Islam ہے، کوئی backward or moderate Islam

ہے۔

Sir, there is only one Islam. Islam is the most moderate religion of the world. Islam is the most enlightened religion of the world. Islam is the most comprehensived religion of world. And it is going to be till the Day of Judgement. Allah Almighty has already ordained in the Holy Book that religion Islam,

یہ سب سے بہترین دین میں نے آپ کو دے دیا ہے کیونکہ پرانی کتابوں میں amendments ہو چکی تھیں۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا قرآن حکیم میں بھی اس کا ذکر ہے۔ میں اپنی طرف سے کوئی بات نہیں کر رہا۔

تو جناب! ہمیں اپنا role review کرنا چاہیے۔ میں اس تفصیل میں نہیں جاؤں گا کہ 9/11 میں کیا ہوا؛ آپ وہ foreign 9/11 film دیکھ لیں، ان کے اپنے economic interest ہیں۔ آج مسلمانوں کے ساتھ جو وہاں ہو رہا ہے۔ اگر تین ہزار بندے World Trade Center میں مرے ہیں تو ہمیں ان کا دکھ ہے، اس ایوان میں اس کے خلاف قرار داد پاس ہوئی۔ اس ملک کی ہر جماعت نے اور تمام مسلمانوں نے، تمام دنیا نے اس کو condemn کیا تو کیا justification ہے کہ تین ہزار لوگوں کے مرنے کے بعد آپ ملین لوگوں کو یا مار چکے ہیں یا بے گھر کر چکے ہیں یا بیوہ کر چکے ہیں یا ان کو یتیم کر چکے ہیں اور ابھی تک ان کی جو thirst ہے اور ان کا جو vengeance ہے وہ ابھی تک ختم نہیں ہو رہا۔ جناب! Guantanomo bay میں کوئی قانون نہیں ہے اور وہاں detainees صرف اور صرف مسلمان ہیں۔ میں نے تو ابھی تک وہاں کوئی nonmuslim detainees کی list نہیں دیکھی۔ ان کی conception, understanding of Islam and Jehad اگر غلط ہے تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے۔ جیسا کہ بتایا گیا ہے کہ انہوں نے خود کہا ہے کہ crusade ہے۔ انہوں نے اسلام کے خلاف جنگ شروع کر دی ہے تو ہمیں اپنے role کو review کرنا چاہیے کہ جتنی ہم ان کی خدمت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں front ally ہونے کی حیثیت سے میرا خیال ہے یہ ہمارا حق ہے کہ ہم ان سے unconditional apology, a transparent judicial enquiry and not only justice

جن لوگوں نے یہ حرکت کی ہے ان کو جو سزا ہو وہ ساری دنیا دیکھے but justice to be seen کہ کیا سزا ہے۔

جناب والا! ہم یہاں سے ان کو لوگوں کو پکڑ پکڑ کر دیتے ہیں اور وہاں کیا ہوتا ہے؟ ان کے اخبار میں کارٹون چھپتا ہے، آپ کو بھی پتا ہے، مجھے پتا ہے، کیا یہ ہمارا reward ہے کہ ایک کتا جس نے منہ میں پکڑا ہوا ہے ابو لیبی کو اور اس کے اوپر لکھا ہے "پاکستان" اور ایک بےغیرت امریکن فوجی وہاں کھڑا ہے اور وہ کہہ رہا ہے کہ well done, get now Usama bin Laden. یہ حکومت کے منہ پر طمانچہ ہے ان کے cooperation کا، ان کو unconditional cooperation withdraw کرنا چاہیے جب تک United States اس پر پوری طرح action نہ لے۔ اور کیا justification ہے اور کیا حق ہے کسی بھی ملک کو یا کسی بھی اخبار کو کہ آپ ایک ملک کو کتا بنا کر اس پر پاکستان لکھیں۔ میرا خیال ہے کہ اس سے زیادہ توہین اور ذلت و رسوائی شاید ہی کسی مسلمان ملک کی اس سے پہلے تاریخ میں امریکہ میں کی گئی ہو۔ جناب والا! یہ ہمارا اپنا قصور ہے۔ یہ چھوٹی سی زندگی ہے ساٹھ، ستر، سو سال اور یہ جو tenure ہے یہ بھی اسی طرح ہے ہم بھی تین دفعہ پارلیمنٹ میں آ چکے ہیں اور دو دفعہ حکومتوں میں رہ چکے ہیں، یہ آنی جانی چیز ہے۔ خدا کے لیے ہمارے جو basic fundamental principles ہیں، جو ہمارا اسلام ہے، جو ہماری training ہے اس کو تو ہم نہ بھولیں۔ یہ دنیاوی چیزیں ہیں یہ آنی جانی ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کے ہاں جا کر کیا سرخرو ہوں گے کہ قرآن حکیم کی اس طرح بےحرمتی ہوئی اور ہم اسی طرح ان کے پیچھے کتوں کی طرح لگے رہے۔ آج دنیا کے جو دو poodles گنے جاتے ہیں، ہمیں اس میں شامل کیا جاتا ہے ٹونی بلیئر کے بعد، یہ اس حکومت کو review کرنا چاہیے۔ ان کو اس پر strong protest کرنا چاہیے اور صرف الفاظ ہی کافی نہیں ہیں وہ شیرون جس نے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کا قتل کیا، جس کے against proven track records شامل ہیں، جس پر ساری دنیا میں substantial evidence فلسطینیوں کے پاس ہے، ہم ان کی تعریف کر رہے ہیں۔ آپ خاموش رہیں، تعریف کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ لیکن ہم ان کی تعریف کرتے ہیں۔ ہم ایران کے بارے میں کہتے ہیں کہ جی ایران کو nukes بنانے میں بڑی جلدی ہے۔ ہمیں نہیں پتا کہ ایران کو کیسے روکا جاسکتا ہے۔

This is none of our business. Every country has the basic fundamental right of enrichment of the nuclear for its own peaceful purposes. If the seven countries can have or eight countries can have, nine countries can have, why other Islamic countries can't have.

یعنی حیران کن foreign policy ہے کہ جو ہمارے tested allies ہیں دنیا میں اور ہمیشہ سے ہیں، ہم نے ان کو annoy کرنا شروع کر دیا ہے۔ ہم ان کے خلاف باتیں کر رہے ہیں ان کو خوش کرنے کے لیے۔ جناب! یہ بڑی دکھ بھری کہانی ہے اور میں زیادہ تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ حکومت کو یہ پالیسی review کرنی چاہیے اور ظاہر ہے کہ یہ ہاؤس یا میں یا ہم چند انسان اس کو individually نہیں لے سکتے۔ اس کو take up کرنا چاہیے اور ان کو further cooperate کرنا چاہیے دوسرے مسلمان ممالک کے ساتھ، OIC کے ساتھ اور یہ ایک message جانا چاہیے کہ بھئی آپ ایک حد تک، ٹھیک ہے اگر کوئی terrorist ہے، کوئی بھی ہے، چاہے وہ کوئی مسلمان ہے یا غیر مسلم ہے، ضرور کریں، ہم اس کو support کریں گے۔ بھئی اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم یا ہماری Holy کتاب قرآن حکیم کی اس طرح بے حرمتی کے چکر میں پڑ جائیں۔ جناب والا! ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین، جی نصیر صاحب۔

Mr. Muhammad Nasir Khan (Federal Minister for Health): Mr. Chairman, I would just like to respond to the honourable Senator on one or two things. There is no question of the Government ever backing down on the Quranic desecration and I think the President of Muslim League was the first one who brought it in the National Assembly and the whole nation is together. This is for the honourable Senator that there is no question whether it is the Government or the

Opposition or the Muslims in Pakistan that we just sit down and take it back. We know this thing has gone too far. We know the war on terror has gone too far and the President has come up on very very strongly. The three accusations, the honourable Senator has said that Sheron,..... I think there is no one in Pakistan or anybody from the Government ever backing Sheron on any kind of policy, whether it is here or international.

No.2, on Iran, I think the President has been misquoted by the German magazine. It has been totally misquoted and the total facts have been misconstrued and the President has come out very strongly that he never said that. So, to bring them in the Senate that the President has said this, the President can never interfere in the internal affairs of Iran and he has said it categorically that he did not say.

Thirdly, on the thing of dogs,

یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ ہم بیٹھے رہیں اور یہ لوگ پاکستانیوں کو یا مسلمانوں کو کتا بنائیں اور ہم بیٹھ کر دیکھتے رہیں۔

We have taken it very strongly. The President has said it, the Prime Minister has said it, the President of Muslim League has said it, I have said it in Geneva when I was there last week that we will not take this thing. This war on terrorism has gone too far. The Muslims cannot be taken as dogs and we are not sitting down and taking it and to say the Government is asleep, I think it is totally wrong. We alive to the situation and whether we are here or whether we are there, whether we are in the National Assembly, whether we are in the country, whether we are outside, we will not take this and the President has said that the relation

between the United States and ourselves is the separate thing but the desecration of the Quran will not be tolerated. Thank you, sir.

Mr. Chairman: Mr. Nisar Memon.

سینیٹر نثار اے میمن، بہت بہت شکریہ چیئرمین صاحب۔

I join today in condemning the acts of desecration by the people at Guantanamo Bay alongwith my colleagues here from the other side of the aisle and I would like to go on record for condemning this act, not only the act but the people and the officials of the United States administration who have performed these acts as well as those who have been involved in delaying taking action against them. It is imperative that the Government of United States must prove to the world as a responsible power of the world that they are sensitive to the religions of the other countries and this is the religion of the world, the Islam, just like they are sensitive to their own people. They should be sensitive to the people of the world particularly of the Islamic world. When I say that they should be sensitive, let's recall United States Government was very sensitive when the corpses and the bodies of the United States' soldiers from Iraq were to be brought, no photographs were allowed in the news and the media. Inspite of the fact that there has been a freedom of the press and media in the United States, they did not allow those pictures and the news because their national sensitivity was involved. I, therefore, call upon the United States' Administration to show the similar sensitivity to the other issues of the world particularly, when it comes to the human rights and the rights of

the other religions. Therefore, they should do this. I would also convey to them that the extremism is condemned in all its forms by the Pakistani people, Pakistani Government and Pakistan Muslim League and this extremism whether it exists in the Islamic world or elsewhere, we have condemned it. In fact Pakistan is bullwhack against the extremism and Pakistan is paying the price for it by the killings that we have seen in Pakistan. Mr. Chairman, the world has seen that there has been attacks on the life of the President of Pakistan because he has taken the couragious decision to fight the extremism whether it comes from the muslims or anybody else. Therefore, the United States must now stop this extremism that is taking place in their own country and this is the same country which has the democratic traditions and therefore, it is upto them now to prove to the world that US Administration is against the extremism when it is practiced in their own country. I think it is also relevant today, Mr. Chairman, to talk about the relationship of the United States with the Islamic world. It is a matter of history that the Islamic world believed in the free world and, therefore, the Islamic world has been supporting the United States in their cause to fight the communism. In fact the United States should know very well that their economy is also dependent on the energy that comes from the Muslim world and yet insensitivity that they exercise in relationship with the Muslims of the world. Therefore, it is necessary that the US administration must come out very clearly to prove to the friends who have stood by them and particularly, now, to Pakistan. Pakistan joined CENTO and SEATO, historically Pakistan did that also to

fight the communism. In fact Pakistan went ahead to fight the communism when it happened to be in Afghanistan where we gave sacrifices. Subsequently what happened is that because of all those sacrifices they could get rid of communism and in fact a super power Soviet Union is no more today and what they, the Muslims of the world, got in return is that they are called terrorists or fundamentalists. Muslims are peace loving and it is a fact that Islamic practices are such that we could not be terrorists. I would like now to call upon them that they should now go back and look into the history and should repair the damage, to the minds of the people who believe in the free world because those people who are with the democracy, with the free world will be disgruntled with the United States if this attitude continues.

اب میں آتا ہوں ان چیزوں پر جن کا پروفیسر صاحب نے ذکر کیا۔ جناب چیئرمین! میں آپ کی وساطت سے یہ مسئلہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ مسئلہ پاکستان کے مسلمانوں کا نہیں بلکہ دنیا کے مسلمانوں کا ہے اور اس میں ہم سب ایک ساتھ ہیں۔ لہذا ہمیں پارٹی کی position سے ہٹ کر سوچنا چاہیے' اس سے کوئی سیاسی فائدہ نہیں لینا چاہیے اور یہ کہنا غلط ہے کہ حکومت یا treasury benches نے sensitivity نہیں دکھائی۔ چوہدری شجاعت حسین تھے ہماری پارٹی کے صدر جنہوں نے قومی اسمبلی میں یہ مسئلہ پہلی دفعہ اٹھایا تھا اور حکومت پاکستان ریکارڈ پر ہے کہ انہوں نے اس act کو condemn کیا اور demand کی حکومت امریکہ سے کہ اس پر فوری action لیا جائے اور یہ بھی ریکارڈ کی بات ہے کہ حکومت امریکہ سے حکومت پاکستان نے' وزیر اعظم نے' صدر پاکستان نے اس سلسلے میں بات کی ہے۔ لہذا اب اس کو یہ کہنا کہ ہم نے' Treasury benches نے اس مسئلے کو نہیں اٹھایا تھا یا حکومت کچھ نہیں کر رہی ہے تو وہ میرے خیال میں غلط ہو گا۔

جہاں تک خارجہ پالیسی کا تعلق ہے' میرے خیال میں اچھی بات ہے' اس پر بحث

ہونی چاہیے مگر میں صرف اتنا کہوں گا کہ کیا یہ حق نہیں ہے، صداقت کی بات نہیں ہے کہ پاکستان جو ایک isolated ملک تھا اب صدر پاکستان کی کامیاب خارجہ پالیسی کی بدولت، چاہے امریکہ کی حکومت ہو یا برطانیہ کی حکومت ہو یا free world کی یا China کی اور خاص طور پر، Islamic World پاکستان کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ ہماری خارجہ پالیسی الحمدللہ پاکستان کی حفاظت کے لیے ہے اور پاکستان کی سرحدوں کی حفاظت کیے ہوئے ہے اور یہی وہ خارجہ پالیسی ہے جس کے نتیجے میں وہ مسائل، جیسے کشمیر کے تھے جو آج تک ایک طرف پڑے ہوئے تھے، اب الحمدللہ دنیا کی نظروں میں ہیں اور ہر ایک، چاہے وہ امریکہ ہو یا برطانیہ یا ہندوستان، نے اس مسئلے پر بات چیت کرنے کی بات کی ہے اور حالات بہتر ہیں۔ یہ کامیاب خارجہ پالیسی کی حکمت عملی ہے جس کی وجہ سے یہ ہوا ہے اور یہ کہنا بھی ضروری ہے کہ چونکہ وزیر صاحب نے تو اپنی حکومت کا موقف دیا ہے تاہم اپنی پارٹی کی طرف سے اور میں اپنی طرف سے یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ ریکارڈ کی بات ہے کہ ایران کے ساتھ اب ہمارے بہت بہتر تعلقات ہو گئے ہیں۔ ایران کے لیے جب بھی بات ہوئی تو حکومت نے، صدر صاحب نے کہا ہے کہ ایران پر اگر کوئی حملہ ہوگا تو وہ غلطی ہو گی وغیرہ وغیرہ۔ بڑی چیزیں کہی گئی ہیں۔ میرے خیال میں ان چیزوں کو سیاست سے الگ رکھا جائے اور let us unite together to condemn this act of desecration of Quran. اور میں آپ سے agree کرتا ہوں کہ ان مسائل پر ایک ایسا قانون دنیا میں ہو کہ کسی بھی مذہب کو نہ چھیڑا جائے، چونکہ پاکستان تو ہر مذہب کی حفاظت کرتا ہے اور اس کی respect بھی کرتا ہے لہٰذا دوسرے ملکوں کو بھی چاہیے کہ اس طرح کا International قانون بنا دیں اور پروفیسر صاحب ہم اس معاملے میں آپ کے ساتھ ہیں کہ اگر اس طرح کا قانون آتا ہے تو وہ بہت اچھی بات ہو گی۔ ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر محمد ساجد۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد ساجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, you are aware that last Friday, there was a demonstration in the country against the desecration of the Holy Quran

and before that there was demonstration in Bangladesh. There was also demonstration in Afghanistan in which 16 people were killed. There was also a debate in the National Assembly for two days. We are therefore, sir, very grateful for allowing us to have a full debate on this issue.

Sir, a desecration of the Holy Quran is not an ordinary incidence. It should not be taken as simple matter because the Holy Quran is the Holy Book of 1.5 billion Muslims. We believe it as a word of God. We believe that this has been revealed through the Holy Prophet. We believe that this is a book for human guidance and it covers all aspects of life. It covers the personal conduct of Muslims. It also covers the economy and polity of the state.

Sir, the Holy Quran is a revealed book and this is an article of our faith. We regard the Holy Quran in the highest esteem. Sir, as pointed out by Prof. Khurshid, we have the same regard for the other revealed books although we know that there has been a lot of alteration in those books. Secondly Mr. Chairman, the desecration of the Holy Quran in the Guantanamo Bay is not a fabricated story. This has been reported extensively in the "News week". This has been confirmed sir, by the Human Rights Watch. This has been confirmed by Brigadier General Head of the Guantanamo Bay prison, who has confessed that there have been five incidents of the desecration and he has revealed it in a press conference at the Pentagon. But more important sir, this has also been confirmed by a number of Pakistani prisoners of war who have come back from the Gauntanamo Bay. They have confessed sir, that the prison

officials are irritated by the recitation of the Holy Quran by the prisoners. They are irritated when there is the reading of the Holy Quran. The Holy Quran copies are taken in anger from the prisoner. They are thrown in disgust and they are trampled upon by the soldiers. They are torn in pieces, and also they are ultimately thrown into the flush tanks. The account that have been given of the prison by the Pakistanis.

(At this stage Azaan for Zohar prayers was heard)

Mr. Chairman, the Pakistan prisoners who have come back from this unfortunate prison, has revealed horrifying incidents, disrupting incidents of the life of the prisoners in that jail. You will be surprised to know sir, that prison camp is a vast complex of iron cages where prisoners are kept like zoo animals. Their beards are shaved off at the first entrance to the prison and they are exposed sir, to the flood lights through out the whole night. Most of them are kept in shackles. They are not allowed to pray in congregation. Then they are also given food which is questionable. Becuase of this, many of the prisioners have gone vegetarian. Sir, this treatment is absolutely cruel, absolutely inhuman. This is far worst than Nazi's Camps in Germany and Hitler sir, would appear as an innocent angel as compared to the crusader Bush.

Mr. Chairman, I would like also to place on record that the desecration of the Holy Quran is not an act of a few prison officials. I would like to remind to Nisar Memon that absolutely no action will be taken against them because they have the full support and they have the full backing of the US government. Sir, the desecration of our Holy Book

is done deliberately because Americans believe that this Holy Book creates hatred. This Holy Book teaches intolerance and injustice. This Holy Book stands against the vision of the Americans and Americans' enlightenment. This is American vision about the Holy Book sir, which stands for self-respect, that stands for self-identity, that stands for the self honour and the self-defence of the Muslim Community. This is the view of the Americans about the Book which condemns terrorism in all forms. This is the American view about a Book which speaks against the injustices and the aggression.

Lastly, Mr. Chairman, it is surprising sir, that the entire Muslim world have shown no serious concern to the desecration of the Holy Book in that prison. The only country which has condemned the incident on the government level is Pakistan. Even Pervaz Musharraf's statement on that account unfortunately is very very mild. Mr. Chairman, this is test case for the Muslim Ummah. If you are insensitive to the desecration, we should prepare for some ugly incidences in future. Already sir, hints have been given to us. Hints have been conveyed to us that if Iran ever attempts to attack Israel then a retaliation will be in form of the bombing of the Holy Kaaba and the occupation of Saudi Arabia. Therefore, I believe that the Senate should pass a very strong resolution. It should condemn the desecration of the Holy Quran and it should demand an apology from the US government. It should also demand sir, that all brutal and inhuman treatment to the prisioners should be stopped immediately and it should also demand sir, that all prisoners in the Guantanamo Bay must be

released because according to the International Law and International Conventions Prisoners of war cannot be kept as prisoners unless and until they had a fair trial in a court of law. Thank you very much.

Mr. Chairman: Mr. Raza Muhammad Raza.

جناب رضا محمد رضا: الحمد لله و کفٰی والسلام و علی من ا لتبع الهدی و عما بعد و اعوذ بالله من الشیطٰن الرجیم۔ بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے میں پشتونخواہ ملی پارٹی اور محکوم قوموں کی تحریک "پونم" کی نمائندگی سے امریکہ کی کالونی گوانتا ناموبے میں قائم قید خانے میں مسلمانوں کی مقدس کتاب قران مجید کی بے حرمتی کے اقدامات کی پر زور مذمت کرتا ہوں۔ تمام عالم اسلام نے بھرپور انداز سے اس کی مذمت کی ہے اور اس کو ایک سنگین جرم عالمی تحریک کا قرار دیا ہے۔ جناب چیئرمین! میں جناب پروفیسر خورشید صاحب کی ایک بات کے علاوہ تمام موقف کی تائید کرتا ہوں۔ Dark ages میں بھی جس کو تاریک دور کہا جاتا ہے، عالم انسانیت نے دنیا کے مذاہب کا احترام، دنیا کی مختلف ثقافتوں، قوموں اور ان کی برابری کا احترام اس دور میں بھی تسلیم شدہ تھا۔ ہم کہتے ہیں کہ ہم اکیسویں صدی میں داخل ہوگئے ہیں ۔ عالمی قوانین موجود ہیں، اقوام متحدہ کا چارٹر ہے ، conventions ہیں، تمام ممالک کے آئین ہیں ، خود امریکہ کا آئین ہے ان سب میں تمام الہامی کتابوں کی ، مقدس کتابوں کی ، مذاہب کے احترام کی ضمانت دی گئی ہے۔ تو ان حالات میں جب پوری دنیا اس پر متفق ہے کہ کوئی state کسی مذہب کے خلاف تعصب نہیں برتے گی، نہ توہین کا برتاؤ کیا جائے گا اور یہ ایک جرم ہے اور خود امریکہ میں بھی ان کے قوانین کی اساس یہی ہے کہ امریکی state یا اس کے ادارے کسی بھی مذہب کے خلاف استعمال نہیں ہوں گے، اس کی توہین جرم ہوگی ۔ ان سب کچھ کے باوجود سامراجی امریکہ میں اتنی دیدہ دلیری کے ساتھ قرآن مجید کی بے حرمتی کے اقدامات ہوئے اور ان کا باقاعدہ اعتراف کیا گیا ۔ امریکہ کی اعلیٰ سطح پر ان کے ذرائع ابلاغ نے ، ان کے اداروں نے اس جرم کے ارتکاب کو تسلیم کیا کہ ریاست امریکہ کے سپاہی اس قیدخانے پر مامور افسران اس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین! دنیا کا ، تمام عالم اسلام کا ، عالم انسانیت کا مطالبہ یہ ہے کہ اس جرم کے مرتکب افراد کو سنگین سزا دی جائے ۔اور یہ جو امریکی حکمران کہتے ہیں یا ان کے رسالوں نے یہ اعتراف کیا ہے، اس کو غلطی قرار دیا ہے اور یہ جرم ہوا ہے تو ان مجرموں کے خلاف اگر کوئی کارروائی ہوتی ہے تو یہ ایک ثبوت ہوگا کہ واقعی امریکہ کے معاشرے میں، ان کے قوانین کی موجودگی میں امریکی سوسائٹی واقعی اپنے قوانین پر، اپنے اصولوں پر کارفرما ہے اور ان کی نظروں میں واقعی مقدس دین اسلام کے لیے احترام ہے لیکن اگر یہ محض ایک خبر ہے لیکن اس کے باوجود جیسا کہ پروفیسر صاحب نے وہ تمام ثبوت بھی پیش کیے کہ یہ جرم ہوا ہے اور کوئی کارروائی نہیں ہوگی تو اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سامراجی امریکہ ان اقدامات کے ذریعے مخصوص ناپاک عزائم کی تکمیل چاہتا ہے ۔ قرآن مجید کی بے حرمتی کے اس سنگین جرم کو بھی ایک ذریعہ بناتا ہے اپنے غیر انسانی اقدامات کو مزید تقویت دینے کے لیے، عالم اسلام کے خلاف اقدامات کے لیے۔

جناب چیئرمین! ہمیں یہ مطالبہ کرنا چاہیے ، یہ امید رکھنی چاہیے کہ اگر واقعی امریکی معاشرہ اپنے حالات کے تحت ایسے مقام پر ہے کہ ان کو انسانیت کا احترام ہے ۔ میں معاشرے کی بات کرتا ہوں اور ان کی حکومت ان کی منتخب کردہ ہے تو ان کو اپنے قوانین کا احترام کرنا چاہیے اور دنیا بھر کے انسانوں بالخصوص مسلمانوں کے اس مطالبے کو تسلیم کرنا چاہیے کہ ان مجرموں کو عبرتناک سزا ہو تاکہ کوئی تسلی اورتشفی ہو اور آئندہ ایسے اقدامات کا سدباب ہو ۔جناب چیئرمین! اس میں، میں صرف ایک بات کا اضافہ کروں گا، پروفیسر صاحب سے بصد احترام، وہ یہ کہ اس سامراجی America کو عالمی قوتوں کے محاذ نے باندھ رکھا تھا، Soviet Union کی سربراہی میں قومی آزادی کی تحریکوں نے، آزاد غیر جانبدار ممالک نے اور اس اژدہے کو کسی مذہب کے خلاف، کسی قوم کے خلاف، کسی ملک کے خلاف اقدامات کرنے کی کوئی جرات نہیں ہونے دی۔ ہمیں آج اعتراف کرنا چاہیے، ان قوتوں کو بالخصوص جنہوں نے America کو یہ مواقع فراہم کیے۔ 20 سال تک America بدترین جرائم کرتا رہا اور ان سے پردہ پوشی کی گئی۔ اب ہم گوانتاناموبے کے قیدیوں کے ساتھ تشدد، بربریت اور وحشت کی بات کرتے ہیں، اس سے کئی گنا سنگین، لاکھوں نہیں، کروڑوں واقعات افغانستان میں اس ناپاک محاذ نے افغان عوام کے خلاف

کیے' اس پورے خطے میں کیے اور تسلسل کے ساتھ کرتے رہے۔ ان سب جرائم کے لیے اسلام کا مقدس نام استعمال ہوتا رہا' جہاد کا مقدس نام استعمال ہوتا رہا اور کسی کے لیے کوئی سوال پیدا نہیں ہوا۔ اب تو یہ قدرت کا اپنا نظام ہے۔ جب وہ وسطی ایشیا کو اسلام کے نام پر destabilize کرنے وہاں پر قبضہ جمانے میں ناکام ہوا اور عالمی سطح پر ایسے حالات پیدا ہوئے کہ خود ان کی پیدا کردہ اس قوت نے جو اسلام کا نام استعمال کر رہی تھی' انسانیت کے خلاف اقدامات میں' افغانوں کے خلاف اقدامات میں اور خود اسلام کے خلاف اس کو یہ جرات بخشی ہے' ہماری ماضی کی ان غلطیوں کی وجہ سے آج نہ صرف America کی تمام دنیا پر بالادستی ہے اور عالم اسلام بطور خاص نشانہ ہے۔ جناب چیئرمین! میں امید کرتا ہوں کہ مستقبل کی پالیسیوں میں ہماری وہ جماعتیں' وہ پارٹیاں جو مذہب کی' مقدس دین اسلام کی زیادہ خدمت گار ہونے کی دعویدار ہیں' وہ ماضی کی اس غلطی کی اصلاح کریں گی۔ ہمیں مل کر عالمی سطح پر ان قوتوں کا ساتھ دینا ہے جو تمام مذاہب کے باہمی احترام' تمام دنیا کی اقوام کے مابین برابری' عدل و انصاف کی حکمرانی' دنیا میں قانون کی حکمرانی کے لیے عمل پیرا ہیں۔ جناب چیئرمین! کم وقت میں' میں یہی کہوں گا کہ America کے ان اسلام دشمن اقدامات کے ذمہ دار خود ہمارے ملک کے وہ حکمران اور وہ پارٹیاں اور عالم اسلام کے وہ ممالک میں جنہوں نے America کو یہ مواقع فراہم کیے کہ وہ اسلام کو اپنی بالادستی کے لیے استعمال کرتا رہا۔ خدا کرے کہ آئندہ ہم اس کو یہ موقع فراہم نہ کریں۔ میں پروفیسر صاحب کے اس مطالبے کی تائید کرتا ہوں کہ عالمی سطح کی ایک high power inquiry مقرر ہو جو ان جرائم کے مرتکب افراد اور سپاہیوں اور کمانڈروں کے خلاف اپنی report دے اور عالمی قوانین کے تحت ان کو سزا دے۔ جناب! تشکر۔

Mr. Chairman: You want to continue with the debate or we take a break for *'Zoher'*, prayers, then we will take 15 minutes break. So, we will reconvene *Insha-Allah* at 1.15 P.M.

(اس موقع پر اجلاس نماز ظہر کے لئے ملتوی کیا گیا)

(اجلاس نماز ظہر کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع ہوا)

Mr. Chairman: Mr. S.M. Zafar.

Senator S.M. Zafar: Mr. Chairman, I join the discussion on the topic as a part of my duty. I consider it my duty as a Muslim to condemn and protest not only against the desecration of the Quran but also to protest and condemn the campaign that has and is being carried out against the Muslim Ummah and Islam which has now assumed sinister proportion, and is rightly described as Islam phobia. I protest and condemn this Islamic phobia of the West.

Sir, the United Nations Commission on Human Right has in its recent resolution very rightly, and by majority vote, condemned such a campaign. It has expressed it in the terms that "we deplore the campaign of defamation of the Muslims in the world".

It is also, sir, my duty as a citizen of the world to protest and to inform the policy makers of the western world that the hatred that they have soon in the psyche of the human thinking is going to one day burst on their faces. What we are sowing today will have to be reaped in the future also.

I am confident sir, that there are large number of people in the world who like us, are condemning what has happened in Abu Gharib and in Guantanamo Bay prison which has been optly described as the GOLAC of the present day time, the GOLAC of 21st century. There are

number of people in the world who must have been sharing the same opinion as we have expressed at the floor of this House and I do arise along with them to protest against these demeaning action.

Sir, there must be some reason as to why it has happened? I ask the question as to why this is happening? There have been various explanations given in this House but before I refer to those explanations, I would say that Islam is today the most successful religion of the world. Sir, I have used the words, "successful religion", not the most fast growing religion. There is no doubt that the religion of Islam is fast growing but this is also the most successful religion. It is successful religion in the sense that Islam demands the most and receives the most from its adherents. No other religion demands nor adherents of other religions have given that much back to their own religion. Such are adherence and this success of the religion of Islam depends upon Quran. Our doctrine and our thinking are all based on Quran and Quran guides and determines our role. Quran is the polar star for the Muslims and Quran is again one Book which decides for the Muslims what is right and what is wrong. As a matter of fact it is the soul of the Muslim World and anyone who desecrate Quran, he touches the deepest sensitivity and the deepest feelings of the Muslims. He hurts us the deepest. So, the question arises why it has been done? What is or could be the cause of such an action that we have seen and about which the reports have come?

Number of explanations has been given. One of the explanations that I have and most of us have read is described under the false theory of

the clash of civilization. Some U.S. leaders have said that this is the reaction of some individuals. More explanations have been given by some of my friends on the floor of this House. All of them can be taken into consideration but sir, through this House and through you I shall like to put yet another proposition on this particular issue. I shall like to blame all what has happened on the acceptance of the doctrine of the pre-emptive attack. According to me this doctrine is the mother of all evils. The world has to recognize that in not resisting the unilateralism and allowing the doctrine of pre-emptive attack could become defecto doctrine of the international world. They have brought about the rule of jungle. Once the rule of jungle prevails we all live in a dangerous world.

Sir, there is another aspect which needs to be taken into consideration and I must express that on the floor of this House. In the past also various methods have been used as the instrument of war or as a weapon of war or the instrument of torture. We have recently learnt that the gang rape have been used in Bosnia and has been and is probably still being used in occupied Kashmir as a weapon of war, as an instrument of war and as an instrument of torture. This is a new addition in the category of instruments for torture mainly hurt the most sensitive issue of religion and use that as a mental torture for the purposes of probably getting confessions. Desecration of Quran therefore according to me, has been used as an instrument of torture. Whereas it is shameful that they commit the offence in that particular situation. I would also like to add that it indicates that "they" know and they are aware of the fact

that Muslims are sensitive and what about the respect and regard they have for Quran.

Sir, this is the wake up call for the Muslims also. This is a wake up call for the Muslims in that we should ask a question to ourselves why we have found ourselves in this position. In this condition that others can do what they have done to us. It is time for us to wake up. To my mind at least, what west has done and what has happened in those prisons must have awoken the Muslim world. The result is that there is universal protest in all the Muslim countries.

We in Pakistan have passed Resolution in the National Assembly. Resolution has been passed by all parties separately including the Pakistan Muslim League. Resolution has been passed by everyone all over the world. Muslim world has awoken but I have a fear that we might not go to sleep again. Having protested, we might think this is more than enough for us. If we do make demand of the type that have been made on the floor of this House that those who have done these atrocities they must apologize. That they must also put on trial those who have committed these offences. That these prisons must now be opened and the status of the prisoners must be determined but I shall also like to raise the question and ask ourselves, the Muslims as to what more we should be doing after all these things have happened to us.

Are we just going to sit back and protest and feel that the whole world is going to now listen to us or should we do something else. Sir, all that has happened is only because we have lost the political power in the

international world and in order to regain this political power. We the Muslims must do the following and I go quickly on the list because I know that there is a constraint of time. Sir, we must go back to original order, the mandate of Islam which is education. We have got to acquire all the new sciences and technology. Muslim world is far behind and unless we do that we would not be able to catch with the rest of the world. We must learn to respect human rights within our own country. Human rights are not being respected in the Muslim world. The condition of human rights in Muslim societies is deplorable and we have got to correct that wrong. We must also allow the participation of the people in the government. Muslim countries suffer from that inadequacy also. Even in Pakistan, the process of democracy is going at the very slow pace. We have got to accelerate that in Pakistan and in the rest of the Muslim world. These are the things which we Muslims have to do and once we come to possess political power, I am quite sure, no one will ever dare touch our sensitivity. Sir, it is well known that so far as *marg-i-zaifi* is concerned, so far as weakness is concerned, always that one who is weak, suffers. That is what has happened to us. So I do share and do join, the rest of the distinguished speakers, in all the demands that have been made by them at the floor of this House, but this is the time to make west realize that unilateralism will not work. It is the time for the rest of population in the world to realize that they have got to get together. We, and all of them have to get together to make this world, a multipolar world. The Muslims must realize that the time is short, there has been a wakeup call

for us, please do not merely protest and go back home. Let's learn tolerance, let's have unity between ourselves and let's together move towards a direction to which Quran asks us to do.

Lastly sir, merely showing our regards for Quran is not enough. We must not only respect and regard Quran as a Holy Book but we must practice what is mentioned is Quran. Thank you very much.

جناب چیئرمین، مولانا گل نصیب خان۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان: اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ جناب والا! اس وقت پورا عالم اسلام مشکلات سے دوچار ہے اور ایک دل خراش واقعے پر پوری امت مسلمہ سراپا احتجاج ہے۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لیے یہی ایک مرکزی صورت ہے جس سے قوم کی ترجمانی کرتے ہوئے اپنے احساسات اور جذبات کی قوم کی زبان میں ترجمانی کی جائے تو ہمارے اس دین کی تعلیمات کی مطابق وہ اپنے اندر ان کو جگہ نہیں دیتے، اس کو خارج کر دیتے ہیں۔ حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بے حرمتی کرنا، ان کی بے ادبی کرنا، عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی بے ادبی اور بے حرمتی کرنا اور انجیل اور تورات کی بے حرمتی اور بے ادبی کرنا اتنی ہی ناپاک جسارت ہے جتنی کہ قرآن کی بے حرمتی ہے۔ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بے حرمتی یا قرآن کی بے حرمتی کی جتنی سزا ہے اتنی ہی سزا دوسری اقوام کی مذہبی کتابوں اور ان کے پیغمبروں کی بے حرمتی پر ہے۔ دین اسلام ایک متوسط اور ایک میانہ رو نظام دنیا میں دینا چاہتا ہے۔ لہذا اسلام انتہا پسند مذہب بھی نہیں ہے اور اس کے ماننے والے انتہا پسند نہیں ہیں۔ اگر انتہا پسند ہوتے تو دوسرے پیغمبروں کے بارے میں اور دوسری کتابوں کے بارے میں وہی رویہ نہ اپناتے جو اپنے بارے میں ہے۔ ایک بات تو یہ ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اس وقت امریکہ کی بنائی گئی جیلوں میں قیدیوں کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے، ان کو جو سزائیں دی جا رہی ہیں اور ان کے ساتھ جو سلوک کیا جا رہا ہے

میرے خیال میں یہ انجیل اور تورات کی ہدایت کے مطابق بھی نہیں ہے۔ اگر یہ لوگ آسمانی کتاب مانتے ہے تو ان کی ہدایات کو دیکھیں کہ قیدی سے سلوک کے کیا طریقے ہیں۔ یہی لوگ جو دنیا میں عملاً یہ بات کرتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے مخالف نہیں ہیں، ہم قرآن اور سنت کی تعلیمات کے خلاف نہیں ہیں، ہم ان دہشت گردوں کے خلاف ہیں جو دنیا کی زندگی اجیرن کر دیتے ہیں، میرے خیال میں امریکہ کا یہ دعویٰ اس واقعہ سے غلط ثابت ہوا۔ ہم یہ سمجھنے پر مجبور ہیں کہ امریکہ دہشت گردی کے خلاف اور دہشت گردوں کے خلاف جنگ نہیں لڑ رہا ہے، وہ اسلام، اسلامی تعلیمات، قرآن و سنت اور مسلمانوں کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ ان کا یہ دعویٰ غلط اسی وجہ سے ثابت ہوا کہ قرآن کی بے حرمتی کی گئی اس کے علاوہ ہم کیا سوچیں۔ اس کے بارے میں ہم اور کیا سوچیں، اس کا کیا مطلب لیں۔

جناب! دنیا کی مہذب اقوام اور دنیا کے وہ قوانین جو آپس میں مل جل کر رہنے کی ترغیب دیتے ہیں، جو ایک دوسرے کو ساتھ ملانے کی ترغیب دیتے ہیں، ان قوانین کے ہوتے ہوئے ہم اس کا کیا مطلب لیں۔ میرے خیال میں جناب چیئرمین! آپ خوب جانتے ہیں۔ اس وقت امریکہ کا بین الاقوامی agenda معلوم کیا جائے اور اس کی طرف نظر ڈالی جائے اور پھر ماضی مستقبل اور حال پر نظر ڈالی جائے تو بآسانی یہ بات معلوم ہو جاتی ہے اس وقت بین الاقوامی agenda یہی ہے کہ دنیا پر وہ ننگی تہذیب جو امریکہ اور برطانیہ میں ہے اور جو مغرب میں ہے، وہ ننگی تہذیب new world order کے ذریعے دنیا پر مسلط کی جائے اور دوسرا agenda یہ ہے کہ مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کیا جائے اور تیسرے نمبر پر اسلامی تعلیمات اور اسلام کے ہوتے ہوئے جو زندگی مسلمان اپنا رہے ہیں اس کو دنیا سے ختم کیا جائے۔ لہٰذا اسی کے لیے ننگی تہذیب کو دنیا میں عملاً نافذ کرنے کے لیے خاندانی زندگی کو ختم کیا جا رہا ہے۔ مسلمانوں کے وسائل پر قبضہ کے لیے، مسلمان حکمرانوں کو ڈرایا اور دھمکایا جا رہا ہے اور اسلامی تعلیمات کو ختم کرنے کے لیے عملاً دنیا کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ دینی مدارس دہشت گردی کے اڈے ہیں اور مذہبی مقامات پر bomb blast اسی لیے کیے جا رہے ہیں کہ مذہب کی ہدایات یہی ہیں کہ ایک دوسرے کے گلے کاٹیں۔ لہٰذا اس وقت مسلم دنیا میں جتنے بھی حکمران ہیں انہوں نے اس agenda کو پھیلانا ہے یا اس کے آگے دیوار بننا ہے۔ میرے خیال میں ہوسکتا ہے میری

دلیل اور میرے دعویٰ سے کوئی اختلاف کیا جاسکے لیکن میرا خیال اور میری فکر یہ ہے اور میری دلیل اور استدلال یہ ہے کہ اس وقت امت مسلمہ کے جو حکمران ہیں وہ قوم کے ترجمان نہیں ہیں اور وہ عملاً امریکہ کے ایجنڈے کو تکمیل تک پہنچانے کے لیے امت مسلمہ کے وسائل اور امت مسلمہ کے اقتدار کو استعمال کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! لہٰذا اس وقت ایک ہی میں گزارش کروں گا کہ ستائیس تاریخ کو امت مسلمہ نے احتجاج کیا' اس کا اثر دنیا پر تو ہوگیا لیکن حکمرانوں کے احتجاج کے بدلے میں کیا اثر ہوا۔ کم از کم ہمارے ملک کے حکمران پریشان ہیں اور قرآن کا احترام جتنا مجھے ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس ملک کے حکمرانوں کو بھی ہے وہ بھی قرآن سے اتنی ہی محبت رکھنے والے ہیں۔ مسلمانوں کے لیے اس دل آزار واقعہ پر اگر حکمران ایک ہی فیصلہ کرلیتے کہ اس وقت تک ہم امریکہ کی تمام تقریبات کا بائیکاٹ کرتے ہیں جس وقت تک اس واقعہ کا صحیح نوٹس نہ لیا جائے' اس وقت تک ہم امریکی سفارتخانے کو بند کرنا چاہتے ہیں جب تک وہ اس معاملے کو ہمارے ساتھ طے نہ کرے۔ وہ احتجاج جو الفاظ کی حد تک قوم کرتی ہے' جو احتجاج ایک بے بس اور بے کس مسلمان ہوتے ہوئے میں کرتا ہوں' حکمران بھی وہی احتجاج کرتے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ حکمرانوں کے اس احتجاج کا اثر دنیا پر کیا ہوگا۔ میری گزارش یہ ہے کہ حکمران اپنے احتجاج کو موثر بنائیں دنیا کی اقوام کے اندر عزت کی زندگی گزارنے کی خاطر کہ ہمارا ایک مذہب ہے' ہمارا ایک کلچر ہے' ایک تہذیب ہے ہم دنیا کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں لیکن اپنے مذہب' ثقافت اور تہذیب پر سودا کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ یہ بات حکمرانوں کو واضح کردینی چاہیے۔

جناب چیئرمین! آپ کو بھی معلوم ہے کہ نبی اکرم (صلعم) کا ارشاد مبارک ہے کہ ایک وقت مسلمانوں پر ایسا آئے گا کہ عالم میں مستبد قوتیں مسلمانوں پر ایسے حملہ آور ہوں گی جیسے سرید اور کھانے کے برتن پر بھوکے لوگ آ جاتے ہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اس وقت مسلمانوں کی تعداد کم ہوگی' ان کی قوت کم ہوگی تو نبی اکرم (صلعم) نے ارشاد فرمایا کہ مسلمانوں کی تعداد کم نہیں ہوگی' ان میں دو بیماریاں آئی ہوئی ہوں گی (عربی) دنیا کی محبت نے اس پوری امت مسلمہ کو لالچی بنا دیا' حکمرانوں کو لالچی بنا دیا اور موت کے ڈر نے اس کو بزدل بنا دیا ہے۔ لالچی اور بزدل قوم دنیا کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔

جناب والا! آپ دیکھیں یہ اس وقت کا واقعہ نہیں ہے کہ قرآن کی بے حرمتی ہوئی ہے۔ یہ اس وقت کا واقعہ نہیں ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ زیادتی ہوئی ہے۔ یہ اس وقت کا واقعہ نہیں ہے کہ اس وقت امت مسلمہ کے خلاف جارحانہ عزائم رکھنے والی قوتیں حملہ آور ہیں۔ آپ دیکھیں فرعون نے تیس ہزار مسلمان بچوں کو ذبح کیا تھا۔ مستبد قوتوں کی حکمرانی کے دو ہی اصول ہیں یا تو اس کو ڈرائے دھمکائے اور وہ ڈرنے کی وجہ سے آپ کا ساتھ دے یا اس کو لالچ دیں تاکہ لالچ کی وجہ سے وہ آپ کا ساتھ دے۔ آج گزارش یہ ہے کہ اگر ہمارے حکمران اور ہمارے اس ملک کو چلانے والی قوتیں دنیا کو یہ بتا دیں کہ ہم America سے ڈرنے والے نہیں ہیں، ہم ایک باعزت قوم کی حیثیت سے دنیا میں زندگی گزارنا چاہتے ہیں اور آپ کے لالچ کی ہمیں ضرورت نہیں ہے۔ لالچ اور خوف کے بغیر جو بھی فیصلہ ہو گا، وہ قوم کی ترجمانی ہو گی۔ جناب چیئرمین! آپ کو معلوم ہے کہ America ایک بداعتماد دوست ہے جب بھی پاکستان نے اس کا ساتھ دیا، آپ تاریخ پر نظر دوڑائیں، اس بداعتماد دوست نے کبھی ہمارا ساتھ نہیں دیا۔ کسی موڑ پر اس مسلمان اور پاکستانی قوم کی خیرخواہی کی بات نہیں کی۔ لہذا، خارجہ پالیسی میں America سے اپنے تعلقات قطع کریں اور احتجاج کریں۔

جناب چیئرمین صاحب! دوسری بات، آپ کو معلوم ہے کہ جس وقت ہم افغانستان میں روس کے خلاف لڑ رہے تھے تو ہمارے بعض ساتھیوں کی دلیل یہ ہے کہ یہ اس کا نتیجہ ہے۔ میں بصد احترام ان ساتھیوں سے کہتا ہوں کہ ثمرقند اور بخارا جو اسلامی تعلیمات کے مرکز تھے اور جو مسلمانوں کے علوم کے مرکز تھے، ثمرقند اور بخارا پر بلڈوزر کس نے چلائے اور وہاں امت مسلمہ کو کس نے ذبح کیا تھا۔ پھر تاجکستان اور ازبکستان جو اسلامی تہذیبوں اور تمدن کے گہوارے تھے، ان کو bulldoze کس نے کیا تھا، وہی قوتیں تھیں۔ ہم یہ اسلامی تعلیمات کی بنیاد پر کہتے چلے آ رہے ہیں کہ الکفر ملت الواحدہ پوری دنیا کی مستبد قوتیں ایک ہی امت ہیں، ایک ہی ان کا وتیرہ ہے۔ لہذا، افغانستان میں اگر روسی آتے اور مسلمان مزاحمت نہ کرتے تو جو حال ثمرقند اور بخارا، تاجکستان، ازبکستان کا تھا، وہی حال افغانستان کا ہوتا۔ لہذا، ہم اس فیصلے پر آج بھی قائم ہیں کہ اس مستبد اور سرخ سامراج کے خلاف جو جنگ ہم نے لڑی تھی، وہ ٹھیک تھی، ان کو پسپا کر کے ہم نے اچھا کیا تھا۔ آج اب بھی اس پر قائم ہیں اور میں ان دوستوں سے گزارش کروں گا کہ

اگر America اس جنگ میں ساتھ دیتا اور ان کا ساتھ دینے میں غلطی تھی تو America کے افغانستان پر حملے کے بعد عملاً America کو خوش آمدید کہنے والی وہ قوتیں غلطی پر ہیں۔ ہم اس قوت کے خلاف بھی ڈٹ کر لڑے تھے اور اس قوت کے خلاف بھی ڈٹ کر لڑ رہے ہیں۔ صورت یہ ہے کہ خالصتاً اسلام، اسلامی تہذیب، اسلامی تمدن اور قرآن کی ہدایات کے لیے کہ جو تقریر ہمارے محترم پروفیسر خورشید احمد صاحب نے کی، اپنے دعوے کو ثابت کرنے کے لیے، اس وقت بین الاقوامی دنیا کے جو دلائل کے اصول ہیں، ان تمام دلائل سے اپنے دعوے کو ثابت کر دیا اور میں اس سے حرف بحرف متفق ہوں۔ ایک گزارش یہ ہے کہ اس ملک کے حکمرانوں کا احتجاج ایسا ہونا چاہیے کہ وہ قوم کی ترجمانی ہو تا کہ حکمرانوں پر اعتماد بحال ہو سکے۔ جزاک اللہ۔

جناب چیئرمین، سینیٹر انور بیگ۔

سینیٹر محمد انور بیگ، شکریہ جناب چیئرمین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

Mr. Chairman, I would first like to point out that we are discussing and having a debate on the disrespect of the Holy Qur'an. Unfortunately, I do not see the Minister for Religious Affairs or the State Minister for Religious Affairs to take a note of what this House has to say on the issue. So, I would like to request if somebody from the Ministry, the Minister or the State Minister may kindly be present.

Mr. Chairman: Mr. Wasim Sajjad, the Leader of the House will convey that.

Senator Wasim Sajjad (Leader of the House): Usually, obviously sir, I think in principle, we don't object to that, I think its only proper that the Minister should be present but this is an issue sir, on which if we have not the Minister, I think all of us sir, agree, there is no controversy at all. It is not a question of answering anybody, the whole

House is unanimous in condemning this most despicable act, the whole Muslim World is outraged. So, there is no difference of opinion and therefore, there is no question whether a minister is here or not here, it is not relevant. We are all here, we all condemn it and we are unanimous.

Senator Muhammad Enver Baig: Sir, I am quite surprised by the statement of the Leader of the House, anyhow...

Mr. Chairman: Please, continue with your speech.

Senator Muhammad Enver Baig: Mr. Chairman, much has bee said in this House since morning. I just like to go back to the Iraqi invasion and somewhere where the Muslims of this world have been affected in various issues. First of all we have seen the Palestinean problem, the way the Israelis killing Muslim children, ladies, destroying their homes, destroying Mosques in Palestinean area. Afghanistan, where the West has been pounding bombs on them. Unfortunately we have been part and parcel of those bombing by giving them air bases, of which this country till today is unaware that which was the basis and what was the compensation given to the Government.

Then we have the issue of Kashmir where Muslims are being killed. So, in the last couple of decades what have we seen around the world, is the Muslims everywhere are being affected, killed and there is no voice of the Muslim Ummah on these issues and therefore, the West has taken for granted and they have started disrespecting the Holy Books of other religions.

Coming back to this Iraqi war, it was an illegal war not that we were supporting Mr. Saddam Hussain. It was an illegal war declared by the United Nations so much so that the Secretary General of the United Nations is on record to say that it was an illegal war. Coming to the issue of that disrespect of the Holy Quran at the Guantanamo Bay. Last week we saw on the electronic media of Pakistan the prisoners over there and they narrated the story as to how the disrespect was done of a Holy Book. Mr. Chairman, any Muslim, anywhere in the world, I am sure and I am sure you are also absolutely confident that no Mulism will ever God forbid say anything about the Holy Quran when it is not disrespected. He will never say or make a statement about the Holy Book if it has not been disrespected. These things are happened there and I think the Government of Pakistan as the front line Muslim State, as we call ourselves and we are a nuclear power state of Muslim country, of very strong muslim country by the grace of God......,

I think the Muslim Ummah look towards Pakistan as how to react in this area but unfortunately the Government's reaction has not been as strong as one would expect. There was a spokesman of the Pentagon last week on the T.V which I saw denying these allegations. But sir, they have to deny, they just cannot admit and we strongly feel that whatever has been said is hundred per cent correct.

Mr. Chairman, I would like to inform this House and I am sure the House is fully aware of it that couple of weeks ago there was a cartoon in one of the American newspaper where they pointed out at a

dog as Pakistan and a message saying "get Osama Bin Ladan". Unfortunately I have not seen any strong statements from the Prime Minister or the President's Office. Yes! the National Assembly did say a strong word about it but unfortunately people who matter were absolutely quite. Sir, I am least interested if they put a dog or a pig and they put a name of individual doesn't bother me but it does bother me when they put the name of my country which I love so dearly and like everyone in this House, loves so dearly and I think it is a total disrespect to the Pakistani Nation that we have been called dogs. May be in their society dog is a good word but we all understand a bit of English language , Mr. Chairman, even dogs in those countries are not carried in good names, and especially in our culture it is absolutely disrespectful. So, the point is if our leadership ignores of being called dog or whatever then these things are bound to happen. This I am stating with deep regret that unfortunately, I just don't understand. I have absolutely no words as to why the Government is taking this issue so lightly. In fact, the political parties, various parties have brought out rallies but unfortunately, the Government of the day has not come out as strongly as one should. So much so, today, in the newspapers it is a lead story that the gentleman who was involved in the assassination of Mr. Musharraf, Mr. Musharraf has said himself last night that he is being handed over to the Americans. It gave me a feeling this morning that Pakistan does not have any laws of its own. Can't we try a man? Are we dependent on somebody else? Sir, these are the things which encourage

the West to disrespect us as a nation and as Muslims around the world. So, I think Mr. Chairman, we should send a message to the West, in particular the Americans, that Pakistan as the frontline Muslim State strongly condemns whatever has happened and the Government of Pakistan should make it absolutely loud and clear that these things will not be tolerated at all by the Muslim Ummah and I think much has been said by my colleagues from the other side of the aisle and my colleagues from the Opposition Benches that a very strong worded resolution must be passed so that the world understands that we Muslims in the world have got respect and they have to respect our Holy Book. Thank you very much.

جناب چیئرمین، مسز تنویر خالد ۔

سینیٹر تنویر خالد، جناب چیئرمین! بڑے اہم موضوع پر بولنے کا موقع ملا ہے۔ حالانکہ طبیعت ایسی باتیں کرنے سے بڑی غمگین اور رنجیدہ ہوتی ہے کہ ہماری اتنی بے حرمتی کی گئی اور بے آبروئی کی گئی، ہم اس کا ذکر کریں اور بار بار کریں ۔ یہ جو کچھ ہوا، جو کچھ کہا ہمارے ساتھیوں نے ایک ایک لفظ اس کا صحیح ہے اور ان کے جذبات کی ترجمانی کرتا ہے ۔ اور ہمارے چند ساتھیوں نے بڑی reasons کے ساتھ بھی بات کی ۔ ایس ایم ظفر صاحب نے ابھی کچھ دیر پہلے تقریر کی تھی وہ ایک بڑے لائق اور شریف آدمی ہیں ۔ میں ان کی کیا برابری کر سکتی ہوں ۔ لیکن انہوں نے جو کچھ کہا اگر آپ لوگ یقین کریں تو میرے سیدھے سادھے الفاظ میں وہی جذبات ہیں اور وہی تقریر میرے دل میں بھی تھی ۔ یہی سب کچھ ہے ۔ میں نے بھی یہی پوچھنا تھا کہ آج ہم کیا کر رہے ہیں؛ جو واقعہ ہوا اس پر ہم کیا کر رہے ہیں۔ مسلم دنیا نے کیا کیا ؛ اتنے سارے ملک ہیں، 56 ہیں انہوں نے کیا کیا ؛ لے دے کے ایک پاکستان نے protest کیا، لیکن پاکستان میں کیا کر رہے ہیں ؛ ہر وقت احتجاج ہوتا ہے۔ سڑکوں پر بھی

آ جاتے ہیں اور احتجاج کرتے ہیں۔ اپنے ملک کے عوام کو بھی دباتے ہیں کہ آپ بھی ہڑتال کریں اور اپنا ایک روز کا کاروبار خراب کریں۔ آپ بھوکے مریں اور امن و امان کا مسئلہ بھی پیدا کریں۔ کیا ہڑتال ہی اس کا جواز اور علاج ہے؟ What are you doing to counter it? تو ہماری مسلم امہ including Pakistan صرف واویلا کرنے والی مسلمان قوم رہ گئی ہے۔ زیادتیاں دوسرے لوگ کرتے ہیں اور ہم ہمیشہ واویلا کرتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرف رجوع ہوتے ہیں کہ مہربانی کرکے آپ ہمارا انصاف کروایے۔ مہربانی کر کے ہمارے اوپر رحم کریں۔ ذرا غور کرنے کی بات تو یہ ہے کہ کسی میں کیا مجال ہے کہ وہ ایسی چیز کرے۔ اسلام تو ہمارے لیے بہت بڑی چیز ہے لیکن کسی کے بھی دین کی کسی کو بھی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے، اس کی تذلیل نہیں کرنی چاہیے، اس کی بے آبروئی نہیں کرنی چاہیے۔ یہ تو نہ صرف مذہبی بلکہ انسانیت کا بھی اصول ہے۔ یہ world power جوکہ democracy کی علمبردار ہے اور اپنی democracy کو پوری دنیا میں بتاتی ہے کہ یہ بہت بڑی democracy ہے، اس democracy کے اندر کیا ان کی یہ تعلیم ہے؟ کہ لوگوں کے مذہب کی اور ایسی حساس چیز کی جو ان کو زندگی سے بھی زیادہ عزیز ہو، بے حرمتی کی جائے۔ لیکن میرے نزدیک ایک خیال یہ بھی ہے کہ جس نے کیا۔ I don't think کہ کوئی کافر یا کسی طرح کی کوئی حکومت کسی دوسرے ملک کے لیے، کسی دوسرے مذہب کے لیے حکم دے گی کہ آپ ان کی مقدس کتابوں کی بے حرمتی کریں۔ لیکن یہ فعل چند نابکار، چند بے حس اور چند ظالم افراد کا ہو سکتا ہے۔ البتہ اس کے بعد نیوز ویک میں ایسی تصویر دینا اور مسلمانوں کو ایسا ظاہر کرنا، یہ نہایت بدسلوکی، بے حرمتی ہے اور وہ اس کے لیے معافی مانگیں۔ وہاں کی حکومت بھی معافی مانگے۔ دو ایک سال پہلے twin towers کی کہانی آئی اور ایسے زبردست twin towers منٹوں میں اڑا دیے گئے۔ آج تک یہ بات میری سمجھ میں نہیں آئی کہ کیا مسلمان قوم اتنی genius ہو گئی ہے، اتنی scientist ہو گئی ہے کہ انہوں نے calculation بھی کر لی اور ان میں preciseness بھی آ گئی کہ وہ چار ہوائی جہاز بھی لے اڑے اور اتنے لائق تھے کہ according to the calculation they hit that towers. مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ یہ ساری قصہ کہانی ان کا منصوبہ تھا کہ مسلمانوں کو دنبہ بنایا جائے۔ تو یہ قصہ اٹھایا گیا اور اس کے بعد پھر

مسلمانوں پرظلم کا ایک لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا گیا۔ کبھی ایک ملک پر اور کبھی دوسرے ملک پر حملہ ہوتا ہے۔ اب ایران کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ ہمارے جنرل صاحب، ہماری حکومت کا رویہ سمجھداری کا اور ایک سیاسی رویہ ہے۔ جب آپ کسی سے مقابلہ نہیں کر سکتے۔ If you can't conquer تو صرف زبانی جمع خرچ سے کیا ہوتا ہے۔ میں اپنے بڑے معزز سینیٹرز صاحبان سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں، غم و غصہ تو صحیح ہے، آپ کو بھی ہے اور ہم کو بھی ہے اور سب کو ہے لیکن جتنا بھی ہم نے احتجاج اور واویلا کیا ہے، اس سے آگے آپ نے کیا بتایا کہ ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ ہم ان کے ساتھ کیا کریں؟ یہ بتایے۔ ہمیں ان کے ساتھ کیا کرنا چاہیے۔ سوائے واویلے اور شرمندگی کے کوئی ایسی بات نہیں ہوئی۔ میں سمجھتی ہوں کہ اگر کوئی چور نابکار کسی کے گھر میں چوری کرتا ہے یا ڈاکا ڈالتا ہے اور اسی وقت اس گھر کی کسی محترم عورت کا ہاتھ بھی پکڑ لیتا ہے تو غیرت اور شرم والے اپنی عزت کے لیے چوری، ڈاکے کا تو ذکر کر دیتے ہیں لیکن I don't think کہ وہ یہ بھی ذکر کرتے ہیں کہ اس نے ان کی بہو یا بیٹی کا ہاتھ بھی پکڑا تھا۔ تو جو بے آبروئی کے واقعات ہوئے ہیں مجھے بڑا رنج ہے کہ ہمارے ہاں اس کو اتنا زیادہ میں کیا لفظ استعمال کروں، حکومت نے اس کو سنا، اخباروں نے لکھا، ہماری حکومت نے اپنا protest بھیجا۔ ہمارے فارن آفس نے بھی necessary action کیے لیکن جو واویلا ہم نے کیا اس سے ہمیں کیا حاصل ہوا؟ Believe me, I was about to cry جب یہ سارے قصے کہانیاں ہو رہی تھیں، اپنی بے آبروئی کی کہانیاں ہم کتنی طوالت کے ساتھ سناتے ہیں لیکن یہ بتایے کہ آپ کر کیا سکتے ہیں؟ آپ کو کیا کرنا چاہیے۔ ہم مسلمان کیوں اس کیفیت میں آ گئے ہیں، کہا جاتا ہے کہ

ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات۔

مسلم قوم اتنی کمزور، اتنی نااہل، اتنی بددیانت، اتنی منتشر، اتنی خود غرض ہوگئی ہے، کیا کیا مسلمانوں نے، جن کو اللہ تعالیٰ نے زر و جواہر اور سونے کے انباروں سے نواز دیا۔

(مداخلت)

سینیٹر تنویر خالد، جناب والا! ان سے کہیے کہ کسی کو تقریر کرنے دیا کریں۔ جب

یہ لوگ اسی طرح کے الفاظ استعمال کرتے ہیں ہر ایک کے لیے تو that is روا اور ہمارے الفاظ on that آتے ہیں تو they are so capable and alert کہ جلدی جلدی پکڑ لیتے ہیں۔ اور اس کی وجہ جیسا کہ میرے ذہن میں بھی تھی اور آپ بھی اس وجہ پر غور کریں کہ کیا ہم برسہا برس واویلا ہی کرنے والوں میں رہیں گے۔ آپ اس وجہ کو دور کیجیے۔ آپ بجائے احتجاج کرنے کے اپنے عوام میں تقریریں کریں اپنے سکولوں میں' اپنے نظام تعلیم میں۔ نظام تعلیم والوں سے کہیں کہ سائنس پر زیادہ زور دیں اور اپنے گھروں میں کہیں' اپنے میڈیا میں کہیں کیونکہ میڈیا میں بھی قصے کہانیاں ہوتی ہیں صبح سے شام تک ۔ میں تو کہتی ہوں کہ غیر مسلمانوں کو ہی مسلمان بناتے رہتے ہیں all the time the media is âbout the religion. اس پر بھی تو کہیں۔ کیا ہمارا مذہب ہم سے کوئی چھین سکتا ہے؟ کہیں بھاگ رہا ہے' کوئی زیادہ عبادت گزار ہے اور کوئی گنہگار ہے لیکن اس میں بھی اپنی قوم' اپنی فیملی کو سکھایے' جو پارلیمنٹ میں بیٹھے ہیں وہ emphasize کریں کہ یہ دور ایسے ہی کرنے کا نہیں ہے۔ اس نوبت تک تو پہنچ گئے اور بس باتیں ہی بناتے رہتے ہیں' ذرا ہوش کے ناخن لو۔ بے چارے سرسید مرحوم پرانے ہوگئے۔ ڈیڑھ سو برس پہلے انہوں نے جگایا تھا ۔ اس جگانے کی وجہ سے اس وقت جو قوم کے غمخوار تھے انہوں نے یہ کوشش کی اور آپ کو پاکستان دلوا دیا۔ پاکستان بننے کے بعد کیا ہو رہا ہے۔ اس تناور درخت کو اس لیے لگایا گیا تھا کہ یہاں مسلمانوں کی حکومت قائم ہو' معیشت ان کی ہو' ملازمت ان کی ہو' ترقی ان کی ہو' ہر چیز ان کی ہو۔ اور یہ تو سارا ملک ہی 98% مسلمانوں کا ہے لیکن کچھ ہی عرصے بعد exactly مجھے نہیں معلوم لیکن بہت سارے لوگوں کو یہاں معلوم ہے کہ وہ ترقی' ملک کو آباد کرنا' ترقی کی دوڑ میں آگے لے جانا' دنیا کا مقابلہ کرنا' سائنٹیفک بنانا وہ ساری چیزیں' وہ سارے attitudes وہ ساری کوشش تو ایک طرف رہ گئی بس ایک ہی جگہ ہماری سوئی اٹکی ہوئی ہے کہ ہم مسلمانوں کو ہی مزید مسلمان بناتے رہتے ہیں I don't know کس ڈگری کے' کس طرح کے لیکن it is high time . کہ مسلمان جاگیں اور میری کم از کم اس چیخ و پکار سے' بڑے دل سے میں چیخ و پکار کر رہی ہوں کہ اپنے اپنے سکولوں میں' اپنے اپنے مدرسوں میں' اپنے اپنے گھروں میں مہربانی کرکے خدارا اس چیز کی طرف توجہ دیجیے جس سے اس آگے بڑھتی ہوئی دنیا میں مقابلہ کر سکتے ہیں بجائے اس کے کہ صرف

حکومت کو کوستے رہیں۔ That is the easiest target probably. یہ فیشن ہے سیاست میں کہ حکومت کے ساتھ اختلاف کرو اور اس کو target کرتے رہو۔ بھئی کام کی بھی بات کرو۔ شکریہ بہت بہت۔

جناب چیئرمین، سید ہدایت اللہ شاہ۔

سینیٹر سید ہدایت اللہ شاہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی)

شکریہ۔ جناب چیئرمین! آج جس موضوع پر بحث ہو رہی ہے یہ موضوع توہین قرآن کریم کا ہے۔ جو اس وقت دنیا کا تنہا تھانیدار ہے اور سامراجیوں کا سربراہ ہے، امریکہ ایک بہت شنیع فعل کا مرتکب ہوا ہے۔ اس کے متعلق میں چند باتیں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور کوشش کروں گا کہ وہ باتیں جو مجھ سے پہلے فاضل ممبران نے کہہ دی ہیں ان کا اعادہ نہ کروں۔

پہلا مسئلہ تو ہمارے ہاں یہ ہے کہ جس طریقے سے مولانا گل نصیب صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کا بنیادی اصول یا بنیادی عقیدہ یہ ہے کہ جو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث جبرائیل میں ارشاد فرمایا کہ جب پوچھا گیا کہ (عربی) ایمان کیا ہے؟ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جواباً ارشاد فرمایا، (عربی) کہ ایمان وہ ہے کہ ایک انسان جہاں اللہ پر ایمان لے آئے وہیں اللہ کے رسولوں پر ایمان ہو اور سابقہ جو کتابیں ہیں ان پر ایمان ہو۔ اسی طریقے سے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی ارشاد فرمایا کہ (عربی) مسلمان وہ ہے، ایماندار آدمی وہ ہے جو اللہ پر ایمان رکھتا ہو اور اللہ کے رسولوں پر اس کا ایمان ہو اور سابقہ کتابوں پر ایمان ہو۔ جناب چیئرمین صاحب! یہی وجہ ہے کہ جب چھوٹا سا بچہ ایک مکتب میں داخل ہوتا ہے یا کسی مسجد میں جاتا ہے یا کسی مدرسے میں جاتا ہے، اس کو ایمان مجمل پڑھایا جاتا ہے اور اسے سب سے پہلے مدرس یہ کہتا ہے کہ بیٹا یہ کہو (عربی)۔ یہ مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ ہے لیکن اس وقت افسوس یہ ہے کہ تمام رسولوں پر مسلمانوں کا ایمان، تمام کتابوں پر، سابقہ کتابوں پر، تورات، زبور اور انجیل پر ایمان اور صحف ابراہیم و موسیٰ پر ایمان ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ مسلمان تمام نبیوں کو مانیں، تمام رسولوں کو مانیں اور مسلمان پھر بھی ہوگئے انتہا پسند اور دہشتگرد اور وہ سامراج اور وہ لوگ جو ہمارے نبی شفیع المذنبین رحمت اللعالمین، سردار الانبیاء کی توہین کریں اور توہین

کرنے والے کو آپ سیاسی پناہ دیں اور اس کو ڈالروں سے' pounds سے نوازیں اور تمغے اور انعامات دیں اور جو قرآن کریم کی توہین کرے وہ ہوگئے امن پسند اور اس وقت مسلمانوں کا چیئرمین صاحب! یہ حال ہے کہ اس وقت جتنے بھی ہمارے مسلمان حکام مسلمانوں کی قیادت کر رہے ہیں وہ بے حس ہو چکے ہیں۔ جناب چیئرمین! ان کے اندر جرأت اور بہادری نہیں رہی تاکہ آنکھوں میں آنکھ ڈال کر اس سامراج کے ساتھ بات کرسکیں۔ اس وقت ہمارا حال یہ ہے' کسی شاعر نے ہمارے حکام کی اس بے حسی پر یہ رونا رویا ہے اور شاعر نے بڑی اچھی بات کہی کہ

باطن ہے خالی' بطن بھرے جا رہے ہیں ہم
جینے کی آرزو میں مرے جا رہے ہیں ہم
کب خوف خدا تھا غالب دل میں
مخلوق سے ضرور ڈرے جا رہے ہیں ہم

اس وقت ہمارا حال یہ ہو چکا ہے ۔ اس وقت ہمارے حکمرانوں میں بہادری اور جرات کا فقدان ہو چکا ہے۔ کسی نے بھی اس طریقے سے احتجاج نہیں کیا۔ الحمدللہ عوام نے اور مجموعی لحاظ سے پوری دنیا کے مسلمانوں نے احتجاج تو کیا لیکن افسوس! کہ جن کے ہاتھ میں طاقت ہے اور جن کے پاس اس وقت مسلمانوں کا اقتدار ہے انہوں نے اس طریقے سے احتجاج نہیں کیا جس طریقے سے ہونا چاہیے تھا۔ جس طریقے سے میری محترمہ صاحبہ نے یہ کہا کہ دینی مدارس میں سائنس پڑھائی جائے تاکہ کفر کا مقابلہ کیا جائے۔ یہ ان کی بہت اچھی تجویز ہے لیکن میں ایک گزارش ضرور کروں گا کہ جنہوں نے سائنس پڑھی تھی ان کا حشر کیا ہوا۔ ہم تو اس حشر کو سامنے رکھتے ہیں۔ کسی آدمی نے بڑی اچھی بات کہی کہ

ایٹم کی طاقت سے دونوں کا اٹھا ہے خمیر
ایک ہے صدر اور دوسرا ہے اسیر
ایک ہے مقدر کا سکندر 'دوسرا اسیر باضمیر
ایک ہے ابوالکلام' دوسرا ہے عبدالقدیر

ہم نے تو یہ حشر سامنے رکھا ہوا ہے ۔ جناب! ہمارے مدارس کے اندر وہ تعلیم دی جاتی ہے وہ روشنی کا مینارا ہیں ہمارے مدارس' اگر آج مدارس اسلامیہ اس دنیا میں نہ ہوتے تو آج ہمارا

حال بھی ترکی سے اچھا نہ ہوتا۔ یہ مدارس کی بدولت ہی ہوا' یہ مدارس کی ہمت اور جرات تھی کہ جنھوں نے سامراج کا مقابلہ کیا۔ یہی مدارس تھے جنھوں نے برصغیر کو آزادی دلائی اور پاکستان حاصل کیا اور اس پاکستان میں ہم آزادی کا سانس لے رہے ہیں۔ یہی ہمارے مدارس کی خدمات ہیں۔ اللہ پاک ہمارا اور آپ کا حامی و ناصر ہو۔ شکریہ۔

سینیٹر وسیم سجاد : جناب یہ ایک بہت سنگین واقعہ ہوا ہے جس پر بہت سے حضرات بات کرنا چاہتے ہیں اور debate کافی دیر تک جاری رہے گی۔ میں نے بات کی ہے پروفیسر خورشید صاحب سے اور رضا ربانی صاحب سے کہ ایک ہمارا بل ہے جو آج lapse کر رہا ہے۔ اس پر میرا خیال ہے دس پندرہ منٹ لگ جائیں گے تو اس کو پاس کر لیا جائے۔ پھر debate کو جاری رکھا جائے۔ میرے خیال میں اگر آپ اس کام کو نمٹا لیں۔

جناب چیئرمین، باقی تقاریر ہم continue رکھیں گے۔ کچھ لوگوں کے نام ہیں ان کو attend کر لیتے ہیں کیونکہ یہ صلاح مشورے سے agree ہوا ہے۔

سینیٹر عبداللطیف انصاری، جناب چیئرمین! یہ حکومتی بنچوں والے اس بل کی وجہ سے بیٹھے ہوئے ہیں' لہذا ایسا نہ ہو کہ اس بل کے پاس ہونے کے بعد یہ چلے جائیں۔

سینیٹر وسیم سجاد ، نہیں، نہیں، آپ کی بات سنیں گے۔ میرے خیال میں اگر آپ کی اجازت ہو۔

Mr. Chairman: We may now take up item No. 3. Please move the motion.

Legislation

The Fiscal Responsibility and Debt Limitation Bill 2005.

Mr. Omar Ayub Khan (Minister of state for Finance): Mr. Chairman, I beg to move that the Bill to provide for elimination of revenue deficit and reduction of public debt to a prudent level by effective public debt management [The Fiscal Responsibility and Debt Limitation Bill, 2005], as passed by the National Assembly, be taken into

consideration.

Mr. Chairman: Is it opposed.

سینیٹر وسیم سجاد، آپ اس کو پڑھ دیں۔

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for elimination of revenue deficit and reduction of public debt to a prudent level by effective public debt management [The Fiscal Responsibility and Debt Limitation Bill, 2005], as passed. by the National Assembly be taken into cosideration.

(The motion was carried)

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! اگر اپوزیشن نہ ہو تو پھر ضرورت نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین، یہ تو unanimous ہے۔

We will really appreciate for this cooperation that the motion has been adopted.

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! کیونکہ یہ بل اب clause by clause take up ہو رہا ہے' اس پر جناب رضا ربانی صاحب کی جانب سے کچھ ترامیم پیش کی گئی تھیں۔ اس پر ہم نے آپس میں بات چیت کی ہے اور رضا ربانی صاحب کی ترامیم کو بہت مناسب سمجھا گیا ہے۔ خصوصاً وہ ترامیم جس میں کہا گیا ہے کہ یہ جو رپورٹس پیش ہونی ہیں یہ نہ صرف نیشنل اسمبلی بلکہ سینیٹ میں بھی پیش ہونی چاہیں اور میں شکرگزار ہوں جناب رضا ربانی صاحب کا کہ انہوں نے ایک اہم نکتے کی طرف توجہ دلائی جس پر ہم سب نے آپس میں مشورہ کیا اور حکومت کی جانب سے بھی یہ رضا مندی ظاہر کی گئی ہے لیکن انہوں نے یہ کہا ہے کہ اگر ہم اس بل میں ترمیم کرتے ہیں تو تاخیر ہوگی۔ یہ پھر mediation میں جائے گا چنانچہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان ترامیم کو جس پر ہمارا agreement ہو گیا ہے اور وہ ترامیم پڑھ بھی دی جائیں گی' ان کو ایک

separate Private Member's Bill کے طریقے سے اس ہاؤس میں لایا جائے گا جس کو ہاؤس کی دونوں جانب سے پوری support دی جائے گی تاکہ وہ Private Member's Bill پاس ہو اور اس بل میں ترمیم ہو جائے۔

یہ جو تحریری طور پر ہمارا آپس میں agreement ہوا ہے وہ عمر ایوب صاحب پڑھ بھی دیں گے۔

جناب چیئرمین: جی عمر صاحب۔

Mr. Omar Ayub Khan : Mr. Chairman, certain amendments are being moved to this Bill, The Fiscal Responsibility and Debt Limitation Bill 2005, as passed by the National Assembly by Senator Mian Raza Rabbani Sahib. He discussed these amendments with the honourable Senators belonging to both sides of the House and after discussion we were agreed that a separate Private Members' Bill supported by both sides will be moved to make following amendments:-

1. That in clauses 4,5,6 and 7 of the Bill, for the words "National Assembly" where ever occurring, the words, "National Assembly and Senate" be substituted.

2. And that in clause of the Bill, in sub-clause 3, in paragraph (b), for the Nos. 203 and 213 occurring in the second line, the Nos. 2005 and 2015 be substituted.

3. We have also agreed that no amendment is required in clause 3, sub-clause 4. Thank you Mr. Chairman.

Senator Wasim Sajjad: No amendment. In the light of the statement the Bill can be taken up .....

Mr. Chairman: I think then there is no need for going clause by clause. The second reading is also unanimously and this is a good sign of cooperation.

سینیٹر وسیم سجاد، چار پڑھیں گے جی۔ Motion at 4.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، جناب! گزارش یہ ہے کہ اس motion سے پہلے clauses کو put کر لیں۔ As a whole بے شک کر لیں یا individually کریں، clauses کو put کر لیں۔

Mr. Chairman: The question that Clause 2 to 18 be put to the House including Title and Preamble. All clauses including Preamble and amendment form part of the Bill.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر، اب clause-4 move ہو گی۔ اب motion move کریں۔

جناب چیئرمین، چلیں جی اب move کردیں Item-4.

Mr. Omar Ayub Khan : Mr. Chairman, I beg to move that the Bill to provide for the elimination of revenue deficit and reduction of public debt to prudent level by effective public debt management, [The Fiscal Responsibility and Debt Limitation Bill, 2005], be passed. Thank you.

Mr. Chairman: It has been moved that the Bill to provide for elimination of revenue deficit and reduction of public debt to prudent level by effective debt management, [The Fiscal Responsibility and Debt Limitation Bill, 2005] be passed.

(The motion was carried).

Senator Wasim Sajjad: Sir, I would like to again take this opportunity to thank the honourable colleagues on that side of the House for their cooperation and I would particularly request my colleagues

انصاری صاحب کی تقریر ضرور سننی ہے۔ ابھی تقریر کروالیں ان کی۔

Mr. Chairman: This cooperation is very healthy and I compliment both the sides for it.

Senator Mian Raza Rabbani : Mr. Chairman, through you, I would like to express my gratitude to the Leader of the House in particular of having considered the amendments that have been made and I am also thankful to the Minister of State for Finance for having accepted them and to have also accepted the fact that it would be a Private Members' Bill that would be moved jointly by both the sides. Thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you.

Mr. Omar Ayub Khan : I have the leave to speak sir , I would first of all congratulate the members of this august House, the Leader of the Opposition as well as the Leader of the House and all Pakistanis because this Bill is a landmark legislation in the history of Pakistan. The reason being sir, that the Prime Minister of Pakistan, when he was Finance Minister, he thought for this Bill and he brought it to fusion. It is a feather in his cap. We should all acknowledge it and what it will entail in sir, that the Government of Pakistan and in particular the Ministry of Finance of Pakistan, the Federal Government, it will be constraint as to

the amount of debt that will be taken up.

The second issue is sir, that the Parliament, the National Assembly and the Senate, these are the forums where these reports, the medium term budgetary reports, other reports as laid out in the Bill itself, will be presented to these two Houses, will be laid before them. And also sir, if there is any deviation that National Assembly of Pakistan is going to call upon the Government to explain as to why the deviations are going to occur. In most important of all sir, at least 4.5% of the growth of domestic products of the country will be spent on 15 Heads of social sectors including roads, bridges, farms to market roads, water supply schemes, sanitation etc. This is going to go a long way in eliminating poverty in Pakistan. I think sir, we should all be proud of this that credit goes to the Prime Minister of Pakistan, the Parliament of Pakistan, the people of Pakistan. I want to thank you sir.

Mr. Chairman: Thank you very much.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا!---

سینیٹر محمد اسحاق ڈار: جناب چیئرمین!--

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: آپ پہلے بول لیں۔

جناب چیئرمین: آج تو بڑی اچھی cooperation ہے کہ "پہلے آپ، پہلے آپ" کہا جا رہا ہے۔ یہ cooperation ہمیشہ چلتی رہے تو یہ بڑی اچھی بات ہے۔

Senator Muhammad Ishaq Dar: Thank you very much. Sir, some days are lucky days and this is one of those days. I greatly appreciate this Bill. Though it may not look very appropriate but I think it

is a high time to start magnanimity and recognize the due credit that should be given to people. With all respect to my colleague honourable Minister for Finance, I can share this with the House that I started this initiative process. Mr. Tariq Hasan was engaged by me. He was brought from World Bank. So, I think, it would be only fair that he should recognize the history that I initiated it. Thank you very much.

سینیٹر چوہدری محمد انور بھنڈر: جناب والا! میں اس موقع پر یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جب پچھلے سال Finance Bill آیا تھا، ہمارے وزیر اعظم اس وقت Finance Minister تھے۔ ہماری Finance Committee میں یہ بات سامنے آئی تھی اور ہم نے بجٹ سے پہلے، بجٹ کے دوران اور بجٹ کے بعد تجاویز دی تھیں کہ جہاں تک دونوں Houses کا تعلق ہے، ان کا budget making and budget proposals میں دخل ہونا چاہیے اور جو آپ کی ایسی policies ہیں، ان میں بھی سینیٹ اور نیشنل اسمبلی کا دخل ہونا چاہیے۔ آج ہمیں خوشی ہے کہ یہ بل اسی discussion کے نتیجے میں وزیر اعظم نے یہاں ہماری منظوری کے لیے بھیجا ہے اور ہم ان کے مشکور و ممنون ہیں کہ انہوں نے ہمارے اور ہماری Finance Committee کے جذبات کو سامنے رکھا ہے۔ اس وقت ہمارے چیئرمین موجود ہیں۔ ہمارے ان جذبات کا احترام کرتے ہوئے یہ بل بھیجا ہے۔ یہ ایک بڑی خوش آئند پالیسی ہوگی اور میں سمجھتا ہوں کہ اس میں public کی opinion اور ممبران سینیٹ اور قومی اسمبلی کا دخل ہوگا۔ اب ہمیں budget making میں اور financial and fiscal policies میں اس بل کے آنے کے بعد دخل ہوگا۔ ہم حکومت اور وزیر اعظم پاکستان کے مشکور ہیں کہ انہوں نے یہ بل یہاں پیش کیا ہے اور یہ یہاں خوش اسلوبی کے ساتھ پاس ہوا ہے۔ جناب والا! حزب اختلاف کے بھی ہم مشکور ہیں کہ ایک اچھی چیز کو ایک بڑے اچھے انداز میں قبول کیا۔

جناب چیئرمین: شکریہ۔ اب انصاری صاحب کو سنیں۔ عبداللطیف انصاری صاحب۔

Further discussion on the Motion Under Rule 194 Re:

Desecration of Holly Quran by American Armed Forces

personnel in Guantanamo Bay and other places.

سینیٹر عبداللطیف انصاری: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! میں آپ کا بہت ہی مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے اس بہت ہی اہم نکتے پر بات کرنے کا موقع دیا ہے تاکہ میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کرسکوں لیکن مجھ سے پیشتر جتنے بھی معزز اراکین تھے، جنہوں نے ابھی قرآن شریف کی بے حرمتی پر اپنے دلائل دیے ہیں، خاص طور پر پروفیسر خورشید صاحب اور مولانا گل نصیب صاحب، میں ان کی تائید کرتے ہوئے یہ عرض کروں گا کہ قرآن شریف کی بےحرمتی کوئی بھی مسلمان برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ اپنے جذبات کو بھی قابو میں نہیں رکھ سکتا۔ یہ ایک اتنا بڑا سانحہ ہے جس پر پوری امت مسلمہ متحرک ہوئی ہے۔ یہ بے انصافی پوری مسلم قوم کے ساتھ ہوئی ہے۔ ایک محترمہ نے حزب اقتدار کی طرف سے جو بات کہی ہے، اسے میں دہراتے ہوئے کہتا ہوں کہ پوری دنیا میں ہمارے 57 ملک ایسے ہیں جہاں حکمرانی مسلمان کرتے ہیں۔ ایک ارب سے زیادہ آبادی مسلمانوں کی ہے۔ اس کے باوجود اس بے حسی کے عالم میں، اس کسمپرسی کے عالم میں ہے۔ اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ مسلمانوں کی اتنی مقدس کتاب کی بے حرمتی ہو اور وہ خاموش رہیں۔ جیسے مولانا گل نصیب صاحب نے فرمایا ہے اور حدیث کا حوالہ دیا کہ حضور سرور کائنات سے پوچھا گیا تو انہوں فرمایا کہ ایسے بھی حالات ہوں گے جب اتنی آبادی ہوگی اور اس کے ساتھ اتنی بڑی زیادتیاں ہوتی رہیں گی تو انہوں نے کہا تھا کہ مسلمان اس وقت اکثریت میں بھی ہوں گے۔ مسلمانوں کی آبادی بھی زیادہ ہوگی، ان کو اسلام سے لگاؤ بھی ہوگا لیکن اس کے باوجود بے حسی ایسی ہوگی کہ جس کی وجہ سے وہ کمزور رہیں گے اور دوسرے ان پر حاوی رہیں گے۔ یہ چیزیں حاوی رہنے کی ہیں۔ مسلمان قوم آج بھی زندہ ہے لیکن ان 57 ملکوں کے حکمران بےحس ہیں۔ 57 ملکوں کی طرف سے حکمرانوں نے کوئی ایسا احتجاج نہیں کیا ہے جس سے سمجھا جائے کہ مسلمان قوم متحد اورمتفق ہے لیکن جیسے مولانا گل نصیب نے کہا تھا کہ ہمارے صرف resolution پاس کرنے سے، سخت الفاظ پاس

کرنے سے یا اس کی مذمت کرنے سے یہ مسئلہ حل نہیں ہوتا ہے۔ اس کے لیے امریکہ کی حکومت کے سامنے حکمرانوں کااحتجاج ہونا چاہیے جس سے انہیں احساس ہو کہ مسلمان قوم متحد ہے اور حکمران اپنی قوم کی ترجمانی کرتے ہیں۔ اگر حکمران قوم کی ترجمانی نہیں کرتے ہیں اور اگر وہ اپنے ان مفادات کی وجہ سے' امریکہ کے ایجنڈے کی وجہ سے اپنی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے ہیں تو یہ بدقسمتی ہماری پوری قوم کی ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ قرآن حکیم ہماری آخری دینی کتاب ہے۔ اس کتاب کی حفاظت کے لیے خداوند نے خود کہا ہے کہ اس کی حفاظت میں کروں گا۔ اس کا مقصد یہ نہیں ہے کہ مسلمان قوم اس بھروسے اور اسی آسرے کے اوپر رہے خداوند تعالیٰ کی قدرت کے اپنے طریقے ہیں' وہ بھی دنیا نے دیکھے ہوئے ہیں۔ قرآن شریف میں یہ چیزیں آئی ہوئی ہیں کہ اگر قوم اپنے مسائل حل نہیں کر سکتی ہے اور بے توجہی سے کام لیتی ہے۔

جناب! لوط کی قوم کس طرح سے تباہ ہوئی۔ کس طریقے سے فرعون غرق ہوا۔ یہ اللہ کے اپنے قانون ہیں۔ ہم صرف یہ نہیں سمجھتے ہیں کہ یہاں ہم اس عالی شان airconditioned عمارت میں بیٹھے ہوئے ہیں تو خدا کا قہر نہیں آ سکتا ہے۔ ایسی کئی مثالیں ہیں یہ پوری دنیا الٹ پلٹ ہو سکتی ہے' وہ قدرت کا قانون ایسا ہے لیکن اس کے اپنے طریقے ہیں۔ اس نے ہمیں ہماری منزل کے لیے چھوڑا ہوا ہے کہ آپ ایسے فیصلے کریں۔ آپ ایسی چیزیں کریں جس سے یہ باتیں پوری ہو سکیں۔ اسلام، مسلمان قوم کے لیے اس دنیا میں معاشرے اور سوسائٹی کو بہتر کرنے کا درس دیتا ہے۔ جب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم آئے اور انہوں نے جو درس دیا اور راستہ دکھایا وہ پوری دنیا کے لیے ہے۔

میں جناب! یہاں پر چھوٹی سی مثال دوں گا کہ ایک مائیکل نام کا آدمی جو عیسائی تھا اس نے اپنی کتاب میں دنیا کے سو عظیم اشخاص کا ذکر کیا جس میں پہلا نام سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا قرار دیا۔ Christian ہونے کے باوجود دوسرے نمبر پر حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ کا نام دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کی فلاح کے لیے یہ code of conduct دے دیا اور یہ وہ فرمان ہے جو خداوند تعالیٰ کی طرف سے وحی کی شکل میں نازل ہوا۔ پھر اس قرآن کے ساتھ یہ بے حرمتی ہو' اس طرح کی زیادتیاں ہوں اور مسلمان قوم یہ سب کچھ دیکھتی رہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس سے زیادہ ہماری بدنصیبی اور کمزوری نہیں ہو سکتی۔ اس لیے

میری گزارش ہے کہ یہ اہم issue ہے تو اس کے لیے الفاظ نہ ڈھونڈے جائیں۔ جن سے اس کو condemn کیا جائے لیکن وہ طریقہ جو میری بہن کہہ رہی تھی کہ طریقہ کیا ہے؟ طریقہ یہ ہے کہ اس حکومت سے احتجاج ہونا چاہیے ' احتجاج امریکہ کی حکومت کے ساتھ ہونا چاہیے' اس کے ساتھ بائیکاٹ کرنا چاہیے جس حکومت کے اندر یہ بات ہوئی ہے اور وہ آج بھی ٹال مٹول کر رہے ہیں۔ جو طریقے وہ اختیار کررہے ہیں وہ ہماری تسلی کے لیے نہیں ہیں' وہ مسلمان قوم کی satisfaction کے لیے نہیں ہیں۔ میری یہی گزارش ہے کہ ہمارا احتجاج مدلل ہو ' طاقتور ہو دنیا کے سامنے جو صحیح ثابت ہوسکے ۔ مہربانی۔

جناب چیئرمین، مسز طاہرہ لطیف صاحبہ۔

I think it is up to the speaker to make it precise, to the point.

سینیٹر طاہرہ لطیف، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ۔ گوانتا ناموبے میں امریکی فوجیوں کی طرف سے قرآن پاک کی جو بے حرمتی ہوئی ہے یہ ایک نہایت مذموم اور ناپاک حرکت ہے۔ نارتھ کیرولینا کے شہر فاریسٹ سٹی میں چرچ کے پادری نے توہین آمیز بورڈ نصب کیا ہوا ہے جو ابھی بھی ہے اور لوگوں نے اس پر اسے معافی مانگنے کے لیے کہا لیکن اس نے انکار کردیا ۔ ہمارا مذہب تمام الہامی کتب کے تقدس کا درس دیتا ہے اور مسلمانوں نے کبھی جسارت بھی نہیں کی کہ کسی مذہبی کتاب کی بے حرمتی ہو ۔ ہمیں اسلام کی حفاظت کرنی ہے ۔ جب یہ واقعہ ہوا تو ہمارے صدر چوہدری شجاعت حسین صاحب نے مسلم لیگ ہاؤس میں بہت بڑا جلسہ منعقد کیا اور پوری دنیا کے مسلمانوں کی طرف سے' مسلمانوں کی دل آزاری کے لیے بہت احتجاج کیا اور سخت سے سخت سزا کا مطالبہ کیا ۔ جہاں قرآن پاک کی بے حرمتی کی بات ہے تو ساری دنیا کے مسلمان ایک ہیں اور ہم سب احتجاج کرتے ہیں اور ہم اس اقدام کو condemn کرتے ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین، رحمت اللہ کاکڑ۔

سینیٹر رحمت اللہ کاکڑ ایڈوکیٹ، شکریہ۔ جناب چیئرمین! (عربی) A master is responsible for the act of his servant. قرآن پاک کی توہین شروع ہوئی ہے جب

reporting آئی کہ a copy of the Quran has flushed down in toilet in Guantanamo Bay دوسری statement American government کی آئی کہ American Guard in Guantanamo Bay has mishandled the situation یعنی امریکی حکومت کی طرف سے confessional statement آ چکی ہے ۔سیدھا سیدھا اس کا طریقہ ہے جب crime commit ہوا اور اس کے لیے سزا کا concept موجود ہے تو اس کو انصاف کے کٹہرے میں لایا جائے ۔ امریکن فارمولا ہے کہ دس ہزار میل دور اگر کوئی شخص کسی کے خلاف ، کسی کے مفادات کے خلاف کوئی جرم کرتا ہے تو اس کو ہوائی جہاز میں بٹھا کر اس کے حوالے کیا جائے اور سات سمندر پار اس کو زمین اور آسمان کے بیچ ایک سطح پر بٹھا کر اس کے ساتھ پھر انصاف کیا جائے ۔ جو جرم یہ خود مانتے ہیں ان مجرموں کو امت مسلمہ کے حوالے کیا جائے اور کعبۃ اللہ میں اس کو انصاف کے کٹہرے میں کھڑا کیا جائے۔ اگر بری ہے تو بسم اللہ اگر مجرم ثابت ہوتا ہے تو اپنا معاملہ وہ خود بھگتے۔

انٹرنیشنل ریڈکراس کا Mr. Simon Chorno اپنی رپورٹ میں لکھتا ہے کہ قرآن کریم کی بے حرمتی کا یہ پانچواں حادثہ ہے اور وہ کہتا ہے کہ دوسال پہلے بھی میں اس چیز کا اظہار کر چکا ہوں ۔ ہم نے اس پر اپنی تفتیش شروع کر دی تھی اور باقاعدہ امریکی حکومت کو اس کی اطلاع بھی دے دی تھی کہ آپ کے جیالے قرآن کی بے حرمتی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ یہ worst violation of the UN Charter ہے ۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کا آرٹیکل (2)55 اگر میں بھول نہیں رہا ہوں تو وہ ہر individual اور ہر community کو یہ حق دیتا ہے کہ وہ اپنی مرضی کا مذہب اختیار کر سکتاہے۔ اسی UN Charter کا formula اگر مجھ پر apply کیا جائے، کسی مسلمان پر apply ہو تو اس کا مذہب اسلام ہے۔ ایک اور resolution جسے 2000 میں member states نے reconfirm کیا ہے، اس میں بھی تمام member countries نے irrespective of their race ان کے مذہب کے حق کو تسلیم کیا ہے۔ ہمیں UN Charter کے تحت جینے کا حق دیا جائے۔ قرآن ان کے لیے شجر ممنوعہ ہے۔ UN Charter کے تحت مجھے تو یہ حق پہنچتا ہے، اس کی خلاف ورزی ایک جرم ہے۔ انسانی حقوق کے champions نے worst violation کی ہے۔ عالم اسلام کے جذبات دیدنی تھے جب یہ

واقعہ ہوا۔ واقعے کی سنگینی کا احساس اس سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے کہ toilet کے commode میں قرآن کے اوراق کو بہایا جاتا ہے اور wilfully بہایا جاتا ہے' just to see کہ مسلمانوں کا reaction کیا ہے اور کیا reaction سامنے آیا ہے۔ جو مہربان ان کی وکالت کرتے ہیں' ہم کہتے ہیں کہ تمام طاقتوں سے دنیا میں بہت اچھے تعلقات بنانے چاہیں' اگر کسی بھی ملک کو ہمارے مذہب سے یا ہمارے ملک سے کوئی تحفظات ہیں تو ہم انہی کو ثالث بنا کر کہتے ہیں کہ انصاف کیجیے اور پھر اس پر قائم رہیے۔ آج کی خبر ہے کہ CNN میں جو conference ہوئی ہے' اسرائیل کی recognition, کا اس سے پہلے بھی idea float کیا گیا تھا' reaction دیکھا گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ نے اسرائیل کو تسلیم ہی کرنا ہے تو فرد واحد کو وہ کون سے اختیارات حاصل ہیں جو اس idea کو float کرتا ہے۔ اس Parliament کے through, National Assembly کے through, Parliamentarians کے through, Opposition کے اور Treasury Benches کے through اس کے تمام سیاق و سباق دیکھے جائیں پھر اس پر بات کی جائے' اس پر ریفرنڈم کرایا جائے۔ European Union کی مثال آپ کے سامنے موجود ہے' European Union کا وجود اس وقت ہے لیکن اس کے Constitution پر اس وقت پوری European Union میں ریفرنڈم ہو رہا ہے اور جب تک تمام member ممالک European Union کے اس Constitution کی approval نہ دیں' اس کی implementation نہیں ہو سکتی۔ لہذا' اتنے بڑے فیصلے کے لیے اپنی اس قوم کو اعتماد میں لیا جائے' اس پارلیمنٹ کو اعتماد میں لیا جائے' parliamentarians سے رائے لی جائے اور پھر کوئی فیصلے کیے جائیں۔ آج ہم جب Parliament میں داخل ہو رہے تھے تو ہمارے یہاں جو security والے ہیں' ہاتھ جوڑ کر کھڑے تھے۔ جب پتا کیا تو انھوں نے بتایا کہ کوئی بزرگ شخصیت تشریف لا رہی ہے۔ ہمیں خوشی ہے' ہم پہلے سے ہی کہتے تھے کہ ہمسائیوں کے ساتھ برادرانہ تعلقات ہونے چاہیں لیکن وہی لوگ جو کل تک ان کو ہمارے دشمن نمبر ایک کہتے نہیں تھکتے تھے' آج ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہیں' دیر آید' درست آید۔ آخری گزارش یہ ہے کہ ایوان بالا میں آج کے حوالے سے ایک قرارداد منظور کی جائے جس پر treasury اور opposition کے تمام benches متفق ہیں اور اسلام آباد میں مقیم تمام سفراء کو ایک covering letter کے ساتھ اس کی کاپیاں بھیجی

جائیں۔ جس سے یہاں کے چودہ کروڑ یا پندرہ کروڑ عوام کے جذبات کی صحیح عکاسی ہوتی ہو تو اس کے بہتر نتیجے برآمد ہوں گے۔ شکریہ جی۔

Mr. Chairman: Mr. Sanaullah Baloch.

سینیٹر ثناء اللہ بلوچ: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین۔ انتہائی حساس موضوع ہے، ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے وقت مقرر کیا تاکہ ہم اہل اسلام اور بین المسلمین یا امت مسلمہ کے لیے باعث تشویش بننے والے اس واقعہ پر رد عمل کا اظہار کریں۔

جناب والا! قرآن کریم فرقان الحکیم کی حفاظت کی ذمہ داری ہم کمزور انسانوں کی بجائے خداوند تبارک تعالیٰ نے خود اپنی کتاب کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے کہ اس کی حفاظت، ترویج، عزت اور تکریم کے ذمہ دار وہ خود ہیں، چاہے قرآن کریم فرقان الحکیم ہو، مسجدیں ہوں، عبادت گاہیں ہوں یا اس کے بعد انسان کی عزت و تکریم ہو۔ لیکن یہ امر انتہائی قابل افسوس ہے کہ ایک ایسا ملک جو دنیا میں اپنے آپ کو تہذیب و تمدن کا راہنما قرار دیتا ہو، ایک ایسا ملک جو دنیا میں اپنے آپ کو جمہوریت و انسانیت کا علمبردار کہلاتا ہو اور ایک ایسا ملک جس کی زمین یا جغرافیہ پر دنیا کے سب سے بڑے ادارے قائم ہوں، اقوام متحدہ قائم ہو، وہاں پر انسانی حقوق کی بڑی تنظیمیں کام کرتی ہوں تو ایسے ملک کے تعلیم یافتہ لوگوں سے یہ توقع نہیں تھی کہ وہ مسلمانوں کے احساسات کو مجروح کرنے کے لیے اس طرح کی بھونڈی اور بدتہذیب حرکت کا مظاہرہ کریں گے اور قرآن حکیم سے توہین آمیز رویہ اپنا کر لوگوں سے معلومات اکٹھی کرنے کی کوشش کریں گے۔ میرے خیال میں یہ عمل اس لیے دہرایا گیا ہے کہ دنیا میں ابھی تک کوئی ایسا قانون نہیں بنا۔ Torture کرکے، لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنا کر، لوگوں کو ذہنی طور پر مفلوج کرکے، لوگوں کو ذہنی طور پر دباؤ کا شکار کر کے ان سے حقائق معلوم کرنے کے لیے بہت سے طریقے اپنائے جاتے ہیں۔ میرے خیال میں امریکہ جیسے ملک کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ چاہے گوانتاناموبے ہو، ابوغریب جیل ہو یا اور جگہوں پر تشدد کے ایسے طریقے اپنائے کہ جس سے لوگوں کے مذہبی احساسات مجروح ہوتے ہوں۔ اس سے پہلے بھی پوری دنیا نے اس کی شدید الفاظ میں مذمت کی، مظاہرے ہوئے، احتجاج ہوئے اور جو بھی غریب الحال مسلم امہ ہے

مسلم امہ ہے اس نے اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔ لیکن جناب! میں یہ سمجھتا ہوں کہ امریکہ جیسے ملک یا امریکہ سے ہٹ کر اس جیسے ملکوں کو اس طرح کی حرکتیں کرنے کی جرأت کیوں ہوتی ہے، وہ یہ جرأت کیوں کر پاتے ہیں کہ وہ مسلمانوں کے احساسات کو اس سطح تک مجروح کرنے کی کوشش کریں؟

جناب والا! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ صرف امریکہ کا قصور نہیں ہے، یہ صرف اس کے رویہ کا قصور نہیں ہے، دراصل ہم مسلم امہ نے، امت مسلمہ نے یا مسلم سربراہان نے، مسلم حکمرانوں نے، مسلم حکومتوں نے، مسلم ریاستوں نے اور اسلام کی تشریح کرنے والے لوگوں نے خود دوسروں کے لیے یہ موقع فراہم کر دیا ہے کہ وہ ہمارے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کی کوشش کریں۔ آج دنیا میں جتنے بھی اسلامی ممالک ہیں، آپ خود دیکھ لیں کہ ہم اپنی اسلامی اقدار، اسلامی تہذیب، اسلامی ثقافت، اسلامی برداشت، اسلامی مساوات، اسلامی انصاف یا اسلامی عدل و حکمرانی پر کتنی توجہ مرکوز کرتے ہیں۔ ہم نے خود دوسروں کے لیے، ان بدمست حکمرانوں کی حکومتوں کے لیے یہ موقع فراہم کیا ہے کہ وہ ہمارے احساسات و جذبات کی مسلسل بیخ کنی کریں، اسے نقصان پہنچائیں یا انہیں ملیا میٹ کریں۔ میری صرف یہ گزارش ہو گی کیونکہ انتہائی حساس موضوع ہے اگر امریکہ بحیثیت ریاست یہ سمجھتا ہے کہ اس سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوئی ہے، بحیثیت حکومت اس سے یہ غلطی سرزد نہیں ہوئی ہے یا یہ اس کی حکومتی یا ریاستی پالیسیوں کا حصہ نہیں ہے کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کرنا تو جناب والا! امریکہ کو ایک ذمہ دار ریاست کی حیثیت سے اس کی غیر جانبدار تحقیقات کے لیے مسلمانوں پر مشتمل، عیسائیوں پر مشتمل، یہودیوں پر مشتمل اور دنیا کے تمام مذاہب پر مشتمل سکالرز یا ذمہ دار غیر جانبدار لوگوں کی ایک کمیٹی بنا کر اس کی تحقیقات کروانی چاہیں، کیونکہ اس سے پہلے جب عراق کی جنگ ہوئی تھی تو عراق کی جنگ میں مسجدوں میں اس طرح کے واقعات رونما ہوئے تھے کہ مسجدوں میں جوتوں سمیت داخل ہوئے تھے، مسجدوں کی بےحرمتی کی گئی تھی، وہاں بدتہذیبی کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ جناب والا! اب اگر اس طرح کے واقعات رونما ہو رہے ہیں تو میرے خیال میں دنیا میں تمام مذاہب کے مابین امن و سلامتی کے خطرات مزید بڑھ جائیں گے اور تمام دنیا کے مذاہب ایک دوسرے سے باہم دست و گریبان ہوں گے اور پھر اگر قرآن کریم فرقان حکیم کا احترام نہیں

رہتا تو شاید اسی طرح کے کمزور اعتقاد اشخاص دوسرے مذاہب کی کتابوں یعنی بائبل کی، تورات کی، انجیل کی، زبور کی بھی خدانخواستہ اس طرح حرمت نہ کر پائیں۔ لہذا ذمہ دار ریاستوں کا یہ فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری احسن طریقے سے انجام دیں اور ابھی تک امریکہ کے رویے نے یہ محسوس کروایا کہ وہ اس معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لیتے۔ ان کے بیانات سے یہ معلوم ہو رہا ہے کہ وہ اس کو ایک معمولی واقعہ قرار دے کر نظرانداز کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن ہم سینیٹ اور قومی اسمبلی کے توسط سے ان کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ بحیثیت مسلمان ہم سب کے جذبات و احساسات قرآن حکیم فرقان حمید کے حوالے سے ایک ہیں۔ لہذا اگر ان سے اس طرح کی غلطی انفرادی طور پر ہوئی ہے تو ان کو سزا دی جائے اور اگر ریاستی و اجتماعی طور پر امریکہ اس کو اپنی پالیسی بنا رہا ہے کہ لوگوں کے مذہبی احساسات کو مجروح کرنے کے حوالے سے مخفیہ حقائق، معلومات حاصل کرنے کا جو سلسلہ انہوں نے شروع کیا ہے تو میرے خیال میں جناب والا! یہ قابل مذمت ہے اور ہم یہ سمجھتے ہیں اور جس طرح ہمارے علماء صاحبان نے کہا کہ پاکستان اور دنیا کے اندر تمام مسلمان حکومتوں کو مسلم ریاستوں کو، اور مسلم حکمرانوں کو بھی اپنا قبلہ درست کرنا چاہیے۔ کیونکہ آج غریب مسلمانوں کی جتنی بھی بے توقیری ہو رہی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ حکمرانوں اور عوام کے مابین ایک بہت بڑا gap ہے۔ حکمران اپنے آپ کو تمام چیزوں سے بالائے طاق سمجھتے ہیں۔ وہ مذہبی، اسلامی، ریاستی اور جمہوری اقدار سے اپنے آپ کو بالا سمجھتے ہیں۔ جبکہ عوام جمہوری اسلامی ریاستی اقدار کو follow کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا اگر حکمران اپنا رویہ درست کرلیں تو دیگر ممالک کے لیے وہاں کے عوام اور ان کی حکومتوں کے لیے اور ریاستوں کے لیے ایک ہمدردی کا پہلو پیدا ہوگا اور ایک دوسرے کے مذہب کے حوالے سے محبت کا عنصر جنم لے گا۔ جو قرارداد یہاں سے پیش ہوگی ہم سب اس کی حمایت کرتے ہیں۔ میں آپ کا جناب چیئرمین! مشکور ہوں۔

جناب چیئرمین، مسز رزینہ عالم خان۔

سینیٹر رزینہ عالم خان، شکریہ۔ جناب چیئرمین صاحب! آج آپ نے مجھے ایک انتہائی اہم موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع دیا۔

قرآن پاک کی بے حرمتی جو کہ امریکی فوجیوں کے ہاتھوں ہوئی ہے، میں سمجھتی ہوں اس سے زیادہ تکلیف دہ اور اندوہناک واقعہ نہیں ہو سکتا ۔ ہم سب مسلمان اور پوری دنیا کے مسلمان جناب والا! تکلیف میں مبتلا ہیں۔ یہ خبر ہم سب کے لیے ایسی ہے جیسے کہتے ہیں کہ اپنے کسی عزیز کے فوت ہونے پر بھی اتنی تکلیف نہیں ہوتی جتنی قرآن پاک کی بے حرمتی سے ہم سب کو تکلیف پہنچی ہے ۔

جناب والا! جہاں تک حکومت کا تعلق ہے اور ہمارے کچھ بھائیوں نے اس طرف سے یہ بھی کہا ہے کہ بے حسی ہے ۔ میں سمجھتی ہوں کہ جو کچھ اس ضمن میں کیا جا سکتا تھا وہ حکومت نے کیا ہے اور میں چاہتی ہوں کہ اس سے زیادہ بھی احتجاج ریکارڈ کروایا جائے ۔ہمارے پاکستان مسلم لیگ کے صدر نے قومی اسمبلی میں قرارداد پیش کی اور اس کے بعد اس ماہ کی ۲۷ تاریخ کو اور پوری دنیا میں ۲۵ تنظیموں نے احتجاج کیا۔ ہمارے ملک میں بھی ہر ضلع اور صوبے میں احتجاج ہو رہا تھا تو پاکستان مسلم لیگ جو حکمران جماعت ہے اور اس کے اتحادیوں نے ایک جلسہ کیا اور وہاں پر متعدد وزراء تھے اور ہر وزیر نے اس پر اظہار خیال کیا اور اس گھناؤنے جرم کی بہت مذمت کی۔ جناب والا! وہاں یہ بھی کہا گیا کہ تحقیقات کراکے جو مجرم ہیں ان کو ہمارے حوالے کیا جائے تاکہ ہم اسے سزا دیں ۔ تو یہ کہنا کہ حکومت کی بے حسی ہے ایسی کوئی بات نہیں ۔ اور پھر ہمارے کچھ ممبران گئے ۔ انہوں نے جو قرارداد مسلم لیگ ہاؤس میں منظور کی گئی اس کو جا کر امریکن ایمبیسی میں جمع کروایا اور اپنا احتجاج ریکارڈ کروایا۔

جناب والا! صدر محترم اور وزیر اعظم نے فوراً ہی اس پر احتجاج کیا اور غم و غصے کا اظہار کیا اور تحقیقات کا مطالبہ اور مجرموں کی سزا کا مطالبہ کیا ۔ جب کرسٹینا روکا آئی ہوئی تھیں تو ان سے بھی ہمارے صدر صاحب اور وزیر اعظم صاحب نے یہ کہا کہ اس کی تحقیقات کروائی جائیں اور جو مجرم ہیں ان کو سزا دلوائی جائے ۔

جناب والا ! یہ سزا ہی ہے جو کہ ان کو یا ایسے دوسرے لوگوں کو ملنی چاہیے ہر گھر کا سب سے قیمتی اثاثہ قرآن پاک ہے۔ اس کی بے حرمتی کرنے والے کو زیادہ سے زیادہ سزا دلوانے کا مطالبہ کرنا ہی ہمارا سب سے بڑا مطالبہ ہونا چاہیے اور وہ ہوتا رہا ہے۔

جناب والا! اگر ہم نے ان لوگوں کو تحقیقات کروا کر سزا نہیں دلوائی تو اس قسم کے

واقعات خدانخواستہ اور بھی ہوتے جائیں گے جیساکہ نارتھ کیرولینا میں ایک جگہ پر کچھ ایسی عبارت لکھی گئی کہ قرآن پاک کو نعوذ باللہ بہا دو۔ جناب والا! یہ بہانے والی چیز نہیں ہے۔ یہ تو ہمارے ہزاروں اور لاکھوں حفاظ کے سینوں میں محفوظ ہے۔ اس کی حفاظت کی اللہ تعالیٰ نے خود ذمہ داری لی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس کو مٹانے کا سوچنے والے خود مٹ جائیں گے۔ جناب والا! میں اس فورم پر اس کی تحقیقات کا مطالبہ کرتی ہوں اور جو اس کے مجرم ہیں ان کو عبرتناک سزا دینے کا مطالبہ کرتی ہوں اور تمام مسلمانوں سے یہ اپیل کرتی ہوں کہ دیکھیں کہ ہم لوگوں میں کہاں کہاں کمی ہے؛ ہم اس ترقی یافتہ دنیا میں اس بات کو سمجھیں کہ ہم نے بھی طاقتور ہونا ہے۔ ہم نے بھی علم و ہنر سیکھ کر مضبوط ہونا ہے۔ ہم اتنے مضبوط ہوں کہ ہماری کسی بھی چیز کو کوئی بھی کسی قسم کا نقصان نہ پہنچا سکے۔ جناب والا! یہ قرآن پاک ایسی چیز نہیں ہے کہ جس کو کوئی پھونکوں سے مٹا دے گا۔ جناب والا! یہ وہ چراغ ہے جو پھونکوں سے نہیں مٹے گا۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، ہمارے کافی ساتھی رہتے ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ آپ اپنی بات مختصر رکھیں اور مہربانی کرکے to the point بولیں تاکہ سب ساتھیوں کو موقع مل سکے۔

سینیٹر وسیم سجاد ، میں resolution move کر دیتا ہوں۔ I think, it is a good idea. ان کی suggestion صحیح ہے۔

Mr. Chairman: O.K. Everybody is agreed?

Senator Wasim Sajjad : Sir, this is an unanimous resolution.

(Interruption)

جناب چیئرمین، چلیں مختصر رکھیں۔ دہرائیں مت جو باتیں پہلے کی گئی ہیں۔

سینیٹر پروفیسر خورشید احمد، لوگوں کا حق ہے بولنے کا' انہیں موقع دیں۔

سینیٹر وسیم سجاد، موقع تو ضرور دیا جائے۔ میرا خیال ہے مناسب یہی ہوگا کہ آپ restrict کر دیں تاکہ ہر ممبر دو دو منٹ بولے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے سارے ذمہ دار لوگ ہیں۔ میں نے یہ عرض کیا ہے

کہ دہرائیں مت تا کہ زیادہ سے زیادہ ساتھی بول سکیں۔ حاجی لیاقت علی بنگزئی صاحب۔

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! جیسا کہ پہلے بھی میں نے اس خدشے کا اظہار کیا تھا کہ Treasury Benches والے اپنے Bills پاس کرا کے یہاں سے چلے جائیں گے۔ میری اس بات کی گواہی آپ خود دیکھ لیں۔ ہمارے چند فاضل اراکین بیٹھے ہوئے ہیں جن کا میں شکریہ ادا کرتا ہوں۔ باقی لوگ اپنا کام نکال کر چلے گئے۔

جناب چیئرمین! اصل میں بات احساسات کی ہوتی ہے۔ حقائق اور ایک دوسرے کی feelings کا باہمی احترام نہ صرف مذہب اسلام میں ہے بلکہ دنیا میں اس وقت جتنے بھی مذاہب ہیں ان سب میں تحمل، برداشت، برد باری اور سننے کا یارا ہونا چاہیے۔ جناب چیئرمین! ۹ مئی کو جو واقعہ ہوا اور جس کی رپورٹنگ USA کے معتبر اخبار نیوز ویک نے کی، آپ یقین جانیے وہ واقعہ جب میں نے پڑھا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ نہ صرف میرے جذبات بلکہ پورے عالم اسلام اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے مذاہب کے جتنے بھی صلح کل اور بہترین ذہن رکھنے والے لوگ ہیں ان کے دل بھی خون کے آنسو رو رہے تھے۔ جناب چیئرمین! قرآن پاک کی بے حرمتی ایک ایسا اندوہناک، المناک اور درد ناک واقعہ ہے کہ اس کی ہم جتنی بھی مذمت کریں، میں سمجھتا ہوں بحیثیت ایک مسلمان شاید ہم اس کا اظہار نہ کر سکیں، شاید ہم اپنے آپ کو اس قدر express نہ کر سکیں۔ ذاتی یا جماعتی مفادات سے بالاتر ہو کر جب ہم امریکہ بہادر کی اس قدر گستاخانہ جسارت پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں اس میں اس کی کوتاہیوں کے ساتھ ساتھ اپنے حکمرانوں کی کاسہ لیسی بھی نظر آتی ہے۔

جناب چیئرمین! اس وقت دنیا میں، میں سمجھتا ہوں دو عالمی دہشت گرد طاقتیں ہیں جن میں ایک جو پوری دنیا میں خوف و ہراس پھیلا کر اپنی چودھراہٹ کی دھاک بٹھانا چاہتی ہے وہ United States of America ہے اور دوسرا اس کا لے پالک اسرائیل ہے۔ آپ تاریخ کے صفحات کو کھول کر دیکھ لیں، میں سمجھتا ہوں کہ 1973 کے بعد اسرائیل نے اپنے ناپاک وجود کو عربوں سے اس وقت کی عالمی قوت برطانیہ کے توسط سے نکال لیا، وہ ایک ناسور

بن چکا ہے، ہمیں اس ناسور کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے اپنے حکمرانوں کو یہ پیغام دینا ہوگا کہ جب تک وہ اس ناسور کو پوری دنیا سے نہیں مٹائیں گے، دنیا میں کہیں بھی امن اور چین نہیں ہوگا، even خود امریکہ بھی اس وقت جس بحران کا شکار ہے اس میں بھی اسرائیل کا ہی ہاتھ ہے۔

جناب چیئرمین! ہمارے ہاں جب 12th October 1999 کو عنان اقتدار مشرف صاحب کے ہاتھ میں آیا تو انہوں نے قوم کو ایک نعرہ دیا "سب سے پہلے پاکستان"۔ میں نہیں سمجھتا، وہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ سب سے پہلے پاکستان کا کیا مطلب ہے؟ آیا اس کا قد بلند کرنا ہے یا اس کی قدروقیمت مزید گھٹانی ہے۔ امریکن جج جس نے 12th October سے پہلے انتہائی خطرناک اور بھرپور طمانچہ ہمارے منہ پر رسید کیا جب ہم نے ایمل کانسی کو پکڑ کر ان کے ہاتھ میں دے دیا تو اس نے کہا تھا کہ پاکستانی اپنے باپ کو بھی ڈالروں کے عوض بیچ ڈالتے ہیں۔ یہ ایک ایسا بھرپور طمانچہ تھا جو پاکستانی قوم کے منہ پر انہوں نے رسید کیا اور اگر ہمارے اس وقت کے حکمران اس کا بروقت جواب دے دیتے تو میں سمجھتا ہوں آج Guantanamo Bay میں ان کو یہ جرات نہ ہوتی کہ وہ ہماری مقدس ترین کتاب کی اس انداز میں بے حرمتی اور توہین کرتے۔

جناب چیئرمین! ابھی recently انہوں نے ایک خاکہ بنایا تھا جس میں پاکستان کو انہوں نے کتے کا خطاب دیا، میں کہتا ہوں کہ ہمیں سب سے پہلا جو انعام ملا وہ کتے کی صورت میں ملا۔ اس کے بعد جناب چیئرمین! آپ نے دیکھا کہ ہمارے بریگیڈیئر صاحب جو سروس میں موجود تھے، ان کی جرابیں بھی اتاری گئیں۔ اس کے بعد مولانا سمیع الحق صاحب اور حافظ حسین احمد صاحب کو چار چار گھنٹے تک بٹھائے رکھا۔ یہ سب سے پہلے پاکستان کا تصور ہے جو انہوں نے ہم سے ہی شروع کیا۔ ایک رکن پارلیمنٹ ہوتے ہوئے اور یورپین یونین پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت کی غرض سے جانے والے ہمارے معزز رکن کے ساتھ جو رویہ روا رکھا گیا میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! کہ جان بوجھ کر ایسا کیا جا رہا ہے، جس میں ہماری عزت نفس کو مٹانے کے عزائم شامل ہیں۔

جناب چیئرمین! میں نے یہ کبھی نہیں دیکھا کہ اگر کوئی مریض کسی ڈاکٹر سے کوئی

نسخہ لے لیتا ہے تو وہ نسخے کو گلے میں باندھ کر اس کو چوم کر شفایاب ہو جاتا ہے بلکہ وہ دکان میں جاکر دوائیاں خرید لیتا ہے اور اس کے بعد ان کو استعمال کرکے صحتمند ہو جاتا ہے۔ اس میں ہماری بھی غفلت شامل ہے۔ ہم نے قرآن پاک کو تو پڑھ لیا، قرآن پاک کو اپنے سینوں سے لگا لیا لیکن اس کی جو تعلیمات ہیں ان کو ہم بھول گئے اور اس کی سزا آج ہمیں مل رہی ہے۔ میں سلام پیش کرتا ہوں تمام دنیا کے مسلمانوں کو کہ انہوں نے اپنے حکمرانوں کے طرز فکر سے ہٹ کر امریکہ اور یورپ کو یہ پیغام پہنچایا کہ ہماری مقدس کتاب کی جو کوئی بھی بےحرمتی کرتا ہے تو ہم ان کو منہ توڑ جواب دینے کے قابل ہیں، مگر افسوس کہ اس وقت ہمارے پاس وہ وسائل نہیں جن کے تحت ہم ان کو منہ توڑ جواب دے سکیں سوائے اس کے کہ ہم نے ایک بھرپور احتجاج کا اہتمام کیا اور پوری دنیا میں ہمیں اس کا ایک مثبت رد عمل ملا۔

جناب چیئرمین! میں اپنی تقریر اس عزیم جرنیل کے ان الفاظ کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ یہ تاریخ کا ایک المناک باب بھی ہے کہ جب کرنل لارڈ موزلے نے میسور کے سلطان ٹیپو کو شہید کیا تو اسی دن سے مسلمانوں کی عظمت، بلندی اور وقار آہستہ آہستہ کم ہوتا گیا۔ اس جملے میں بڑی گہرائی اور گیرائی ہے، کاش ہم جملے کو سمجھ سکیں۔ انہوں نے فرمایا تھا کہ گیدڑ کی سو سالہ زندگی سے شیر کی ایک دن کی زندگی بدرجہا بہتر ہے۔

جناب چیئرمین! میں حیران ہوتا ہوں کہ ہماری OIC جو کہ مسلمان ممالک کی ایک بڑی تنظیم ہے وہ کیوں اب تک خواب غفلت میں پڑی ہوئی ہے۔ میں ان سے بھی پرزور مطالبہ کرتا ہوں۔ اپنے حکمرانوں سے بھی یہ مطالبہ کرتا ہوں اور آج جو قرارداد ہم پیش کرنے والے ہیں اس میں بھی جو ہمارے معزز فاضل اراکین ہیں، جو اس کا draft تیار کر رہے ہیں، جتنا بھی strong worded condemnation ہو سکے اور اس قرارداد میں جتنی بھی اس کی سخت ترین الفاظ میں مذمت کر سکتے ہیں، کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، مس سعدیہ عباسی۔ سردار مہتاب احمد۔

سینیٹر سردار مہتاب احمد ، جناب والا! یہ جو واقعہ گوانتاناموبے میں امریکہ کی قائم کردہ جیل میں ہوا، جو گوانتاناموبے کے نام سے بدنام زمانہ ہے، قرآن کریم کی امریکی فوجیوں

کے ہاتھوں بے حرمتی، یہ کوئی معمولی واقعہ نہیں ہے۔ اس سے پہلے اس معزز ایوان میں میرے فاضل ساتھیوں نے بہت کچھ کہا، میں کوشش کروں گا کہ اس پر زیادہ بات نہ کروں کیونکہ باتیں بہت ہو چکی ہیں لیکن کچھ چیزیں ہیں جن کا ریکارڈ پر لانا ضروری ہے۔ یہ بڑا افسوسناک واقعہ ہے اور بڑا دل ہلا دینے والا واقعہ ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ کس مقصد سے ہوا، کس منصوبے سے ہوا؟ جناب! ہم سب جانتے ہیں کہ 9/11 کے بعد امریکہ نے اس بات کا فیصلہ کر لیا اور غالباً دنیا میں یہ بھی ایک موقف ہے اور اس پر بھی بہت کچھ لکھا جا رہا ہے کہ 9/11 کا واقعہ امریکی منصوبہ بندی کا حصہ تھا کہ وہ پوری دنیا پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ بعینہٖ اسی طرح 9/11 کے واقعے کے بعد ان نے مسلم ورلڈ کو باقی دنیا سے علیحدہ کر دیا اور مسلم ورلڈ کو ٹارگٹ کرنا شروع کر دیا۔ خود ساری دنیا میں اس بات کو پروپیگنڈے کے ذریعے پھیلا دیا کہ مسلمان دہشت گرد ہیں۔ مذہبی بنیادوں پر وہ terrorism کرتے ہیں۔ یہ سراسر اس منصوبہ بندی کا حصہ تھا جو امریکی سامراجیت کے اس منصوبے کے تحت انہوں نے پوری دنیا میں پھیلایا۔ پھر جب گوانتاناموبے میں امریکیوں نے جیل قائم کی جس میں افغانستان، پاکستان اور دوسری جگہوں سے مسلمانوں کو پکڑ کر جس طریقے سے ان کے ساتھ غیر انسانی سلوک کیا گیا وہ آج ریکارڈ پر ہے۔ دنیا کی ساری تنظیمیں جو انسانی حقوق کی تنظیمیں ہیں، چاہے وہ امریکہ کے اندر کی تھیں، چاہے وہ امریکہ سے باہر کی تھیں ان سب کا یکساں ایک considered opinion ہے کہ گوانتاناموبے میں امریکہ نے اس جیل کو اس لیے قائم کیا تاکہ امریکہ کے جو قوانین ہیں وہ اس پر لاگو نہ ہوں۔ دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت ان مسلمان قیدیوں پر جو ہزاروں کی تعداد میں تھے بدترین ظلم ڈھائے گئے۔ یہ بھی جارج بش اور اس کی ایڈمنسٹریشن، رمز فیلڈ منسٹر برائے دفاع کی ہدایت کے مطابق تھا کہ وہ ان قیدیوں کو نفسیاتی طور پر توڑیں، ان کو تباہ کریں اور ان کو press کر کے ان کے ذمے وہ چیزیں ڈالیں تاکہ امریکہ کے مذموم مقاصد پورے ہوسکیں۔ اسی لیے جو مسلمان قیدی اپنا ایمان پختہ رکھتے ہیں، پہلے بھی رکھتے تھے اور اللہ کا شکر ہے کہ وہ اس تکلیف سے گزرنے کے باوجود آج بھی اپنا ایمان پختہ رکھتے ہیں؛ ان کے سامنے قرآن کریم مسلمانوں کی مقدس کتاب، جو ہمارے ایمان کا حصہ ہے کہ وہ اس سارے عالم کی بقا کے لیے اور فلاح کا ذریعہ ہے، مسلمانوں کا اس سے جذباتی لگاؤ ایک قدرتی بات ہے، ان کے

سامنے توہین کرنا، مسلمانوں کو نفسیاتی طور پر تباہ کرنے کے لیے قرآن کریم کی بے حرمتی کی گئی۔ یہ شرمناک واقعہ ہے اور میں اس پر یقین رکھتا ہوں اور پوری دنیا کے مسلمان یقین رکھتے ہیں کہ یہ امریکی حکمرانوں کی، جارج بش کی، رمز فیلڈ کی اور اس کی تمام انتظامیہ کی سوچی سمجھی منصوبہ بندی کے مطابق ہے۔

یہاں پر یہ کہا گیا کہ آج ساری دنیا کے مسلمانوں نے اس واقعہ پر اتنا mild reaction کیوں کیا۔ اولاً تو ایسا reaction ہوا نہیں، اگر کہیں ہوا بھی ہے تو وہ بڑا mild reaction تھا۔ یہ بھی کہا گیا کہ ساری دنیا کے مسلمان غیرت سے خالی ہیں۔ میں جناب والا! یہ بات کہنا چاہتا ہوں کہ مسلم امہ غیرت سے خالی نہیں ہے۔ ہاں اس بات کا میں اعتراف کرتا ہوں کہ مسلم امہ پر قابض حکمران، چاہے وہ monarch ہیں، چاہے وہ ڈکٹیٹر ہیں، واقعی وہ غیرت سے خالی ہیں کیونکہ اگر حکمرانوں میں غیرت اور مردانگی اور اپنی قوم کی عزت و آبرو کا شیوہ موجود ہو تو میں آپ کو یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ امت بھی اس پر اسی طرح response کرتی لیکن افسوسناک بات یہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں کا اس پر احتجاج نہ ہونے کے برابر ہے۔ اگر ہماری حکومت نے کوئی برائے نام سا احتجاج کیا بھی ہے تو یقینی طور پر یہ اس لیے ہوا کہ پاکستان میں اس واقعے پر شدید reaction ہوا۔ آپ نے دیکھا کہ ہمارے پڑوسی ملک افغانستان میں جہاں امریکہ کا براہ راست نامزد کردہ ایجنٹ حکومت کرتا ہے وہاں پر لوگوں نے سخت reaction show کیا اور اس کے جواب میں افغانستان کے صدر کو بھی سخت احتجاج کرنا پڑا میں یہ بات کہوں گا کہ ہمارے حکمرانوں کا reaction mild تھا لیکن وہ عوام کے دباؤ کے مطابق تھا۔ یہ افسوس ناک اور شرمناک واقعہ ہے۔ امریکی قوم سے ہمیں کوئی گلہ نہیں ہے۔ وہ اپنے حکمرانوں کی رائے کے مطابق چلتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ امریکی معاشرہ بھی اس بات کو تسلیم کرے گا کہ کسی دوسرے مذہب کی قدر کرنا، اس کا احترام کرنا، ہر ایک مذہب کا حصہ ہے چاہے وہ Christianity ہے، چاہے وہ Judaism ہے، چاہے وہ اسلام ہے۔ ہر مذہب پر ایمان رکھنے والے دوسرے مذہب پر ایمان رکھنے والوں کا احترام کرتے ہیں اور دنیا کے تمام مروجہ قوانین چاہے وہ United Nations کے ہیں، چاہے وہ کسی بھی civilized world میں سے کسی کے ہیں، ان کا احترام کرنا مذہبی فریضہ ہے، چاہے وہ معاشرہ ہے یا فرد ہے یا

حکومت ہے لیکن مجھے اس بات پر افسوس ہے کہ امریکی انتظامیہ نے مسلم امہ کا جو بھی تھوڑا بہت reaction ہوا اس کو دبانے کے لیے اپنے ملک کے highly reputed magazine, The Newsweek پر اتنا دباؤ ڈالا کہ انہوں نے تھوڑا سا اس کو retract کیا اور اتنے دباؤ کے بعد پہلے امریکی حکومت نے اس پر پردہ ڈالنے کی کوشش کی لیکن جب دیکھا کہ باتیں کھل چکی ہیں اور یہ بات ریکارڈ پر آ رہی ہے اور دنیا بھر میں جو مسلمان قیدی وہاں سے release ہو کر آ رہے تھے انہوں نے اخبارات' press اور media کے ذریعے اپنی اپنی statements پہنچائیں تو پھر دوبارہ انہوں نے کہا کہ ہاں ایسے واقعات ہوئے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ امریکہ نے پچھلے ڈھائی تین سالوں میں اپنے مذموم عزائم کو قابل عمل بنانے اور یقینی طور پر نافذ کرنے کے لیے اتنے جھوٹ بولے ہیں کہ شاید ماضی میں کسی حکومت نے اتنے جھوٹ نہ بولے ہوں۔ جناب والا! میں اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ اس بات کا مطالبہ بھی کرتا ہوں کہ امریکی حکومت اس بات کی تحقیق کرے'اس بات کی چھان بین کرے کہ اس کی انتظامیہ کے کس سطح کے کسی عہدے دار نے مسلمانوں کے جذبات کو کچلنے کے لیے' ان کے ساتھ کھیلنے کے لیے فوجیوں کو اجازت دی۔ اس کی وہ تحقیق بھی کرے اور جن لوگوں نے یہ کام کیا ان کو سزا بھی دے۔ کاش! ایسا ہوتا کہ جس طرح امریکہ اپنے ایک فرد کے لیے' ایک شخص کے لیے' اپنی حکومت اور امریکہ کے interest کے لیے چاہے وہ کتنا ہی چھوٹا interest ہو' دنیا کے کسی کونے میں جاکے اپنا بدلہ لینے کی طاقت رکھتا ہے' کاش! ہمارے حکمران بھی ایسے ہوتے کہ وہ Muslim world کے لیے' مسلمانوں کی عزت و آبرو کے لیے اپنے دشمن سے نمٹنے کے لیے طاقتور ہوتے لیکن شاید وہ وقت بھی کبھی آجائے گا۔

Mr. Chairman: Please try to conclude now.

سینیٹر سردار مہتاب احمد، میں اس بات کا مطالبہ کرتا ہوں کہ امریکی حکومت سے بھرپور احتجاج کیا جائے اور نہ صرف higher level پر بلکہ Foreign Office, Muslim organizations of the world سے coordinate کر کے اس تجویز کو آگے لے جائیں تاکہ آئندہ اس طرح کے واقعات نہ ہو سکیں۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، ابھی کافی speakers رہتے ہیں' میں پھر اپنے ساتھیوں سے request کروں گا کہ وہ مختصر رکھیں to the point اور دہرائیں نہیں۔ مسز ممتاز بی بی۔ تین تین منٹ please.

سینیٹر ممتاز بی بی، شکریہ جی۔ امریکہ نے مسلم امہ کی غیرت کو للکارا ہے۔ مسلمانوں کو ان امریکی سازشوں کو ناکام بنانا چاہیے اور امریکہ مسلمانوں اور اسلام کا دشمن ہے۔ امریکی دشمنی ڈھکی چھپی نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کی تہذیب کو مٹانا چاہتے ہیں۔ قرآن پاک ہماری مقدس کتاب ہے۔ اس مقدس کتاب کی بے حرمتی ہم مسلمان ہرگز برداشت نہیں کر سکتے۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعہ نے پوری مسلم دنیا کے جذبات کو مجروح کر دیا ہے۔ ہم امریکہ کی مذمت کرتے ہیں۔ مسلمان کبھی بھی کسی مذہبی کتاب کی بے حرمتی کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتے اور نہ ہی ان کی عبادت گاہوں کے بارے میں ایسے خیالات یا ایسے نظریات رکھ سکتے ہیں۔ مسلمان ہمیشہ دوسروں کے مذاہب اور دوسروں کی مذہبی کتابوں کی حرمت کا خیال رکھتے ہیں اور قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے شخص کی مثال اس شخص کی ہے جو آسمان کی طرف منہ کر کے تھوکے اور تھوک واپس اس کے منہ پر آئے گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام مبارک کی بے حرمتی کرنے والوں کی سلطنت کے ٹکڑے ٹکڑے ہوئے ۔ انشاء اللہ ' اللہ کے کلام کی بے حرمتی کرنے والے ملک کے بھی ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ قرآن پاک وہ ضابطہ حیات ہے جس پر ہم عمل کرکے دونوں جہانوں کی کامیابی حاصل کر سکتے ہیں۔ میں آخر میں امریکی افواج کی جنہوں نے قرآن پاک کی بے حرمتی کی ہے' سخت مذمت کرتی ہوں۔

جناب چیئرمین: شکریہ ۔ پروفیسر ساجد میر۔

سینیٹر پروفیسر ساجد میر : جناب چیئرمین ! شاعر نے اپنے محبوب سے کہا تھا کہ

ہم سے پھرا ہوا ہے کیوں گوشۂ چشم التفات

آپ کی چشم التفات زیادہ تو نہیں لیکن تھوڑی سی پھری ہوئی ہے کیونکہ آپ مجھے آخری وقت میں موقع دیتے ہیں ۔ جب اس بات پر غور شروع ہو جاتا ہے کہ باقی مقررین کو وقت بھی دینا

چاہئیے یا نہیں۔

جناب چیئرمین : میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ جس ترتیب سے میرے پاس نام آئے ہیں، میں اسی ترتیب سے انہیں پڑھ رہا ہوں۔ کوئی بعد میں اور کوئی پہلے تو ہوتا رہے گا۔

سینیٹر پروفیسر ساجد میر : بہرحال میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے موقع دیا ہے۔ جناب چیئرمین! جہاں تک قرآن کریم کی اہمیت، عظمت اور فضیلت کا تعلق ہے، یہ محتاج بیان نہیں ہے۔ انسانیت کے لیے بالعموم ، اسلام اور مسلمانوں کے لیے بالخصوص ، اقبال نے درست کہا تھا کہ

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت اولا یزال است و قدیم

اور مسلمانوں کے لیے اس کی اہمیت بتلاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن بجز قرآن زیستن

جناب چیئرمین! قرآن کی توہین کا جو جرم ہوا ہے، میں سمجھتا ہوں کہ یہ جرم صرف اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نہیں بلکہ انسانیت کے خلاف ہے ، انسانی اقدار کے خلاف ہے۔ یہ صحیح معنوں میں ایک تہذیبی دہشت گردی ہے اور اس طرح ایک بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا گیا ہے۔ امریکی جو تہذیب اور تمدن کے علمبردار بنتے ہیں، ان سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی تھی کہ وہ ایسے قبیح جرم کا جان بوجھ کر اور دانستہ ارتکاب کریں۔ اسلام اس لحاظ سے دنیا کا سب سے مہذب، سب سے tolerant اور سب سے روادار مذہب اور دین ہے کیونکہ اس نے سب مذہبی اور دینی راہنماؤں کی عزت کا سبق دیا ہے، ان کی کتابوں کا اور ان کے راہنماؤں کی عزت کا سبق دیا ہے۔ قرآن کریم نے یہاں تک کہا کہ مشرکوں کو یہ تو بتلا دو کہ بتوں اور ان کے جھوٹے معبودوں کے پاس کچھ نہیں ، وہ کسی نفع و نقصان کے مالک نہیں اور وہ معبود نہیں لیکن انہیں گالی نہ دو اور انہیں برا بھلا نہ کہو۔ اس سلسلے میں قرآن کریم کی یہاں تک تعلیم ہے۔

جناب والا! یہاں پر یہ درست کہا گیا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن پاک کی توہین کرکے ایک یہودی بدستور یہودی رہ سکتا ہے، ایک عیسائی بدستور عیسائی رہ سکتا ہے لیکن کوئی مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام یا ان کی کتابوں کی توہین کرکے مسلمان نہیں رہ سکتا۔ تہذیب اور تمدن کے اس نام نہاد علمبردار نے اور tolerance اور انسانی حقوق کے نقیب نے یہ حرکت اور جرم کرکے اپنا اصل چہرہ دکھا دیا ہے اور یہ ثابت کر دیا ہے کہ صحیح معنوں میں اگر کوئی دہشت گرد ہے تو وہ خود ہے۔

جناب والا! میں نے تاریخ سے سمجھا ہے کہ تہذیب اور شائستگی کا جہاں تک تعلق ہے، جب وہ کسی قوم سے رخصت ہوتی ہے تو سب سے آخر میں خواتین سے رخصت ہوتی ہے۔ چونکہ خواتین نسبتاً نرم دل ہوتی ہیں، شائستہ ہوتی ہیں اور اگر کسی قوم کی خواتین بھی غیر شائستہ ہو جائیں اور غیر مہذب ہو جائیں تو سمجھ لینا چاہئیے کہ اس معاشرے سے تہذیب اور شائستگی رخصت ہو چکی ہے۔ابو غریب جیل کی پہلی تصویر جس نے عالمی توجہ کو مبذول کیا، وہ ایک امریکی خاتون فوجی کی تھی جو ایک عریاں قیدی کے گلے میں رسی ڈال کر کھینچ رہی تھی۔ اس کے بعد اور بھی تصاویر اور خبریں آئیں کہ کس طرح خواتین نے ابوغریب اورگوانتاناموبے میں بھی مسلمان قیدیوں کی ایذا دہی میں حصہ لیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتاہے کہ تہذیب اور شائستگی جو اس کے علمبردار اور نام لیوا ہیں، ان کے ہاں سے رخصت ہو چکی ہے۔

جناب چیئرمین! افسوس کی بات یہ ہے کہ مسلمان حکمرانوں اور پاکستان کے حکمرانوں کو اصل دہشت گرد تو بہت پسند ہیں، خواہ وہ شیرون جیسے دہشت گرد اورمسلمانوں کے قاتل ہوں۔ مگر وہ اصل دہشت گرد جن لوگوں پر جھوٹا، سچا دہشت گردی کا label لگا دیں وہ انہیں بہت ناپسند ہیں اور فوراً انہیں ان کے حوالے کرنے کے لیے تیار ہو جاتے ہیں خواہ انہوں نے کسی جرم کا ارتکاب بھی نہ کیا ہو۔ جناب! یہ مجرموں کی حوالگی کا جو معاہدہ اور قانون ہے، میں سمجھتا ہوں یہ دو طرفہ ہوتا ہے۔ اگر پاکستان میں 500 سے زیادہ افراد جن میں بہت سے بیگناہ ہیں امریکہ کے مطالبے پر، اس کی خواہش پر اس کے حوالے کیے ہیں تو اس چیز میں کیا امر مانع ہے، ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کہ وہ ہمارے مجرم ہمارے حوالے کریں۔ انہیں بھی ہمارے مجرم ہمارے حوالے کرنے چاہییں یا اس کی کم از کم صورت یہ ہے کہ مسلمان judges پر مشتمل ایک کمیشن

ہو جو اس بات کی تحقیق کرے۔ دو ہی صورتیں ہیں یا تو مجرموں کو پاکستان اور مسلمان ملکوں کے حوالے کیا جائے یا یہ ہے کہ ہمارا ایک judges کا کمیشن ہو جو وہاں جا کر اس بات کی تحقیق کرے۔

جناب! کسی قرار داد میں یا کسی صورت میں صرف مذمت کر دینا کافی نہیں ہو گا۔ میرے دوستوں نے کہا کہ امریکہ کا اس سلسلے میں رویہ اب بھی lukewarm سا ہے اور اس لیے ہے کہ ہمارے حکمرانوں کا رویہ lukewarm ہے۔ میں یقیناً یہ سمجھتا ہوں کہ قرآن پاک کی توہین کو جنرل پرویز مشرف نے بھی محسوس کیا ہو گا ۔ سب نے محسوس کیا، یقیناً محسوس کیا ہو گا لیکن بات رد عمل کی ہے کہ کس حد تک آپ رد عمل کرتے ہیں۔ ایک طرف کرسٹینا روکا سے ملاقات ہو رہی ہے، بیان آ رہا ہے کہ ہم نے یہ معاملہ وہاں اٹھایا اور پتا نہیں کس طریقے سے اٹھایا لیکن ساتھ ہی بیان آ رہا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ میں امریکہ کے ساتھ ہمارا تعاون جاری رہے گا۔ جناب ! یہ کہنے کا یہ موقع نہیں تھا۔ ہم بہت مرتبہ یہ بات کہہ چکے ہیں، بہت مرتبہ دہرا چکے ہیں۔ یہ موقع نہیں تھا یہ بات کہنے کا کہ ہمارا تعاون جاری رہے گا۔ یہ موقع تھا یہ کہنے کا کہ ہم اس وقت تک یہ تعاون نہیں کریں گے جب تک آپ ہمارے مجرموں کو سزا نہیں دیتے یا انہیں ہمارے حوالے نہیں کرتے تو یہ رد عمل کی بات ہے۔ جس طرح کا رد عمل مسلمان حکمرانوں کا ہو گا اسی طرح کا رد عمل امریکہ کا ہو گا ۔ ہم یہ نہیں کہتے ، میں پھر دہرانا چاہتا ہوں، یہ نہیں کہتے کہ کسی نے اس کو محسوس نہیں کیا۔ سب نے کیا ہے۔ شاید ہم سے بہتر مسلمان ادھر بیٹھے ہیں، حکومت میں بیٹھے ہیں، انہوں نے یقیناً محسوس کیا، یہ بات ہی ایسی ہے لیکن بات یہ ہے کہ آپ نے اپنے آپ کو اتنا کمزور کیوں بنا لیا ہے۔ اتنا کمزور کیوں سمجھ لیا ہے اپنے آپ کو۔ ٹھیک ہے ہم یہ مطالبہ نہیں کر سکتے، ہم یہ نہیں کہتے کہ سفارتی تعلقات توڑ لو جیسا کہ بعض جذباتی لوگوں نے کہا، بالکل تعلقات منقطع کر لیں، اتنا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس وقت تک تعاون نہیں کریں گے جب تک یہ معاملہ ہماری تسلی کے مطابق طے اور حل نہیں ہوتا۔ جناب چیئرمین! انہی الفاظ پر اکتفا کرتے ہوئے کہوں گا کہ میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے جناب چیئرمین! کہ آپ کا اور ایوان کا کم از کم وقت لوں۔ بہت شکریہ، بڑی مہربانی۔

جناب چیئرمین، جی سید محمد حسین۔

سینیٹر سید محمد حسین، نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۞ اعوذ باللہ من الشیطنُ الرجیم۞ بسم اللہ الرحمنُ الرحیم۞ جناب چیئرمین! تعجب اور حیرت کی بات ہے کہ امریکیوں نے ایک ایسی مقدس کتاب کی بے حرمتی کی جس مین تورات کا بھی ذکر ہے، زبور اور انجیل کا بھی ذکر ہے۔ جس میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بھی ذکر ہے اور حضرت عیسیٰ اور حضرت داؤد علیہ الصلوۃُ والسلام کا بھی ذکر ہے۔ بے وقوفی کی اس سے اوربڑی دلیل کیا ہوسکتی ہے کہ اپنے دین کی پرواہ کرے اور نہ دوسرے کے دین کی پرواہ کرے۔ اپنے مذہب کی پرواہ کرے نہ دوسروں کے مذہب کی پرواہ کرے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ دنیا کے بڑے احمق کی اور بڑے بے وقوف ہونے کی ایک اہم دلیل ہے۔ امریکیوں نے ایک ایسی مقدس کتاب کی بے حرمتی کی جس کے حافظ کی سفارش کی وجہ سے دس ایسے افراد کو جن جہنم واجب ہو چکا ہو، جنت میں داخل کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ جو ہوا، جو بے حرمتی ہوئی، یہ ہمارے حکمرانوں کی بزدلی کی وجہ سے ہوئی۔یہ ہمارے حکمرانوں کی بے جا چمچہ گیری کی وجہ سے ہوئی۔ ہماری ایسی کتاب کی بے حرمتی ہوئی حکمرانوں کی وجہ سے جس کتاب کے بارے میں خدا نے فرمایا ہے یہ ایک مقدس کتاب ہے (عربی) اے میرے بندو! میں آپ کو امانت دیتا ہوں یہ ایک معزز کتاب ہے (عربی) میری اس امانت کو کوئی بغیر وضو کے ہاتھ تک بھی نہ لگائے۔ بغیر وضو تو بہت بڑی بات ہے ہماری کتاب کے ساتھ اور ہمارےمسلمانوں کے ساتھ جو کھیل کھیلا جا رہا ہے میں کہتا ہوں کوئی ذی شعور انسان اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ ہمارا گلہ، ہماری شکایت یورپ اور امریکہ سے نہیں ہے ہماری شکایت تو اپنے ہی حکمرانوں سے ہے کہ جو کچھ ہوا ان ہی کی وجہ سے ہوا ہے۔ فرماتے ہیں

یورپ کی غلامی پہ رضا مند ہوا تو

مجھے تو گلہ تجھ سے ہے یورپ سے نہیں۔

اللہ جل جلالہ اس کتاب کی خود ہی حفاظت فرمائے گا۔ جتنی بھی یہ لوگ کوشش کریں گے یہ انشاء اللہ مایوس اور ناکام ہوں گے۔ خدا نے فرمایا ہے (عربی) میں نے ہی اس کو نازل فرمایا ہے

اور میں ہی اس کی حفاظت کروں گا۔ یہ تو کوشش کرتے ہیں کہ مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کریں، مسلمانوں کی غیرت کو للکاریں لیکن ایمانی جذبہ اور توحید خداوندی مسلمانوں کے سینوں میں ہے، ان کے دلوں میں ہے یہ اس کو نکال نہیں سکتے۔

توحید کی امانت سینوں میں ہے ہمارے

آساں نہیں مٹانا، نام و نشاں ہمارا۔

جناب والا! دنیا پر واضح ہو گیا کہ اصل دہشت گرد کون ہے۔ اصل ظالم کون ہے؟ عداوت کرنے والا کون ہے؟ ہمارے مذہب میں، ہماری شریعت میں تو اس بات کی بھی اجازت نہیں ہے کہ ہم باطل خداؤں کو گالی دیں، ہم باطل کتاب کی بے حرمتی کریں اور وہ ہماری مقدس کتاب کی بے حرمتی کرتے ہیں۔ ہمارے ایک مسلمان عالم کے ساتھ ایک یہودی عالم کا مناظرہ ہوا اور اس نے کہا کہ ہماری کتاب حق ہے۔ ہم اس کتاب کو آگ میں ڈالتے ہیں اگر تمہاری کتاب حق پر ہے تو تم بھی اپنا قرآن آگ میں ڈالو، جو جل گیا وہ باطل ہے جو رہ گیا وہ حق پر ہے۔ ہمارے عالم نے فرمایا کہ نہیں! اس طرح نہیں کریں گے تم نے شاید کوئی کیمیکل لگایا ہو، کوئی ایسا آلہ لگایا ہو اپنی کتاب کو کہ وہ بچ جائے۔ میں بھی اپنی کتاب کو اپنے سینے کے ساتھ باندھتا ہوں تم بھی اپنی کتاب اپنے سینے کے ساتھ باندھو اور آگ میں چھلانگ لگاتے ہیں تو وہ یہودی شرمندہ ہو کر خاموش ہو گیا۔ ہماری کتاب انشاء اللہ کامل اور مکمل کتاب ہے اس میں بالکل تحریف کی گنجائش نہیں ہے۔ ہم دین کی حفاظت کے لیے آواز اٹھائیں گے چاہے کوئی ہمیں دہشت گرد کہے، ہم دین کی حفاظت کے لیے آواز اٹھائیں گے چاہے کوئی ہمیں باغی کہے، میں کہتا ہوں

ہم باغی ہیں ہر باطل کے، ہر باطل سے ٹکرائیں گے

زندان کی زینت بن کر بھی حق باطل سے منوائیں گے

شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی صاحب۔ ڈاکٹر صاحب بولیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شکریہ جناب چیئرمین! آپ

کا بار بارحکم بھی ہوتا ہے' اب ہم تو کہہ رہے تھے کہ ہم ترقی کرتے کرتے تھوڑا آگے جائیں گے' آپ ہمیں پیچھے لا رہے ہیں ۔ ہماری گھڑی اصلی وقت بتاتی ہے ایک منٹ' آپ کے ہوتے ہیں اڑھائی منٹ ۔ ہمارے دو منٹ' آپ کے پانچ منٹ پورے ہو جاتے ہیں ۔ گزارش یہ ہے کہ ساتھیوں نے بڑی اچھی باتیں کیں ۔ سب سے پہلے میں حزب اقتدار والوں سے کہوں گا جو موجود ہیں ٹھیک' جو موجود نہیں ہیں وہ بھی ٹھیک' کیونکہ ان کے سربراہ نے وعدہ کیا تھا کہ میں ہی سنوں گا اور ہمیں خوشی ہے کہ وہی سن رہے ہیں' میدان میں کوئی نہیں ہے۔ مجھے امید ہے کہ میری کمزور سی آواز ان تک پہنچ رہی ہوگی ۔ میں ان حضرات کا اور خواتین کا تہہ دل سے مشکور ہوں کہ کم از کم قرآن مجید پر ہمارے ساتھ وہ اتفاق رکھتے ہیں ۔ عزت مآب! اچھی باتیں یہاں کی گئیں' بڑی خوشی ہوئی اور ہونی بھی چاہیے۔ عزت مآب! ہم لوگ اپنے اپنے علاقوں سے آئے ہیں اور ظاہر ہے کہ ہمارے آباؤ و اجداد' ان کے آباؤ و اجداد' پھر ان کے آباؤ و اجداد' یہ مقابلہ' یہ چیزیں ابھی کی نہیں ہیں۔ میں آپ کو تھوڑی سی جھلک تاریخ کی دکھا دوں گا کیونکہ وقت بہت تھوڑا ہے' آپ ضرور خوبصورت الفاظ استعمال کریں گے کہ وقت کا خیال رکھیے۔ اس میں بولا کچھ نہیں جا سکتا' آج سے تقریباً اڑھائی سے تین ہزار سال پہلے فرعون نے meeting call کی۔ شداد' نمرود وغیرہ وغیرہ اس کے ساتھ تھے' اس کے نجومیوں نے اس کو بتا دیا کہ ایک بچہ پیدا ہو گا اور وہ آپ پر تباہی لائے گا۔ فرعون خدا کو مانتا تھا' اس کے مشیروں نے اس کو مشورہ دیا کہ جناب! ہم powerful ہیں' ہمارے ساتھ طاقت ہے اور یوں کرتے ہیں کہ وسائل استعمال کرتے ہیں۔ جہاں کہیں بھی بچہ پیدا ہو' اس کو kill کر دو' قتل کروا دو۔ یہ منصوبہ سازی کی گئی' یہ moderation بنائی گئی کہ ہم اس کو control کریں گے' یہ moderate لوگ تھے۔ ہم تو سیدھے سادھے دیہاتی ہیں۔ تاریخ بتاتی ہے' آپ book پڑھیں' فرعون نے کہا کہ یہ خدا کا مسئلہ ہے' مجھے بےعزت نہ کراؤ' خدا نے اگر چاہا تو میں پھر جاؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ آپ کو بڑی حیاتی دے' آپ کا سایہ ہم پر ہو' آپ جیسا بادشاہ نہ پہلے پیدا ہوا ہے' نہ ابھی ہوا ہے اور ہم جو ہیں' ہم کس مرض کی دوا ہیں۔ جناب والا! اس کی team نے اس کو آگے بڑھایا' وہ نہیں چاہتا تھا اور ہمارے حکمرانوں کے ساتھ بھی ایسا ہو رہا ہے۔ اس کو لایا اور جناب! اس نے order کر دیا۔ جہاں بچہ پیدا ہوتا تھا' اس کو قتل کر دیا جاتا تھا۔ میں ایک شاگرد

ہوں، جہاں تک میں نے تھوڑی سی ورق گردانی کی ہے، دنیا میں اتنا بڑا قتال پہلی دفعہ ہوا۔ تاریخ میں چند تو لکھتے ہیں تیس ہزار اور کچھ نے لکھا ہے چالیس ہزار، کچھ نے لکھا ہے پچاس ہزار بچے قتل کر دیے گئے منصوبے کے ساتھ، منصوبہ یہ تھا کہ جب وہ پیدا ہی نہیں ہوگا، آئے گا ہی نہیں تو مقابلہ کیا ہو گا۔

اس کے بعد میں آپ کو تھوڑا سا آگے لے جاتا ہوں۔ نبی علیہ الصلوٰۃ و السلام کا دور ہے اور کعبۃ اللہ ہے، ابراہہ نے 'سورہ الفیل میں ذکر ہے'، میں مختصر کر رہا ہوں، آگے پیچھے نہیں بلکہ جلدی سے لے جا رہا ہوں، اس نے meeting call کی کہ یہ سارے مسلمان کیوں مکہ جاتے ہیں اور ایک پرانے گھر کی تابعداری کیوں کرتے ہیں۔ آئیے! ہم modern لوگ ہیں، تقاضا ہے، ہماری عقل کہتی ہے کہ نیا کعبہ بناؤ اور meeting call ہو گئی، سب نے کہا، ہاں، ہاں، جی بالکل، بالکل۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ خانہ خراب! وہ خدا کا گھر ہے، تم خدا کے پیدا کردہ ہو، کیوں اپنی موت کو دعوت دے رہے ہو۔ سب نے کہا اللہ آپ کو آباد کرے، آپ جیسا منصوبہ ساز کوئی دنیا میں نہیں ہے، جناب! ساری دنیا میں آپ کی دھوم ہے، بناؤ کعبہ، اس نے کعبہ بنا دیا۔ حالانکہ مورخ لکھتے ہیں کہ جب وہ کہہ رہا تھا، وہ بھی متذبذب تھا کہ میرا کعبہ خدا کے مقابلے میں شاید نہ چلے لیکن ان لوگوں نے اس کو کہہ کر چلوا دیا اور گلے میں fit کروا دیا کہ جی ہم حاضر ہیں۔ عزت مآب! یہ لوگ اب سے نہیں ہیں، یہ ابتدا سے تھے، ان کو درباریوں کا لقب دیا گیا اور یہ رہیں گے، یہ کام کرنا نہیں چھوڑ رہے، یہ اس کو مروائیں گے۔ جناب! طے ہو گیا، کعبہ بن گیا اور مقابلہ ہے، moderation ہے، آئیے! میرے کعبے پر سجدہ کریں۔ مسلمان کیسے کرے؟ جن میں ہمت تھی، انہوں نے انکار کر دیا۔ عزت مآب! تاریخ گواہ ہے کہ وہ کعبہ نہیں چل سکا، جعلی کعبہ نہیں چل سکا۔ ہمارا کعبہ ابھی باقی ہے اور جب تک یہ دنیا رہے گی، یہ کعبہ باقی رہے گا انشاء اللہ العزیز ہمیں اس پر پورا یقین ہے۔ بش کے بھی اباؤ اجداد تھے، یہ اپنے باپ اور اپنے دادا والا کام کر رہا ہے۔ ہمارے بھی باپ تھے جنھوں نے قربانی دی اور انشاء اللہ میں اس ہاؤس کے توسط سے آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ قرآن کی حفاظت کے لیے اگر اس خون کی ضرورت ہوئی تو سب سے پہلا نذرانہ ہم پیش کریں گے۔ اس کے بعد آگے آئیے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، مجھے یقین تھا کہ آپ یہ ضرور فرمائیں گے۔ آگے آئیے۔ اس سے صرف ڈیڑھ سو سال پہلے اس بش کے دادا نے کہا آؤ جی! جہاں سے گڑبڑ ہو رہی ہے، اس نے اپنے ہاتھ کا ماڈل بنا کر نبی کا دعویٰ کر دیا، moderation پہلا نبی ختم ہو گیا، آؤ! نیا نبی آ گیا۔ قادیانی، مرزائی۔ جناب! میں صرف اشارہ دوں گا، آپ نے دیکھ لیا کہ کتنی بدمعاشی ہوئی، اس کی کتنی سرپرستی کی گئی اور اس نے کہہ دیا کہ یہ جہاد وغیرہ سب پرانے قصے ہیں، اسے بند کرو اور نئی بات کرو۔ جناب! یہ منصوبہ بندی اس دن سے ہے کہ اِس قرآن کو مٹاؤ۔ وہ بے وقوف لوگ، انہیں عقل نہیں ہے، اگر مجھے بش روڈ پر مل جائے تو میں اسے کہوں کہ جناب! you are materialistic, I believe it, you are materialistic تم صرف اور صرف مادے کے قائل ہو، ہم روحانیت کے قائل ہیں، میرے اس امام نے یا گولڑہ والے پیر نے جب انگریزوں کے ساتھ مقابلہ کیا تو اس نے کہا کہ میرے پاس gun ہے تو انہوں نے کہا کہ اگر تمہارے پاس gun ہے تو اس پرندے کو بلاؤ، اس نے کہا کہ you are foolish یہ کیا کہہ رہے ہو۔ اس درویش نے کہا آجاؤ، پرندہ آ کر اس کے ہاتھ پر بیٹھ گیا۔ وہ بے وقوف روحانیت کو کیا جانے۔

جناب چیئرمین، ساتکزئی صاحب! آپ کا وقت ختم ہو گیا ہے۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، جناب عالیٰ! روحانیت ایک ایسی چیز ہے، یہ بھول جاتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ انہوں نے تو بےعزتی کی ہے صرف کموڈ میں قرآن شریف کو بہانے کی، ان کے دادا اور پردادا نے بھی منصوبہ تیار کیا تھا، یہ قرآن ختم نہیں ہو سکتا۔ اس سے تھوڑا اور آگے آپ کو بتاؤں۔۔۔۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے۔ وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے، دوسروں کو بھی موقع دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، تاریخ گواہ ہے کہ دریا میں قرآن پاک کے نسخوں کو بہایا گیا، اس انگریز کا باورچی مسلمان تھا اس نے کہا کیا کر رہے ہو، اس نے کہا میں یہ سارے

قرآن پھنکوا رہا ہوں' نہ یہ ہوں گے اور نہ کوئی مسئلہ ہو گا۔ اس نے کہا او بیوقوف! عقل سے کام لو' یہ ان کے دل میں بند ہے' تم جتنے مرضی پھنکواؤ' ان کے پاس حافظ ہے بیٹھ کر دوبارہ لکھ لیں گے۔ عزت مآب ہمارا قرآن شریف محفوظ ہے' محفوظ تھا اور محفوظ رہے گا انشاء اللہ العزیز۔

جناب چیئرمین، انشاء اللہ۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، ہمیں افسوس صرف اس پر ہوتا ہے کہ اتنی بڑی طاقت ہے اور یہ نہیں سمجھتے اور جان بوجھ کر ہمارے ساتھ مذاق کر رہے ہیں۔

جناب چیئرمین، تشریف رکھیے اور دوسروں کو بھی موقع دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر عزیز اللہ ساتکزئی، جناب! میں ان ہی الفاظ سے ختم کر رہا ہوں۔ پہلی دفعہ تاریخ میں ہوا ہے کہ ایک ماڈرن عورت جس نے اذان دی ہے' ایک ماڈرن عورت جسے اسلام سے کوئی رغبت و توجہ نہیں تھی اس نے امامت کی۔ میں امریکہ کے ان لوگوں کو سلام پیش کرتا ہوں کہ جنہوں نے ان کو مسجدیں نہیں دیں اور نماز کہاں پڑھوائی؟ جناب! آپ کو معلوم ہے چرچ میں۔ وہ ماڈرن عورتیں تھیں' یہ دوسرا نہیں یہ ہمارے مذہب کے ساتھ چوتھا مذاق ہے۔ آپ یقین رکھیے اب ہم مذاق برداشت نہیں کریں گے۔ میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ نے مجھے وقت دیا۔ بڑی مہربانی' شکریہ۔

جناب چیئرمین، پری گل آغا صاحبہ۔

سینیٹر آغا پری گل، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! صاحب آپ کا شکریہ کہ آپ نے موقع دیا۔ قرآن پاک کی بے حرمتی کا اتنا بڑا واقعہ ہوا ہے کہ آپ یقین کریں کہ دل تو نہیں چاہ رہا کہ کچھ کہوں' اتنا دکھ اور غم ہے کہ برادشت سے باہر ہو رہا ہے۔ صبح سے میں نے اپنے ساتھیوں کی تقاریر سنیں' مجھے بہت اچھا لگا اور رونا بھی آیا۔ ہم جب ہاؤس میں آتے ہیں تو تمام پاکستان کی عزت ہماری عزت اور تمام سینیٹروں کی عزت ایک ہے اور میں آپ کے ساتھ ہوں ۔ میں اس فعل کی پرزور مذمت کرتی ہوں ۔ جس طرح میرے ساتھی سینیٹروں نے کہا یہ بہت ہی شرمناک بات ہے اور پاکستانی عوام نے اسے reject کیا اور پاکستان میں رہنے والے مسلمان تو بہت ہی زیادہ پریشان اور دکھی ہیں ۔ اس کے علاوہ ہمارے جو غیرمسلم ہیں

انہوں نے بھی اس بات کی پرزور مذمت کی ہے۔

جناب چیئرمین ! میں زیادہ وقت نہیں لینا چاہتی لیکن قرآن پاک کی اتنی زیادہ بے حرمتی ہوئی ہے یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔ میں اس کی پرزور مذمت کرتی ہوں اور حکومت پاکستان سے اپیل کرتی ہوں کہ یہاں سے امریکہ پر زیادہ دباؤ دے اور ان کے ساتھ بات کرے۔ جب تک اس معاملے کا حل نہیں نکلتا کہ جس بندے نے اتنا بڑا گناہ کیا ہے اس کو سزا نہ ملے ، تب تک ہم پاکستانیوں کو چین نہیں آئے گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ امریکہ کے ساتھ ہماری دوستی اور ملاپ ہے مگر یہ تو اتنی پریشانی کی بات ہے، اس سے تمام لوگ بہت زیادہ پریشان ہیں۔ میری حکومت سے درخواست ہے کہ جب تک اس بندے کو کڑی سے کڑی سزا نہ دلوائی جائے تب تک پاکستان امریکہ کے ساتھ اپنے روابط کو تھوڑا سا کم رکھے کیونکہ یہ ہم تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے، کسی ایک بندے کا مسئلہ نہیں ہے، تمام دنیا کے مسلمان ملکوں کا مسئلہ ہے۔ اس بندے نے اتنا بڑا گناہ کیا ہے جس کو گناہ عظیم کہتے ہیں، اس سے زیادہ بڑا گناہ کوئی نہیں ہے۔

جناب چیئرمین ! اس بات کو ہمارے باہر کے جو غیر مسلم ہیں انہوں نے بہت محسوس کیا اور اس کی مذمت کی ہے۔ میں دوبارہ اپنے سینیٹ اور اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے ، اپنی تمام پاکستانی خواتین و عوام اور تمام مسلمانوں اور غیر مسلموں کی طرف سے پر زور مذمت کرتی ہوں اور اپیل کرتی ہوں کہ جب تک اس بات کا فیصلہ نہ ہو اور جب تک اس بندے کو سخت سے سخت سزا نہ دی جائے ہم مسلمان چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ جس دن ہم دیکھیں گے کہ اس بندے کو سزائے موت ہوئی ہے اس دن پھر ہم چین سے بیٹھیں گے اور اللہ کا شکر ادا کریں گے۔ میں اس بندے کے لیے بد دعا کرتی ہوں کہ اے اللہ! اگر اس نے اتنے عظیم قرآن پاک کی توہین اور بے حرمتی کی ہے تو اسے دنیا کے کسی کونے میں جگہ نہ دے اور جس طریقے سے ہماری پیاری کتاب کی بے حرمتی کی ہے اسے اے اللہ! ایسی سزا دے کہ دوبارہ کسی بندے کو جرات نہ ہو سکے کہ مسلمانوں کی کتاب کی طرف دیکھے۔ میں پھر پر زور مذمت کرتی ہوں جناب چیئرمین صاحب ! جب ہماری تقریریں ختم ہوں تو مجھے امید ہے کہ اس بارے میں آپ کچھ ایکشن لیں گے اور کوئی سزا ان کے لیے سینیٹ کی طرف سے جاری کریں

گے ۔ مجھے آپ سے بہت امید ہے کیونکہ یہ آپ کا یا میرا مسئلہ نہیں ہے، پوری دنیائے اسلام کا مسئلہ ہے تاکہ لوگوں کو بھی پتا چلے کہ ہم مسلمان کتنے غیرت مند ہیں اور اسلام کے لیے جان تک قربان کرنے کے لیے تیار ہیں ۔ شکریہ ۔

جناب چیئرمین، شکریہ ۔ ڈاکٹر محمد اسماعیل بلیدی۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، اعوذ باللّٰہ من الشیطٰن الرجیمO بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیمO ان الدین عنداللہ الا سلامO

جناب چیئرمین! میں آپ کا انتہائی مشکور ہوں کہ آپ نے اس اہم مسئلے پر House میں بحث کرنے کی اجازت دی کیونکہ ۱۴ کروڑ عوام کی نظریں ہم پر لگی ہوئی ہیں۔ اس واقعہ کے بعد یہ پہلا اجلاس ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ اگر ہم حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے تمام اراکین ۲۱ تاریخ کو یہ مطالبہ کرتے کہ ہم اس سیشن کو اس وقت تک join نہیں کریں گے جب تک قرآن پاک کی بے حرمتی کرنے والے مجرم کو عالم اسلام کے حوالے نہیں کیا جائے گا اور ہم اپنے حکمرانوں کو کہہ دیتے کہ ہم یہاں TA/DA لینے کے لیے نہیں آئے ہیں۔ آپ بزدل ہیں لیکن ہم غیرت مند ہیں، ہم مسلمان ہیں، ہم اس House میں کبھی نہیں آئیں گے جب تک بش ہمارے مجرم کو ہمارے حوالے نہ کرے، پھر اس کے بعد ہم اس House کو attend کرتے۔ لیکن افسوس! کہ وہ ہمت ہم میں نہیں تھی۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں حیران ہوں کہ ہمارے حکمرانوں کی بزدلی یا مجبوری کی وجہ کیا ہے؟ ان کی مجبوری خوف ہے یا لالچ ہے۔ اگر خوف ہو تو امریکہ نے تو پاکستان کو مارنا ہی ہے۔ کچھ وقت دے کر آپ کو ماریں گے لیکن مارا جانا تو آپ کی تقدیر میں ہے۔ انہوں نے چھوڑنا تو ہے ہی نہیں۔ صرف تھوڑا delay ہے۔ اگر ڈالرز کی بات ہے کہ ہم آپ کو ڈالرز دیں گے اور جو کچھ ہم کہیں گے وہ آپ تسلیم کریں۔ اگر ہمارے حکمران یہ سمجھتے ہیں کہ اگر امریکہ ناراض ہو تو ہماری کرسی خطرے میں ہے۔ ہم صدر نہیں بنیں گے، وزیر اعظم نہیں بنیں گے تو جناب! میں امریکہ سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مسلمانوں کے ۴۲ ممالک ہیں۔ حکمرانوں کو چھوڑ کر آپ عوام کے سامنے کھلی کچہری لگائیں جو نفرت عوام میں امریکہ کے خلاف پائی جاتی ہے، امریکہ

سے آپ سوال کریں کہ اس عوامی قوت کو کب تک آپ دبائیں گے؟ ایک دن آئے گا کہ یہ عوام بزدل حکمرانوں کو نکال کر باہر پھینک دیں گے۔ جناب! پاکستان کے ۱۴ کروڑ عوام آزاد ہیں۔ کیا ہم اتنے بزدل ہیں؟ اسی حوالے سے میں کہتا ہوں کہ

ملے خشک روٹی جو آزاد رہ کر

تیرے خوف و ذلت کے حلووں سے بہتر

جناب چیئرمین! میں اپنے پیٹ پر پتھر باندھنے کے لیے تیار ہوں۔ مجھے وہ امریکی ڈالرز نہیں چاہیں جو قرآن پاک کی بے حرمتی کا باعث بنیں۔ ہمیں وہ مراعات نہیں چاہیں۔ ہم بھوک سے مرنے کے لیے تیار ہیں۔ حکمرانوں نے ہمیں امریکہ کے سامنے بھکاری بنا دیا ہے۔ ہماری کیا حیثیت رہ گئی ہے؟ ہمارے حکمران کہتے ہیں کہ یہ کامیاب خارجہ پالیسی ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کی جاتی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ ہماری کامیاب خارجہ پالیسی ہے۔ ہمارے ممبر آف پارلیمنٹ کی چور کی طرح تلاشی لی جاتی ہے اور آپ کہتے ہیں کہ کامیاب خارجہ پالیسی ہے۔ ہمارے بریگیڈئر راشد قریشی جو کہ مشرف کے ساتھ گیا ہوا تھا اس کے جوتے اتارے گئے اور اس کی جرابیں اتاری گئیں پھر مشرف صاحب کہتے ہیں کہ یہ ہماری کامیاب خارجہ پالیسی ہے۔ میں ایسی خارجہ پالیسی پر لعنت بھیجتا ہوں کہ وہاں ہماری یہ عزت ہے۔ ہمارے حکمران امریکہ کے لیے تھانیدار اور SHO کی طرح ڈیوٹی دے رہے ہیں۔ کیا ہم اتنے گرے ہوئے ہیں؟ جناب! آپ جا کر عوام سے پوچھیں۔ عوام کی کیا رائے ہے؟ ہمیں امریکہ والے ایک شکاری کتے کی طرح کارٹون میں پیش کرتے ہیں کہ کچھ تو آپ نے شکار کر کے مجھے دیا ہے' اب اسامہ کو شکار کر کے مجھے دے دو۔ یہ شرم کی بات ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کو چاہیے تھا کہ فوری طور پر امریکہ کو دھمکی دیتے کہ ہم آپ کا سفارت خانہ بند کر دیں گے۔ اگر مرنا ہے تو مرنے دیں۔ ۱۴ کروڑ عوام ہمارے ساتھ ہیں۔ ایک ایران نے امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ میں اپنا ایٹمی تجربہ کرتا ہوں آپ کو چیلنج ہے۔

جناب چیئرمین، وقت کا خیال رکھیں۔ ایک منٹ میں ختم کر دیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی، جناب! میں سمجھتا ہوں کہ یہ بزدلی ہم کیوں کر

رہے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ پاکستان امریکہ سے یہ مطالبہ کرے۔ ہم یہاں پر باتیں کرتے ہیں جن پر کوئی عمل درآمد نہیں ہوگا۔ امریکہ والوں کو پتا ہے اور انہیں ہمارے حکمرانوں نے بتایا ہے کہ یہ رسم ہم ادا کریں گے یعنی ہم رسماً کوئی قرار داد منظور کریں گے۔ درحقیقت ہم آپ کے خلاف نہیں ہیں۔ پھر رات کو جا کر ہم امریکہ کو ـــــ

جناب چیئرمین۔ وقت کا خیال رکھیں۔

سینیٹر ڈاکٹر محمد اسمٰعیل بلیدی۔ جناب والا! میں نہیں سمجھتا ہوں کہ ہم یہ بزدلی کیوں کر رہے ہیں، پاکستان یہ مطالبہ کرے لیکن ادھر بات کرنے سے اس پر کوئی عمل درآمد تو نہیں ہوگا کیونکہ امریکہ والوں کو پتا ہے۔ ہمارے حکمرانوں نے بتایا ہے کہ رسما بات ہم آپ سے کریں گے، ہم آپ کے خلاف نہیں ہیں۔ رات کو ہم جا کر امریکہ کو فون کرتے ہیں کہ ہماری توبہ ہے جو بات ہم نے سینیٹ میں کی ہے اس کی معافی چاہتے ہیں۔ یہ جو ہم نے resolution پاس کیا، ہماری توبہ ہے لیکن چونکہ مجبوری ہے ایم ایم اے والے بھی آگئے، متحدہ اپوزیشن والے بھی گلے پڑ گئے لہذا ہم نے رسماً کچھ بات ان سے کہلوائی لیکن ہم آپ کے نوکر ہیں جو آرڈر دیں گے وہ yes کریں گے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ خدا سے ڈریں، یہ کافی نہیں ہے تمام مسلم ممالک کو امریکہ سے باقاعدہ اپنے سفارتی، تجارتی تعلقات ختم کرنے چاہئیں اس وقت تک جب تک امریکہ مجرم کو ہمارے حوالے نہ کر دے۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ بی بی یاسمین شاہ۔

سینیٹر بی بی یاسمین شاہ۔ جناب والا، آج ایوان میں قرآن شریف کی بےحرمتی پر بحث ہو رہی ہے۔ میرے خیال میں قرآن ہم مسلمانوں کے لیے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ ہمارا پورا دین، پورا اسلام بلکہ ایک مسلمان کی پوری زندگی کی رہنمائی قرآن مجید میں سمائی ہوئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے مسلمانوں پر قرآن مجید نازل کیا ہے اور قرآن مجید میں ہم لوگوں کے لیے ہر چیز کی رہنمائی شامل ہے اور قرآن مجید کی حفاظت کا ذمہ خود اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔ جس چیز کی حفاظت اللہ تعالیٰ کرتا ہے پھر دنیا کی کوئی طاقت اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

قرآن مجید کی جو بےحرمتی کی گئی ہے خواہ وہ ایک آدمی نے کی ہے یا دو نے ' اس کی پوری وضاحت ابھی نہیں ' اس کا پورے طریقے سے پتا نہیں ہے ۔ بہرحال جس نے بھی یہ حرکت کی ہے میرے خیال میں یا تو وہ سائیکو ہے یا بیمار ہے یا ذہنی طور پر ٹھیک نہیں ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ جتنے بھی دین ہیں اور جتنی بھی آسمانی کتابیں ہیں ' ان کی حفاظت کریں ۔ پاکستان میں مسلمانوں کے علاوہ دوسری کئی قومیں بھی بستی ہیں اور کبھی مسلمانوں نے کسی ہندو یا عیسائی کے مندر یا گرجا گھر میں جا کر اس قسم کی بدتمیزی نہیں کی، مسلمانوں نے ایسی حرکت نہیں کی تو میں سمجھتی ہوں کہ کسی اور قوم کو بھی یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ مسلمانوں کی مقدس کتاب قرآن مجید کی بےحرمتی کریں۔ میں اس چیز کی پوری مذمت کرتی ہوں اور آج امید کرتی ہوں کہ اس ایوان میں اس طرح کی قرارداد پاس ہو جانی چاہیے کہ جتنی بھی اسلامی کتابیں ہیں ' نہ صرف قرآن مجید کیونکہ ظاہر ہے قرآن مجید تو ہمارے لیے بہت زیادہ اہمیت رکھتا ہے ' بہت قابل احترام ہے ' بلکہ جتنے بھی دنیا میں مذاہب ہیں ان کی جتنی بھی کتابیں اور جتنی بھی جگہیں ہیں ان کی حفاظت ہونی چاہیے اور اس طرح کا کوئی بھی واقعہ کسی کے لیے پیش نہ آئے۔ Thank you.

جناب چیئرمین، قاری محمد عبداللہ ۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وصلی اللہ علیٰ النبی الکریم۔ جناب چیئرمین! سب سے پہلے پروفیسر خورشید احمد صاحب اور مولانا گل نصیب صاحب نے جس عالمانہ' ادیبانہ اور ناصحانہ انداز میں ارشادات فرمائے اور آپ تمام حضرات نے ان کو سنا' ہم ان کے ساتھ 100% متفق ہیں۔ درحقیقت بات یہ ہے کہ یہ حادثہ اچانک ہوا یا اس کی نشاندہی امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اس سے پہلے کر چکے ہیں۔ ہم قیامت تک آنے والے واقعات کو سیرت کی روشنی میں جب دیکھیں گے تو ہماری مشکلات کم ہوں گی۔ جذبات سے بات نہیں بنتی ہے۔ بات حقائق سے بنتی ہے ۔ جب ہم جذبات کو خواہشات بنا کر پیش کریں گے تو مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع میں جو ارشاد فرمایا اور جس میں تقریباً ایک لاکھ سے زیادہ صحابہ کرام موجود تھے اس میں آپ نے پوری کائنات کو اور خصوصاً اپنی امت کو

جو ماننے والی ہے، چند ایسے اصول بتائے ان کو مدنظر رکھ کر جب ہم دیکھیں گے تو مسئلہ خود بخود سمجھ میں آ جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلا جملہ احرام کی حالت میں 9 تاریخ رفات کے دن (عربی) "اے لوگو! دل کے کانوں سے میری بات کو سنو۔ ہو سکتا ہے میری اور آپ کی ملاقات آئندہ اس میدان میں نہ ہو" اور اس کے بعد دوسری بات فرمائی کہ "سب سے پہلے تم اپنے مسلمان بھائیوں کا احترام کرو۔ جس طرح آج کا دن محترم ہے اسی طرح تم ایک دوسرے کے خون کا احترام کرو"۔ اس کے بعد ایک اور بات ارشاد فرمائی، امت مسلمہ اجتماعی طور پر مجرم ہے جو اس کو چھوڑ دیا ہے، آپ نے فرمایا (عربی) "جزیرۃ العرب میں دو ادیان نہیں ہوں گے"۔ جغرافیائی اصطلاح فرمائی۔ اب جزیرۃ العرب میں مدینہ منورہ ہے، مکہ مکرمہ ہے، خلیج ہے، موصل کا شہر بھی جزیرۃ العرب میں داخل ہے ۔ آپ کا یہ فرمانا دراصل امت کو تعلیم دینی تھی کہ پوری کائنات کے اندر لوگ شریک ہوں گے لیکن یہ خطہ مسلمانوں کے لیے مخصوص ہے،" میری اس نصیحت پر عمل کرو"۔ لہذا جب خلافت عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے کیا گیا اور اس کے بعد جو کچھ بھی ہوا آپ اندازہ لگائیں۔ ہم صبح سے یہ کہہ رہے ہیں کہ دہشت گردی ہو رہی ہے، فلاں کر رہے ہیں لیکن یہ دہشت گردی بڑی عجیب ہے کہ شاگرد تو دہشت گرد ہے لیکن استاد وفادار ہے وہ دہشت گرد نہیں ہے۔ اب بتانا یہ ہے، تجویز یہ ہے کہ نہ یہ سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے، نہ کسی بڑے دارالعلوم کے دارالافتاء کا فتویٰ ہے۔ تجویز ہے۔ ایک ایسا اجتماع عالمی سطح پر ہونا چاہیے کہ پوری دنیا کے لوگ، مسلم اور غیر مسلم اس بات کا تعین کریں کہ یہ دہشت گردی ہے کیا؟ اسلام کے بارے میں ایک بات عبداللہ بن مسعود نے کہی، ایک بات امام ابو حنیفہ، امام مالک اور امام شافعی نے کہی، ایک امام مالک نے کہی، ابن رشد نے کہی، ابن خلدون نے کہی، بخاری اور ترمذی نے کہی، شاہ ولی اللہ نے کہی، شاہ عبدالعزیز اور شاہ عبدالغنی نے کہی اور اتنے بڑے بزرگ چودہ سو سال تک اسلام کو نہ سمجھ سکے اور صدر بش ہمیں سمجھانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہ عجیب بات ہے۔ ہمارے کلمہ کی تشریح، ہمارے جہاد کی تشریح، ہمارے آئین کی تشریح، ہمارے عقیدے کی تعبیر اور تشریح ہمارے آرمی ہاؤس سے ہمیں سمجھائی جاتی ہے۔ اب میں یقین کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہمارے [XXXXXX]

[(XXXX) الفاظ بحکم جناب چیئرمین حذف کئے گئے۔]

جناب چیئرمین، نہیں نماز پڑھتے رہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ That should be expunged from the record. To the point بات کریں۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ : بات درحقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب کی بے عزتی، قرآن کریم کی جو بے عزتی ہوئی ہے------

(مداخلت)

سینیٹر قاری محمد عبداللہ : اب بات سننے کے لیے دل گردہ چاہیے۔ آپ پہلے بات سنیں۔سننے کی قوت پیدا کریں تب حکومت چلے گی۔

جناب چیئرمین، لیکن آپ پوائنٹ پر رہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد : یہ بات بھی جائز نہیں کہ کسی مسلمان کے بارے میں کہا جائے کہ ان کو نماز نہیں آتی۔

جناب چیئرمین، نہیں، میں نے ان کو بتایا ہے، میں نے ان کے ساتھ پڑھی۔

These should be expunged from the record.

سینیٹر وسیم سجاد : میرے خیال میں یہ الفاظ حذف کیے جائیں۔ کیونکہ یہ مسلمان کو زیب نہیں دیتا کہ کسی اور مسلمان پر الزام لگائے۔ یہ الفاظ حذف کیے جائیں۔

جناب چیئرمین : ان کو میں already expunge کر چکا ہوں۔ کہہ دیا ہے میں نے۔

سینیٹر وسیم سجاد : میرے خیال میں یہ اسلام کی توہین ہے کہ کسی مسلمان پر الزام لگایا جائے۔ یہ اسلام کی توہین ہے۔ میرے خیال میں یہ اپنے موضوع سے ہٹ گئے ہیں۔ موضوع تھا قرآن کی توہین کی گئی، ہم سب اس میں شامل ہیں۔ یہ جو باتیں ہیں یہ نہیں ہونی چاہییں۔

جناب چیئرمین، موضوع پر رہیں اور میں نے یہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

سینیٹر وسیم سجاد ، ہم بہت عزت کرتے ہیں مولانا کی۔ لیکن یہ مناسب نہیں ہے کہ کسی مسلمان کے بارے میں ایسا کہا جائے۔ یہ توہین ہے' اسلام کی توہین ہے۔ مولانا کا ہم احترام کرتے ہیں۔ یہ الفاظ مناسب نہیں ہیں جناب۔ یہ بہت بڑا الزام ہے' یہ مناسب نہیں ہے' یہ الفاظ حذف کیے جائیں۔

جناب چیئرمین، یہ already expunged ہوچکے ہیں۔ موضوع پر رہیں' مہربانی کر کے وقت ختم ہو رہا ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، یہ بات کرنا یہاں پر مناسب نہیں ہے۔

جناب چیئرمین، میرا خیال ہے کہ بڑی اچھی تقاریر ہو رہی تھیں۔ اگر موضوع پر رہیں تو اس قسم کا ماحول نہیں ہوگا۔ آپ کا وقت بھی ختم ہو رہا ہے۔ مہربانی کر کے ایک منٹ میں ختم کریں اور تشریف رکھیے۔

سینیٹر وسیم سجاد، یہ نئے آئے ہیں' ہماری جو values ہیں ان کا احترام کریں۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ، میری انتہائی ادب کے ساتھ درخواست ہے۔

(مداخلت)

سینیٹر قاری محمد عبداللہ، بات دراصل ہے عقیدے کی' عقائد کی' اسلام کی' قرآن کریم کی اور شعائر اللہ کی تعبیر اور تشریح کے لیے ہم دوسروں کے محتاج نہیں ہیں۔ میں نے یہ کہا ---

جناب چیئرمین، مولانا صاحب! اب وقت کافی ہوگیا ہے۔ میرے خیال میں اب ختم کریں تاکہ دوسروں کو بھی موقع ملے۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ، لہذا میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ ہم اپنے عقیدے ' اسلامی افکار اور نظریات کی تعبیر اور تشریح کے لیے علماء کے محتاج ہیں' جرنیلوں کے نہیں۔

جناب چیئرمین، ڈاکٹر کوثر فردوس۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین، میں نے کہا ہے کہ اس کو حذف کیا جائے۔ ڈاکٹر کوثر فردوس۔

سینیٹر ڈاکٹر کوثر فردوس، جناب! میری گزارش ہے کہ وقت کی کمی کے باعث مجھ سے اگلے سپیکر کو باری دے دی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب چیئرمین، شکریہ پروفیسر غفور احمد۔ نہیں ہیں۔ پروفیسر محمد ابراہیم۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان، بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (عربی) شکریہ جناب چیئرمین! قرآن پاک کی بے حرمتی کا واقعہ صرف ایک واقعہ نہیں بلکہ واقعات کا ایک سلسلہ ہے اور گوانتاناموبے کو اس مقصد کے لیے مختص کیا گیا ہے جس کی حقیقت میرے فاضل دوستوں نے یہاں پر بیان کی ہے۔ میں اس تفصیل میں نہیں جانا چاہتا۔ گوانتاناموبے دہشت گردی کے خلاف جنگ کا ایک حصہ ہے اور یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ یہ صرف چند افراد کا کام نہیں بلکہ یہ امریکی حکومت کی باقاعدہ ایک پالیسی ہے اور پالیسی کے طور پر یہ کام ہو رہا ہے۔ قرآن پاک کی بے حرمتی بھی نام نہاد دہشت گردی کے خلاف ایک حصہ ہے۔ میں حکومتی بنچ کی طرف سے محترمہ تنویر خالد صاحبہ کی اس بات سے مکمل اتفاق کرتا ہوں کہ 11 ستمبر 2001 کے واقعات مسلمانوں کے نہیں بلکہ یہ وہیں کے واقعات ہیں اور اس کے بارے میں ثبوت موجود ہیں اور اس کی بنیاد پر دہشت گردی کے خلاف جس جنگ کا آغاز کیا گیا ہے وہ بھی حقیقت میں دہشت گردی کے خلاف جنگ نہیں بلکہ امریکہ کی امت مسلمہ کے خلاف ایک کھلی دہشت گردی ہے اور اس دہشت گردی میں یہ ثابت ہونے کے بعد میں اپنی حکومت سے مودبانہ درخواست کروں گا اور جنرل پرویز مشرف صاحب سے میری یہ درخواست ہوگی کہ اس جنگ میں اب ہمیں فرنٹ لائن سٹیٹ نہیں رہنا چاہیے اور ہمیں اعلان کرنا چاہیے کہ یہ امریکہ کی جنگ ہے اور امت مسلمہ کے خلاف جنگ ہے، اس جنگ میں ہم اس کا حصہ نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین! میں بڑے افسوس سے اس بات کا اظہار کر رہا ہوں کہ گوانتاناموبے امریکہ نے اپنے قوانین کی خلاف ورزی کے لیے مختص کیا اور اس قانونی خلاف ورزی کو بسانے میں ہمارا بھی کردار ہے۔ جناب چیئرمین! کل جنرل پرویز مشرف صاحب کا ایک انٹرویو سی این این کو جاری ہوا اور آج صبح مختلف چینلز پر وہ چلا۔ میں نے اپنے کانوں سے یہ بات سنی کہ we

سات ہزار افراد کا گرفتار کرنا have apprehended 7000 people and deported them. اور پھر کسی اور کے حوالے کرنا' یہ پاکستان کے قانون کی سراسر خلاف ورزی ہوئی ہے۔ جناب چیئرمین! میں صرف دو واقعات کی طرف اشارہ کروں گا۔ ایک معظم بیگ کا واقعہ ہے جو پاکستانی نژاد برطانوی شہری ہیں' جسے جنوری 2003ء میں پاکستان میں گرفتار کیا گیا اور اسے امریکہ کے حوالے کیا گیا اور گوانتاناموبے میں رکھا گیا اور واپسی پر برطانیہ میں برطانیہ کی عدالت نے اس کی بریت ثابت کر دی۔

جناب چیئرمین! ہماری کیا عزت رہی اس کے بعد کہ اپنے قانون کی ہم نے خلاف ورزی کی۔ جناب چیئرمین! دوسری مثال ملا عبدالسلام ضعیف کی ہے جو طالبان دور کے پاکستان میں سفیر تھے انہوں نے سیاسی پناہ کے لیے درخواست دی لیکن پاکستانی حکومت نے تمام قوانین کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اور تمام قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اس کو امریکہ کے حوالے کیا اور وہ آج تک گوانتاناموبے میں پڑا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین! ابوالفراج اللبی جس کو گرفتار کرنے کے بعد باربار کئی وزراء نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ کسی کے حوالے نہیں کیا جائے گا۔ سی این این پر آج انٹرویو چلا ہے جنرل پرویز مشرف کا کہ Pakistan will send an Al-Qaeda terrorist suspect Abu Faraj Al-Libi to United States, according to General Pervez Musharraf. اور جناب چیئرمین! اس کے بارے میں یہاں بھی یہ بات لکھی گئی ہے اور اس سے پہلے کہا گیا کہ جنرل پرویز مشرف پر جو دو attempts ہوئیں قتل کی وہ اس کے master-mind تھے اور اس کے باوجود جنرل پرویز مشرف کہتے ہیں

speaking via video link from Islamabad Musharraf told CNN, I presume he may already have been deported to United States.

جناب چیئرمین،موضوع پر بات کریں نا۔ یہ آپ اور بات کر رہے ہیں۔

سینیٹر پروفیسر محمد ابراہیم خان،یہ موضوع پر بات ہے۔ جناب! ہم نے ملکی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے اور گوانتاناموبے میں اس لیے یہ سب کچھ ہو رہا ہے۔ ابوالفراج

کے ساتھ یہی کچھ ہوگا۔ وہاں پر اس کے ایمان کو متزلزل کرنے کے لیے دوبارہ قران عظیم الشان کی بے حرمتی ہوگی۔اس لیے قران عظیم الشان کی بے حرمتی میں صرف بش ملوث نہیں بلکہ ہم بھی اپنے آپ کو ملوث پا رہے ہیں۔

جناب! یہ کارٹون جس میں کتے کی تصویر پر پاکستان لکھ دیا گیا' کتے کے منہ میں ابوالفراج دیا گیا تھا اور آج ہم کیا کر رہے ہیں؟ نیویارک کے کارٹونسٹ کی بات کو صحیح ثابت کر رہے ہیں اس کو حوالے کرتے ہوئے۔ میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں' حکومت اس کا جواب دے کہ کس قانون کے تحت اس کو امریکہ کے حوالے کیا جا رہا ہے اور یہاں قانون کی حکمرانی کیسے قائم ہوگی۔ جناب چیئرمین! اس وقت ہمارا مسئلہ یہ ہے کہ امریکہ کو ہم نے جتنا سر چڑھایا ہے اور امریکہ کا جو خوف ہے' امریکہ کے بارے میں یہ بات ہمارے ذہنوں میں رچی بسی ہے کہ امریکہ نے اتنی ترقی کر لی ہے کہ نعوذ باللہ وہ حاضرو ناظر بن چکا ہے اور امریکہ ایسی قوت ہے کہ اس کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا اور امریکہ کی یہ قوت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے رہے گی۔یہ بات کہی جاتی ہے' ہمارے وزیر اطلاعات صاحب نے کہی کہ اگر ہم امریکہ کے سامنے کھڑے ہو جاتے تو ہم ملیا میٹ ہو جاتے۔

جناب چیئرمین! یہ واقعات اس لیے ہو رہے ہیں کہ ہمیں اللہ کا خوف نہیں اور امریکہ کا خوف ہے۔ اس بات سے اتفاق رکھتا ہوں کہ امریکہ کمال عروج تک پہنچ چکا ہے لیکن اس کے بعد امریکہ کا زوال بھی شروع ہو چکا ہے اور یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ امریکہ اسلام کا اور امت مسلمہ کا دشمن ہے اور امریکہ کا جو دوست ہو گا وہ بھی امت مسلمہ کا دوست نہیں بلکہ امت مسلمہ کا دشمن ہوگا۔ ہمیں امت مسلمہ کے دشمنوں کی صف سے اپنے آپ کو نکالنا چاہیے اور امریکہ کے ساتھ دوستی کے خاتمے کا اعلان کرنا چاہیے۔ صرف قرار داد سے یہ بات نہیں بنے گی جب تک کہ ہم یہ عملی اقدام نہ اٹھائیں اور عملی اقدام بہرحال حکمرانوں نے اٹھانا ہوگا۔ شکریہ جناب چیئرمین۔

جناب چیئرمین۔جی مولانا صاحب۔

سینیٹر مولانا گل نصیب خان ، میں جناب محترم ساتھی کے الفاظ سے جو ساتھیوں کو تکلیف ہوئی' اس پر معذرت خواہ ہوں اور اس ماحول کو دوبارہ اس نہج پر لانا چاہتا ہوں جو اس

تقریر سے پہلے تھا۔جزاکم اللہ۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، میں عالم نہیں ہوں۔ کسی کے اوپر بہتان باندھنا-----

(مداخلت

جناب چیئرمین، وہ ان کے پارلیمانی لیڈر ہیں' انہوں نے ان الفاظ کو own نہیں کیا ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، ان کو اس پر معافی مانگنی چاہیے؛ ان کو خود معافی مانگنی چاہیے۔

سینیٹر وسیم سجاد، اتفاق نہیں ان کو معذرت کرنی چاہیے اور انہوں نے جو فرمایا اس سے اتنی تکلیف ہوئی ہے۔

سینیٹر قاری محمد عبداللہ، ہمارے مولانا گل نصیب خان صاحب نے جو فرمایا ہے مجھے اس سے اتفاق ہے۔ نیازی صاحب اور وسیم سجاد صاحب کا اصرار ہے۔واقعی تکلیف پہنچی ہے تو میں ان الفاظ پر معذرت خواہ ہوں۔بات وہی ہے جو مولانا نے فرمائی ہے۔

سینیٹر وسیم سجاد، شکریہ جی۔

جناب چیئرمین، تکلیف انہیں پہنچی ہے' واقعی بات غیر معقول تھی آئندہ ایسی بات نہیں ہونی چاہیے۔ ہم مولانا صاحب کے اس اقدام کے بھی مشکور ہیں اور آپ نے جو معذرت کی ہے' یہ ایک اچھا قدم ہے۔جی مولانا راحت حسین۔ سید مراد علی شاہ۔

سینیٹر سید مراد علی شاہ، جناب چیئرمین! آپ کا شکریہ کہ آپ نے مجھے موقع دیا ہے۔ جناب والا! باتیں تو بہت ہو چکی ہیں۔ میں انہیں repeat نہیں کروں گا تاہم یہ ایک کھلی جنگ ہے۔ بش نے اسے crusade کہا ہے اور اس آخری جنگ کو Armageddon کہا ہے۔ ہمارا مقابلہ بالکل ایک fanatic قوت کے ساتھ ہے اور اس وقت جو ہماری حکومت ہے وہ بجائے امت مسلمہ کے' ان کے ساتھ کھڑی ہے۔یہ عجیب بات ہے کہ ہم اسی حکومت کے ذریعے جو اس وقت ہماری de facto حکومت ہے' اس کے ذریعے احتجاج کیسے کریں گے۔ کل جیسے ابراہیم صاحب نے کہا تھا کہ کل ایک بات کی تردید ہوئی تھی اور آج اسے ان کے حوالے کر دیا گیا ہے

تو ایسی حکومت اور ایسی قوت ہمارے جذبات کو کیسے express کرے گی۔ یہ بالکل ناممکن بات ہے۔ اس طرح ہم نے ویسے ہی سارا دن ضائع کیا اور یہاں اپنے جذبات کا اظہار کیا ہے۔ آخر وہ کون سی قوت ہوگی جو ہمارے ان جذبات کو عملی جامہ پہنائے گی یا کوئی ایسا کام کرے گی کیونکہ یہ حکومت تو پہلے سے ہی بیٹھ چکی ہے۔ ہماری حکومت تو زیادہ تر marathon race جیسے کام کرنے کے لیے تیار ہے۔ ایسے کام زوال کی نشانی ہوتے ہیں۔ محمد شاہ رنگیلا سب سے زیادہ زنانہ پلٹن بنانے میں توجہ صرف کرتا تھا۔ اس لیے یہ افسوس کا مقام ہے کہ یہاں ایک ایسی حکومت قائم ہے جو کوئی بات کسی جگہ بھی نہیں کر سکتی۔ لہذا ان سے گلہ کرنا یا ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اس امت مسلمہ کے جو جذبات ہیں، اس سے ان کو آگاہ کریں گے، یہ بالکل ناممکن ہے۔ اس لیے ہم نے جو کچھ بھی کہا ہے ، وہ ایک قسم کا مرثیہ ہم نے پڑھ لیا ہے۔ اس کا عملی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن مسلم قوم زندہ ہے، ان میں ایمان کی حرارت ہے اور آپ دیکھ لیں گے کہ اس وقت کے جو فرعون اور نمرود ہیں، یہ بھی ختم ہو جائیں گے۔ ہم نے روس کو ختم کیا۔ روس کے خلاف ہم نے افغانستان میں جو لڑائی لڑی، یہ اس لیے لڑی تھی کہ روس نے صرف افغانستان تک محدود نہیں رہنا تھا۔ اس نے آگے تک جانا تھا۔ اس نے دہلی تک جانا تھا۔ اس نے warm water تک جانا تھا۔ اس جنگ کی وجہ سے دیوار برلن ختم ہوئی ، Eastern Europe آزاد ہوا۔ جن وسائل کے لیے وہ آ رہا تھا، وہ اس کے قبضے میں نہیں آئے۔ اس طرح افغانستان جو ہے it is not an end in itself. It is a mean to an end. وہاں جیسے روس آیا تھا، اب یہاں امریکہ آیا ہے، وہ Central Asia کی طرف جا رہا ہے لیکن وہ اس میں کامیاب نہیں ہوگا۔ امت مسلمہ کے خلاف اس نے جو کام کیا ہے، وہ ناقابل معافی ہے لیکن ہماری بے چاری حکومت کیا کر سکتی ہے جو پہلے ہی صدر صاحب کہہ چکے ہیں کہ you must show relaxation on sovereignty. relaxation of sovereignty جب ایک sovereign state کرتی ہے، اس کے بعد تو اس کی کوئی حیثیت نہیں رہتی ہے۔ لہذا ہم یہاں ویسے ہی باتیں کر سکتے ہیں اور ہم نے سارا دن اسی بحث میں گزارا ہے۔ امت مسلمہ اگر خود کچھ کرے تو کر سکتی ہے، حکومت سے یہ توقع کرنا کہ وہ ہمارے جذبات کی ترجمانی کرے ، یہ ناممکن ہے۔

جناب چیئرمین: ڈاکٹر خالد رانجھا صاحب۔

سینیٹر ڈاکٹر خالد رانجھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب چیئرمین! آج کا جو موضوع ہے، یہ بے حرمتی قرآن مجید ہے۔ اس پر یقیناً پوری قوم افسردہ بھی ہے اور غصے میں بھی ہے۔ ہماری نیشنل اسمبلی نے بطور ایک قومی ادارے کے، اس فعل کو condemn کیا ہے اور ہم Upper House میں بھی اس موضوع پر بحث کر رہے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ موضوع قابل بحث نہیں ہے۔ جیسے پروفیسر صاحب نے شروع میں کہا تھا کہ we should have put a very strong resolution اس میں کوئی کسی کی reservation نہیں ہے اور مقصد یہ تھا کہ آج یہ ہاؤس آگاہ کرے کہ قوم کی ہم ترجمانی کرتے ہوئے کیا محسوس کر رہے ہیں۔ میری تو ذاتی رائے یہ تھی کہ بجائے اس کے کہ تقریروں میں ہم نے اس کو dilute کیا ہے، جیسے پروفیسر صاحب نے پہلے تقریر کی تھی اس کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ اسی زبان میں، اسی لہجے میں ایک اچھا resolution پاس ہوتا، اس کو ہم سب ایک آواز میں accept کرتے، یہ جو ہم زیادہ تقریریں کر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں ایک اچھے موضوع کو ہم dilute کر رہے ہیں، جو message آپ دینا چاہتے ہیں اس میں بھول آ جاتا ہے۔ میں آج پھر دوبارہ کہتا ہوں اگر جناب! آپ اس debate کو wind up کرتے ہوئے پروفیسر صاحب نے جو speech کی اسی تناظر میں ایک جامع resolution بنا کر پیش کیا جائے اور پھر سب کہیں کہ ہاں it has been adopted unanimously by the House and that is a great thing into my mind. Condemnation کی تو کوئی حد نہیں ہوتی۔ اس میں تو دو پہلو ہیں نہیں۔ جب ہم بات لمبی کرتے ہیں تو میں سمجھتا ہوں it gets out of focus. میری آپ سے بڑے ادب سے گزارش ہے کہ let's keep it in focus, let's keep it as on object of condemnation, let's keep it as focus of an anger. اور اگلی بات اگر آپ نے بحث کرنی ہے تو اس پر بحث کیجیے کہ اس کا تدارک کیا ہو سکتا ہے۔ اس میں ہم سب اپنی آراء دے سکتے ہیں۔ میری رائے یہ ہے کہ blasphemy کا آغاز آج نہیں ہوا۔ پروفیسر صاحب نے بڑی اچھی بات کی، اس کی foundation بہت پہلے lay کر دی گئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ جو

دہشت گردی کر رہے ہیں یا جو گفتگو ہو رہی ہے جہاد کے خلاف، ممکن ہے یہ اس کی کڑی ہو۔ یہ علیحدہ باتیں ہیں۔ میں یہ کہوں گا کہ ملک میں بھی یہ جرم ہے۔ جیسے مسلمانوں کے جسم کی بے حرمتی کی گئی، ان کی فوٹو چھاپی گئی۔ تدارک کیا ہوا جن لوگوں نے یہ فعل کیا ان کو سزا دی گئی؟ صرف apology کرنا کافی نہیں ہے۔

میں سمجھتا ہوں آج اس ہاؤس کے floor سے ہمیں یہ کہنا چاہیے کہ یہ ایک جرم ہے اور جو بھی اس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں، جیسے وہ کہتے ہیں کہ ملزم ہمیں دو، ہمیں بھی کہنا چاہیے کہ جو لوگ اس جرم کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں ہمارے حوالے کرو ہم ان کے trial کریں گے۔ میں دوبارہ کہتا ہوں کہ please focus on this کہ آئندہ یہ عمل repeat نہ ہو۔ اگر ہم اس بحث میں پڑ جائیں گے کہ یہ کام بھی غلط ہے، وہ کام بھی غلط ہے، یہ بھی غلط ہے، وہ بھی غلط ہے it gets out of focus. میری بڑے ادب سے ہاؤس سے request ہے کہ اس پر focus کر کے اس کے تدارک کے بارے میں سوچیے۔ میری suggestion یہ ہے کہ جو اس کے ملزم ہیں پہلے ان کی نشان دہی کرو۔ ہم اپنی ٹیم بھیجتے ہیں جو یہ جان کاری کرے کہ کون لوگ اس کے مرتکب ہوئے ہیں اور پھر ہم ان سے یہ کہیں diplomatically and at international level کہ یہ ہمارے ملزم ہیں، ان کو ہمارے حوالے کرو۔ ہم ان کو blasphemy کے تحت سزا دیں گے۔ Blasphemy is an international offence. وہ جو ہمیں کہتے ہیں کہ blasphemy نہیں ہے اُن کے اپنے ملک میں blasphemy offence ہے، برطانیہ میں ہے، یورپ میں ہے، امریکہ میں ہے تو یہ ایک ایسا جرم ہے which is an international offence. چونکہ ہم سب لوگ ایک خدا کو مانتے ہیں، ہم تمام پیغمبروں کو مانتے ہیں، ہم تمام الہامی کتابوں کا احترام کرتے ہیں۔ کسی بھی کتاب کا احترام نہ کریں تو وہ جرم ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پروفیسر صاحب سے میری request ہو گی کہ اس قرار داد کو adopt کرتے وقت اس میں یہ چیز ضرور ڈالیں کہ ہم چاہتے کیا ہیں۔ اس کا تدارک کیا ہے، mere apology is not enough. ان الفاظ کے ساتھ میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

Thank you very much.

سینیٹر لیاقت علی بنگزئی ، میں Leader of the Opposition سے گزارش کروں گا کہ وہ اس قرار داد میں یہ مطالبہ بھی شامل کرلیں کہ مجرم ہمارے حوالے کیا جائے۔

Mr. Chairman: OK, Mian Raza Rabbani is the last speaker.

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب چیئرمین! آج تفصیل کے ساتھ دونوں طرف سے تقریریں ہوئی ہیں ۔ آج شاید بڑے عرصے کے بعد سینیٹ نے وفاق پاکستان کے صحیح جذبات اور احساسات کی نمائندگی کی ہے ۔

جناب چیئرمین! قرآن پاک کی بے حرمتی کے مسئلے پر میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں apologetic رویہ نہیں اپنانا چاہیے یا یہ کہنا کہ یہ ایک افسوسناک واقعہ ہے وہ درست نہیں ہوگا ۔ ہمیں اس مسئلے کو aggressively اور بڑے سخت انداز میں condemn کرنا چاہیے ۔ یہ بڑی واضح بات ہے کہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری مسلم امہ کے جذبات کو ٹھیس پہنچی ہے ۔ اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ بہت درست ایک ساتھی نے کہا تھا کہ یہ بات cultural genocide کے ساتھ ساتھ religious intolerance کو بھی سامنے لے کر آتی ہے ۔ امریکی سامراج نے یہ بات cover up کرنے کی کوشش White House کے ذریعے کی جب Newsweek کو یہ کہا گیا کہ وہ اپنی story کو retract کرے اور Newsweek نے ایک حد تک اس میں ترمیم بھی کی لیکن جب پینٹاگون اور دوسری رپورٹوں کے ذریعے یہ بات سامنے آئی تو پھر ان کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔

جناب چیئرمین! آپ کو یہ بھی یاد ہوگا کہ ابھی چند دن پہلے Red Cross نے یہ بات کہی کہ ہم خطوں کے ذریعے امریکی حکومت کو اس بات سے آگاہ کرتے آئے ہیں کہ قرآن پاک کی بے حرمتی کے واقعات مختلف جیلوں کے اندر ہو رہے ہیں لیکن اس کے باوجود امریکی حکومت نے اس کا کوئی نوٹس نہیں لیا ۔ میں سمجھتا ہوں کہ امریکی حکومت نے اس کا نوٹس اس لیے نہیں لیا کیونکہ ہم نے اس بات کو دیکھا ہے کہ 9/11 کے بعد امریکی arrogance میں اضافہ ہوتا چلا آیا ہے ۔ اس arrogance کے اضافے کی وجہ سے اس نے multilateralism کی پالیسی کو ترک کرتے ہوئے unilateralism کی پالیسی کو اپنایا ۔ آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ

امریکی توسیعی پسندی کا یہ ثبوت ہے جو اس نے doctrine of pre-emptive attack کی بات کی ہے۔ ہم امریکہ کے اس doctrine کی سختی سے مخالفت کرتے ہیں اور ہم سمجھتے ہیں کہ یہ comity of nations اور ملکوں کی sovereignty کے سرا سر خلاف ہے۔ ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ امریکی سامراج نے اس دور کے اندر اپنے عزائم کو پورا کرنے کے لیے کس طریقے سے United Nations کو ایک redundant post بنا دیا ہے، ایک redundant organization بنادیا ہے۔ جہاں پر 9/11 کی بہت بات کی جاتی ہے، جہاں پر human rights کی بہت بات کی جاتی ہے وہاں پر جناب چیئرمین! اس دور نے یہ بھی دیکھا ہے کہ war on terror کو استعمال کرتے ہوئے human rights کی violation وہ perpetuate کی جا رہی ہے۔ Human rights کی violations چاہے وہ ابوغریب ہو، چاہے وہ گوانتاناموبے ہو، چاہے وہ افغانستان ہو یا چاہے وہ پاکستان ہو war on terror کی آڑ لیتے ہوئے human rights کی دھجیاں اڑائی گئیں اور پھر ہمیں اس بات کا سبق دیا جاتا ہے کہ human rights کا، religious tolerance کا ہمارے سامنے ایک مقام ہے۔ ہمیں یہ بھی درس دیا جاتا ہے کہ ہم جمہوریت کے بارے میں یا ہم جمہوریت کو فروغ دینے کے لیے کام کر رہے ہیں لیکن ہم یہ بھی دیکھتے ہیں کہ جہاں پر امریکی مفادات، American National Interests کا تعلق ہو وہاں پر اگر بدترین سے بدترین ڈکٹیٹرشپ بھی ہوتی ہے تو امریکہ اس کی پشت پناہی کر رہا ہوتا ہے۔

جناب چیئرمین! یہ بات درست ہے کہ جو آج کی صورتحال ہے اس میں جہاں پر فلسطین کا مسئلہ، کشمیر کا مسئلہ اپنی جگہ موجود ہے اور جب تک ان کا کوئی حل نہیں نکلتا اس وقت تک یہ صورتحال چلتی رہے گی لیکن ایک اور حقیقت بھی ہے جو terrorism کو perpetuate کر رہی ہے اور بش کی یہ جنگ جو ایک no ending جنگ ہے اس کے کوئی control یا parameters نہیں ہیں اور جب آپ ایک تسلسل اور ایک continuous جنگ کی بات کرتے ہیں تو اس صورت میں اس کے اپنے ramifications اوراس کے اپنے effects کھل کر سامنے آتے ہیں۔ لہذا، جناب چیئرمین صاحب! میں سمجھتا ہوں کہ پاکستان کی حکومت کی طرف سے جو reaction ہونا چاہیے تھا، وہ نہیں ہوا لیکن یہ کوئی نئی بات نہیں ہے، جب

America کی بات آئی یا Western Capitals کی بات آئی تو پاکستان کا Foreign Office ہمیشہ ایک apologetic attitude لے کر سامنے آتا ہے۔ جناب! ہم نے یہ بات دیکھی ہے، یہ بات تاریخ کے اندر رقم ہے کہ جب بھی آپ نے یا کسی بھی ملک نے امریکی سامراج ہو یا Western Capitals ہوں جب بھی East نے یا ایشیا نے اپنے سر کو جھکایا تو انہوں نے مزید فوج کشی کی لیکن جب آپ نے اپنے right کو، اپنی dignity کو اور اپنی sovereignty کو assert کیا تو آپ کو پھر وہی respect ملی جو آپ کو ملنی چاہیے۔ لہٰذا، میں یہ آخر میں کہنا مناسب سمجھتا ہوں کہ ہم جب بھی جس طرف بھی جاتے ہیں، ہم over board ہو جاتے ہیں۔ اب اس وقت صورت حال یہ ہے کہ پاکستان کی economic, political اور territorial sovereignty گروی ہے۔ آئے دن پاکستان کی air space کی violation ہوتی ہے اور یہ کہہ کر dismiss کر دیا جاتا ہے کہ یہ غلطی سے آ گئے، غلطی سے آ کے اپنا کام کر کے، چلے گئے۔ اس type کی policy جناب چیئرمین صاحب! کے دور رس نتائج ملک اور قوموں کے لیے مثبت نہیں ہوتے۔ شکریہ جناب۔

سینیٹر وسیم سجاد، جناب والا! اب میں آپ کی اجازت سے وہ قرار داد move کرنا چاہوں گا جس کے لیے آج تمام سیاسی پارٹیاں جو اس ایوان میں موجود ہیں، تمام ممبران نے پیش کی ہے یعنی unanimous, قرار داد ہے۔

Mr. Chairman: You are unambiguous and unanimous.

Senator Wasim Sajjad : "That the Senate of Pakistan is deeply shocked at the reported desecration of the Holy Quran by the United States Army personnel at the Guantanamo Bay Detention Center. This reprehensible act of Sacrilege has hurt the sentiments of Muslims the world over.

"The Senate condemns this deplorable act and demands that an immediate inquiry be conducted by an independent body, consisting of

persons of unimpeachable integrity, to being to justice the perpetrators of this shameful act. The Senate also condemns the inhuman treatment meted out to the detainees at the Guantanamo Bay who must be provided all the rights they are entitled to under the national and international law". As we stated sir, it is supported by all the members, all the political parties of this House. So, I do not have to take these names. Thank you sir.

(مداخلت)

سینیٹر وسیم سجاد ، دیکھیں جی ہمیں سنجیدگی سے ایسے الفاظ شامل نہیں کرنے چاہییں جو impratical ہیں' اس کا مطلب ہے کہ ہم serious نہیں ہیں۔

Mr. Chairman: So, I put the resolution to the House.

(The Resolution was adopted unanimously)

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی، جناب چیئرمین! مجھے اجازت ہو تو میں item 13 lay کروں۔

جناب چیئرمین، جی۔

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : I beg to lay before the Senate the Third Quarterly Report for the year, 2004, 2005 of Central Board of Directors of the State Bank of Pakistan on the state of Pakistan's Economy, as required under Section 9A (f) of the State Bank of Pakistan Act, 1956.

Mr. Chairman: The report stands laid. Would you like to continue with any other business or adjourn now? You want to reconvene on Friday or tomorrow? Tomorrow in the evening?

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، جناب! کل شام کو تو اسمبلی کا سیشن ہے۔ آپ کل صبح رکھ لیں۔

جناب چیئرمین، نہیں صبح نہیں، کل شام کو رکھ لیں۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، نہیں جناب Friday کو صبح رکھیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، کل رکھیں ، ہمارے بڑے اہم bill ہیں اور وہ lapse ہو جائیں گے۔

جناب چیئرمین ، Friday صبح کر لیں کیونکہ ممبر یہی چاہ رہے ہیں۔ Friday صبح 10 بجے کر لیں۔

Senator Mian Raza Rabbani: Friday sir, Friday.

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی ، میری گزارش ہے کہ اس میں جو schedule دیا ہوا ہے اس میں gap نہیں ہے۔ کل صبح کا approved schedule ہے۔ یہ میری humble submission ہے۔

سینیٹر میاں رضا ربانی، جناب! ہمیں کوئی schedule نہیں ملا۔

Mr. Chairman: Now we meet again at 10 a.m. on Friday morning.

....

[The House was then adjourned to meet again at 10 o' clock in the morning on Friday, 3rd June, 2005]

....